بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاماتِ

ظہورِ مہدی علیہ السلام

علّامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقامِ اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی
آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

عرضِ ناشر

طبع اوّل

ظہورِ مہدیؑ ـــ انسانیت کے تھکے ہُوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجّت الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی، تاکہ دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاطِ کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہٰذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتدائیہ

عقیدۂ مہدیؑ اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کردے تو عمرِ عزیز کا ایک طویل حصّہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علمِ رجال و درایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسوّدہ برسوں پہلے مدوّن کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سرِ نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہوکر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔ ابتدا میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے ذہن میں مہدیؑ کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء

مہدیؑ

ایک اجمالی تعارف

نام ـــــــ محمدؑ

باپ ـــــــ حسنؑ عسکریؑ

سلسلۂ نسب ـــــ حسن عسکریؑ ابنِ علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ
بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن
علیؑ ابنِ ابی طالب علیہم السّلام

ماں ـــــــ نرجس بنت یشوعا بن قیصر بادشاہِ رُوم

کنیّت ـــــ ابو القاسم

القاب ـــــ مہدیؑ، منتظر، صاحب زمان، قائم، حُجّت اللہ وغیرہ

ولادت ـــــ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرّا میں۔

ابتدائے امامت ـــ ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صُغریٰ ـــــ اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین
کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبت صغریٰ کا دور
چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین ـــ اوّل ـــ ابُوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالبًا)

دوم ـــ ابُوجعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ

سوئم ـــ ابُوالقاسم حسین ابن رُوح نوبختی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم ۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبتِ کبریٰ ــــ غیبتِ کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے

نقشِ خاتم ــــ آنَا حُجَۃُ اللّٰہ وخاصّتہ

نقشِ پرچم ــــ البیعۃ لِلّٰہ

انصارِ خاص ــــ تین سو تیرہ

مقامِ ظہور ــــ مکّہ معظّمہ

مقامِ بیعت ــــ رکن و مقام کے درمیان

مدّتِ حکومت ــــ اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حدودِ سلطنت ــــ پورا کرۂ ارض

حُلیہ[1] ــــ صُورت و سیرت میں رسُولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی، داہنے رُخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تل، سرِ مبارک گول، اور کندھوں تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سُرمگیں، ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے سے ملے ہُوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

---

[1] یہ حُلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے آپ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث
دربارہ مہدیؑ

آقائی صافی گلپائیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ وسُنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

① وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

② وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

③ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

④ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسلِ علی سے ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں

⑤ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں، ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

(۷) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۴۶) ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

(۹) وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

(۱۰) وہ روایات جن میں ان کی طولانی عُمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

(۱۱) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدی کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

(۱۲) وہ روایات جن میں ظہورِ مہدی کی بشارت ہے، چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں

(۱۳) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دُنیا کو عدل و داد سے پُر کر دیں گے ایک سو تیئس (۱۲۳) ہیں۔

(۱۴) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دُنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے

اعتراف ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنّت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشّیعۃ والرجعۃ کی پہلی جلد میں اس فہرس میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل معاصر علی محمد دخیل نے اپنی کتاب "الامام المہدیؑ" میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

① ابُو سالم کمال الدّین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثّانی عشر فی ابی القاسم محمّد ابن الحسن الخالص بن علی المتوکّل بن مُحمّد القانع بن علی الرّضا بن مُوسیٰ الکاظم بن جعفر الصّادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الزّکی بن علی المُرتضیٰ بن ابی طالِب المھدی الحُجّۃ الخلف الصّالح المنتظر علیھم السّلام و رحمتہ و برکات ـــ فاما مولد فبسر من رائی فی

۲۳ - ۲۵۸ھ

(۲) ابُوعبداللہ محمدابنِ یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزّمانؑ میں ذکر کیا ہے۔

(۳) شیخ نورالدّین علی ابنِ محمد بن صباغ مالکی نے اپنی کتاب الفصُول المہمّہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

(۴) شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی بن عبداللہ بغدادی حنفی (سبط ابُوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الاُمّہ میں ذکر کیا ہے

(۵) شیخ محی الدّین ابُوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدیؑ کا شجرۂ نسب بیان کیا ہے۔

(۶) عبدالوہاب ابنِ احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائدالاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

(۷) شیخ حسن عراقی، عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

(۸) علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لواقح الانوار میں امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

(۹) نورالدین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد ابن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے، جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔

(۱۲) عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدی کا ذکر کیا ہے اور قصّہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱۳) جمال الدین عطاء اللہ ابن غیاث الدین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدی کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدی کی ولادت، نام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۶) ملک العلماء شہاب الدین ابن شمس الدین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔

(۱۷) علی متقی بن حسام الدین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہلِ تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابن روزبہان نے علامہ حلی کی کتاب نہج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہاردہ معصومینؑ پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر ۔۔۔ اما میجھز جیش الصفاء

سیطلع کالشمس فی غاسق ۔۔۔ ینجیه من سیفه المنتقی

تری یملاء الارض من عدله ۔۔۔ کماملئت جوراهل الھوی

سلام علیه و آبائه ۔۔۔ و انصاره ماتدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضئ بنور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرداب مقدس کی تعمیر کروائی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرداب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔ جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسد اللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے، اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد ساباطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین الساباطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعدالدین محمد بن موید بن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعد الدّین حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصّل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۱) صدرالدّین قونوی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدّین رُومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے

(۳۳) شیخ محمد عطّار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظہر الصفات

میں ائمہ اثنا عشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۶) سید نسیمی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابن شہاب الدّین ہمدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الرّاغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الرّیاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد سراج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملّا حسین کاشفی نے روضۃ الشہدا مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۶ پر ذکر کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۴۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی دحلان نے فتوحاتِ اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۲۲۲ پر ذکر کیا ہے،

(۴۶) ابن حجر نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفدا نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدّین ابوعبداللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۱۷۵ پر

ذکر کیا ہے۔

(۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التحاف فی حب الاشراف صفحہ ۷۹ پر ذکر کیا ہے

(۵۲) حمزاوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں الیواقیت والجواہر سے نقل کیا ہے۔

(۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اول صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اول صفحہ ۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کردی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۲۲
اور ۲۸۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلنجی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعدالدین

(۶۲) ابوالسرور احمد بن ضیا حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عماد الدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ موالید
آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہلِ سُنّت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علاء الدولہ سمنانی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔

اظہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہُوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام النّاس سے مخفی رکھّا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجُود کی دستاویز تحریری صُورت میں ذخیرۂ احادیث میں محفوُظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسبِ ذیل ہیں۔

① علی ابن بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی دفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔

② ابُو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔

③ ابو طاہر بلالی کو مطلع کیا۔

④ عثمان ابن سعید (نائب اوّل) کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔

⑤ ابُو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچّہ میرے بعد تمارا امام ہوگا۔

⑥ محمد ابن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔

⑦ حمزہ ابن ابوالفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابوجعفر ہے۔

⑧ احمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے خط تحریر فرمایا کہ "بچّہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسّلام۔"

⑨ امام علی نقی علیہ السّلام کے خادم نصر کو بھی ولادتِ مہدیؑ کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑩ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادتِ مہدیؑ کی اطلاع دی۔

⑪ ابوالفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادتِ مہدیؑ کی تہنیت دی۔

مہدیؑ کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیز کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۱) ــــ ابراہیم ابن ادریس

(۲) ــــ ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری

(۳) ــــ ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص

(۴) ــــ ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری

(۵) ــــ ابراہیم بن محمد فرح زجی

(۶) ــــ ابراہیم بن مہریار

(۷) ــــ ابن اخت ابی بکر عطّار (صوفی)

(۸) ــــ ابن بادشالہ اصفہانی

(۹) ــــ ابن اعجمی یمانی

(۱۰) ــــ ابن خال شہزوری

(۱۱) ــــ ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

(۱۲) ــــ ابو الادیان

(۱۳) ــــ ابُو ثابت (اہلِ مرو)

(۱۴) ــــ ابُو جعفر احول ہمدانی

(۱۵) ــــ ابُو جعفر الرفا (اہلِ رے)

(۱۶) ــــ ابُو الحسن دینوری

(۱۷) ــــ ابو الحسن حسینی

(۱۸) ــــ ابو الحسن ضراب اصفہانی

(۱۹) ــــ ابو الحسن عمری

(۲۰) ــــ ابُو الحسن ابنِ کثیر نوبختی

(۲۱) ــــ ابُو راجح الحمامی

(۲۲) ــــ ابو الرجا المصری

(۲۳) ــــ ابُو عبداللہ ثوری

(۲۴) ــــ ابُو عبداللہ جنیدی بغدادی

(۲۵) ــــ ابُو عبداللہ بن صالح

(۲۶) ــــ ابُو عبداللہ بن فرخ اصفہانی

(۲۷) ــــ ابو عبداللہ کندی بغدادی

(۲۸) ــــ ابُو علی بن مطہر

(۲۹) ــــ ابُو علی نیلی

(۳۰) ــــ ابُو غانم خادم

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم حلبیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم روحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (ازاہلِ رے)

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۸۸) ــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ــــ قابس کے دو آدمی

(۹۲) ــــ رشیق

(۹۳) ــــ زہری

(۹۴) ــــ زیدان (اہل صیمرہ)

(۹۵) ــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ــــ سنان موصلی

(۹۷) ــــ شمشاطی (اہل یمن)

(۹۸) ــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ــــ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

(۱۰۲) ــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ـــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ـــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ـــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ـــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ـــــ علان کلینی

(۱۱۲) ـــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ـــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ـــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ـــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ـــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ـــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ـــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ـــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ـــــ عمر واہوازی

(۱۲۱) ـــــ ابُوسعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ـــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ـــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ـــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ـــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابو الحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حسین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۳۱) —— ابوالقاسم حلبیسی بغدادی

(۳۲) —— ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) —— ابُوالقاسم روحی

(۳۴) —— ابُومحمد شمالی

(۳۵) —— ابُومحمد دعلجی

(۳۶) —— ابُومحمد سروی

(۳۷) —— ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) —— ابُومحمد بن ہارُون (داہِل رے۔)

(۳۹) —— ابُو ہارُون

(۴۰) —— ابُوالہیثم انباری

(۴۱) —— ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) —— احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) —— احمد بن ابی رُوح

(۴۴) —— ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) —— احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) —— احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) —— احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) —— احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۵۰) ـــــ احمد بن عبداللہ

(۵۱) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی

(۵۲) ـــــ احمد بن سورہ

(۵۳) ـــــ ابوالطیّب احمد بن محمد بن لطتہ

(۵۴) ـــــ احمد بن محمد سراج دینوری

(۵۵) ـــــ چالیس افراد

(۵۶) ـــــ ازدی

(۵۷) ـــــ اسحاق کاتب بن نوبخت

(۵۸) ـــــ ابُوسہل اسماعیل بن علی نوبختی

(۵۹) ـــــ اُمّ کلثُوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

(۶۰) ـــــ بدر (خادم)

(۶۱) ـــــ بلالی بغدادی

(۶۲) ـــــ ابُوعلی خیزران کی کنیز

(۶۳) ـــــ ابوالحسن بن وجناء کے جد

(۶۴) ـــــ جعفر ابن احمد

(۶۵) ـــــ جعفر بن حمدان

(۶۶) ـــــ جعفر کذّاب (توّاب)

(۶۷) ـــــ جعفر بن عُمر

(۶۸) ـــــ جعفری (اہلِ یمن)

(۶۹) ـــــ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۳۹ ا اشخاص)

(۷۰) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۳۹ اشخاص)

(۷۱) ـــــ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۳۰ ا اشخاص)

(۷۲) ـــــ عاجز بغدادی

(۷۳) ـــــ حسن بن جعفر قزوینی

(۷۴) ـــــ حسن بن حسین اسباب آبادی

(۷۵) ـــــ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

(۷۶) ـــــ حسن بن فضل بن یزید

(۷۷) ـــــ حسن بن نصر قمی

(۷۸) ـــــ ابو محمد حسن بن وجناء نصیبی

(۷۹) ـــــ حسب بن وطاۃ صیدلانی

(۸۰) ـــــ حسن بن ہارون دینوری

(۸۱) ـــــ حسین بن یعقوب قمی

(۸۲) ـــــ حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)

(۸۳) ـــــ حسین بن حمدان

(۸۴) ـــــ حسین بن علی بن محمد بغدادی

(۸۵) ـــــ حسین بن محمد اشعری

(۸۶) ـــــ حصینی (اہلِ اہواز)

(۸۷) ـــــ حکیمہ خاتون

(۱۰۷) ــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ــــ ابُو عمُر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ــــ علان کلینی

(۱۱۲) ــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ــــ عمرو اہوازی

(۱۲۱) ــــ ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابو الحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۱۴۵) ــــــ محمّد بن جعفر

(۱۴۶) ــــــ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

(۱۴۷) ــــــ محمد بن صالح

(۱۴۸) ــــــ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

(۱۴۹) ــــــ محمد بن عباس قصری

(۱۵۰) ــــــ محمد بن عبداللہ الحمید

(۱۵۱) ــــــ محمد بن عبید اللہ قمیؔ

(۱۵۲) ــــــ ابُوجعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)

(۱۵۳) ــــــ محمد بن علی اسود داؤدی

(۱۵۴) ــــــ محمد بن علی شلمغانی

(۱۵۵) ــــــ محمد بن کشمرد ہمدانی

(۱۵۶) ــــــ محمد بن قمی

(۱۵۷) ــــــ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

(۱۵۸) ــــــ محمد بن محمد کلینی (اہل رے)

(۱۵۹) ــــــ محمد بن معاویہ ابنِ حکیم

(۱۶۰) ــــــ محمد بن ہارُون بن عمران ہمدانی

(۱۶۱) ــــــ محمد بن یزداد

(۱۶۲) ــــــ مرداس قزوینی

(۱۶۳) ــــــ مرداس بن علی۔

(۱۶۴) —— مسرور طباع

(۱۶۵) —— ابو غالب زراری کا مصاحب

(۱۶۶) —— معاویہ بن حکیم

(۱۶۷) —— نسیم خادمہ امام حسن عسکری

(۱۶۸) —— نیلی (اہلِ بغداد)

(۱۶۹) —— نصر بن صباح

(۱۷۰) —— قم اور مضافات قم کا ایک وفد

(۱۷۱) —— ہارون قزاز بغدادی

(۱۷۲) —— ہارون بن موسیٰ بن فرات

(۱۷۳) —— یعقوب ابن منقوش

(۱۷۴) —— یعقوب ابن یوسف ضراب غسانی

(۱۷۵) —— یوسف ابن احمد جعفری

(۱۷۶) —— یمان بن فتح بن دینار[۱]

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسمار ارشادِ مفید، غیبتِ طوسیٰ المجالس السنیہ، تبصرۃ الولی، منتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے جمع کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپکے وجود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جا سکے۔

---

[۱] الامام المہدی صفحہ ۱۲۹

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبع اوّل میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں میں شوق آمادگی پیدا ہو جائے اور عقیدۂ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں۔ جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے۔ جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ و سُنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں لیکن نا قابلِ اعتنا بھی نہیں۔ البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علماء نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے۔ جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیّت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہو گا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پاسکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ "خاصّہ اور عامّہ"۔ "خاصّہ" وہ علامات ہیں جن کا تعلّق صرف اور صرف مہدی علیہ السّلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفت گو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ "عامّہ" وہ علامات ہیں جو عوام النّاس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرز تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علامات جزیّہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا مُلک یا طبقہ یا جغرافیائی خطّہ سے متعلّق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتِ بَعِیدَہ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہٰذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رُونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلا دیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رُونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیّہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فَرَج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتمی اور یقینی فَرَج مہدی (عجل اللہ فرجہٗ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی ہجرتوں کی، دور دراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لٹکتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوفِ جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فَرَج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کٹھن حالات میں وہ ہمت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے نا اُمید نہ ہو جائیں لہذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں تبلا دیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علاماتِ ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فَرَج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہورِ مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہدِ ظہور نسبتہً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

(۲) **علاماتِ قریبہ**: موضوعِ زیرِ بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہورِ مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہورِ مہدی سے نسبتہً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں۔ مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رُونما نہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آرہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

(۳) علاماتِ حتمیہ :۔ ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجّال، بحوالہ روایتِ کمال الدّین، صیحۂ آسمانی بحوالہ روایتِ مفضل ابنِ عمر، خروجِ سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

(۴) علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہو گی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانون محو و اثبات یا باصطلاحِ دیگر قانونِ بدا سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبرِ واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور مسند و مُرسل بھی۔ غرضکہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر موثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعًا مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ جن روایات کو بیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انھیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جا سکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اُس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلۂ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہو گی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہو گا، لیکن اگر ان روایات کو عمل تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہور مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں دُشوار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہو گا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرینِ مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت (واللہ اعلم بالصواب)

مَیں نے آج سے تقریباً انتیس سال قبل ایک کتاب "قیامت صغریٰ"۔ پر تعارفی سطریں لکھتے ہوئے علامات ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور برمحل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مُشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعۃً مُشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

(۱) خطِ کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مبرا تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار واحادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خطِ کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریوں اور فروگزاشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تحریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑے جائیں گے یا جلائے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں، جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو بر آمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔

(۲) روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں مستعمل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل و قوع اور صدرِ اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

(۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جا سکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

(۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد غرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کے تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پُورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مدنظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقص نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

(۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے — جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پُوری ہونگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو مہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائشیں نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عظیم علمی خیانت متصور ہوگی۔[۱]

---

[۱] قیامت صغریٰ تالیف مولانا محمد عباس قمر زیدی مطبوعہ ۱۹۶۵ء صفحات س ر ع

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ :

(۱) ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔

(۲) انسان اپنے آپ کو ظہور مہدی کے لیے آمادہ کرسکتا ہے اور اُن عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔

(۳) یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسُولِؐ اسلام اور ائمہؑ اثنا عشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔

(۴) یہ اخبار بالغیب کی مہتم بالشان نشانی ہیں۔

(۵) ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی و الہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمّل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔

طویل روایات

روایتِ معراج

عن ابن عباس قال قال
رسول الله صلی الله علیه
وسلم انه لما عرج بی ربی
جل جلاله اتانی النداء یا
محمد! قلت لبیك
رب العظمة لبیك فاوحی
الی یا محمد! فیم
اختصم الملا الاعلیٰ؟
قلت الٰهی لا علم لی
فقال لی یا محمدؐ!
هل اتخذت من الادمیین
وزیرا واخا ووصیا من بعدك؟
فقلت الٰهی ومن اتخذ؟
تخیرانت لی یا الٰهی۔
فاوحی الی: یا محمد! قد
اخترت لك من الادمیین

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا
تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ!
میں نے کہا اے خدائے عظمت لبیک!
اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے
محمدؐ! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع
کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے
علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمدؐ!
تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر
بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا ہے؟
میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے
منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے
منتخب فرما دے۔
وحی آئی اے محمدؐ! میں نے سارے
آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

على ابن ابى طالب فقلت: الٰهى ابن عمّى؟ فاوحى الى: يا محمد! ان عليا وارثك ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد يوم القيامة، وصاحب حوضك يسقى من ورد عليه من مؤمنى اُمّتك۔

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟ تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمدؐ! علی تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت کے دن تمہارا لواءِ حمد اس کے ہاتھ میں ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو تمہاری اُمت کے آنیوالے مومنین کو سیراب کرے گا۔

ثم اوحى الى انى قد اقسمت على نفسى قسما حقا لا يشرب من ذٰلك الحوض مبغض لك ولا اهل بيتك و ذرّيتك الطيبين حقا (حقا) اقول يا محمّد! لا ذخلن الجنّة جميع امتك الا من ابىٰ۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی اے محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ تمہارا دُشمن اور تمہارے اہلبیت اور ذریتِ طیبہ کا دُشمن ہرگز ہرگز آبِ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمدؐ! تمہاری امت کو جنّت میں داخل کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود انکار کرے۔

فقلت: الٰهى واحد يابى دخول الجنّة؟

میں نے عرض کی پروردگار! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

فاوحیٰ الیٰ بلی یابی	نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے
قلت ، وکیف ابی فاوحیٰ	عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ
الیٰ یا مُحمد اخترتك	نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے
من خلقی واخترت لك	تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور
وصیا من بعدك	تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب
وجعلته منك بمنزلة	کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت
هارُون من مُوسیٰ	ہارونؑ اور مُوسیٰ کی نسبت قرار دی ہے
الا انہ لا نبی	فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی
بعدك ، والقیت	نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبّت
محبّته فی قلبك	تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے
وجعلته ابا لولدك	تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔
فحقه بعدك علیٰ	تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کا
اُمّتك کحقّك علیهم	وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر
فی حیاتك فمن	اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار
جحد حقه جحد	کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس
حقّك ومن ابی	کی محبّت کا انکار کیا اس نے تمہاری
اَنْ یوالیه فقد	محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری
ابی ان یدخل	محبّت سے انکار کیا اس نے جنّت
الجنّة۔	میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فخررت لله عزّو
جل ساجداً شكراً لما
انعم علىّ فاذا مناد
ينادي: يا محمّد! ارفع
راسك سلني اعطاك، فقلت:
الٰهي اجمع اُمّتي من
بعدي على ولاية علي
بن ابي طالب، ليردوا على جميعاً حوضي
يوم القيامة۔

فاوحى الي: يا محمد!
اني قد قضيت في عبادي
قبل ان اخلقهم، و
قضائي ماض فيهم، لا
هلك به من اشياء،
واهدي به من اشياء،
وقد آتيته علمك من
بعدك وجعلته وزيرك
وخليفتك من بعدك

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر
ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس
وقت آواز آئی اے محمدؐ اپنے سر کو
اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ
میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ
اے پروردگار! میرے بعد میری پوری
اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں
میں قرار دے کہ وہ سب قیامت
کے دن حوضِ کوثر پر میرے پاس
آسکیں۔

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے اپنے
بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے
ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو
گمراہ ہوا سے ہلاک کردوں اور جو راہ
راست پر چلے اس کی ہدایت کروں
میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو
دیا ہے، ہم نے اسے تمہارا وزیر بنایا
ہے اور [illegible] اسے تمہارے بعد تمہارے
اہل وعیال اور تمہاری اُمت پر خلیفہ

على اهلك وامتك
عزيمة منّي، لايدخل
الجنة من ابغضه،
وعاده وانكر و
لايته من بعدك
ومن ابغضك
ابغضني، ومن عاداه
فقد عادك، و
من عادك فقد
عاداني، ومن
احبه فقد احبك
ومن احبك فقد
احبني۔

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو
اس سے دُشمنی کرے، جو اس سے
بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی
فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ
جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے
اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے
بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض
رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور
جس نے اس سے دُشمنی کی اس نے
تجھ سے دُشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی
کی اس نے مجھ سے دُشمنی کی اور جس نے
اس سے محبت کی اس نے تم سے محبّت کی
اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مُجھ سے
محبّت کی۔

وقد جعلت (له)
هذه الفضيلة و
اعطيتك ان اخرج
من صلبه احد
عشر مهديا، كلّهم من

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے
قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے،
کہ میں اس کے صلب سے اور بتول
کی نسل سے تمہاری ذریّت سے گیارہ
مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

من البکر البتول، اخر	وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسٰی ابنِ مریم
رجل منھم یصلی خلفہ	نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد
عیسی ابن مریم	سے بھر دے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم وجور سے
یملا الارض عدلا کما	بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ
ملئت جورا وظلما	انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا
انجی بہ من الھلکۃ	گمراہی سے ہدایت کی طرف لاوں گا
واھدی بہ من الضلالۃ	اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
وابری بہ الاعمی و	بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
اشفی بہ المریض۔	شفایاب کروں گا۔
قلت: الٰھی فمتی یکون	میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
ذلک؟ فاوحی الی عز	ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ جب (۱)
وجل: یکون ذلک	علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور (۲) جب
اذا (۱) رفع العلم (۲)	جہالت ظاہر ہوجائے اور جب
وظھر الجھل (۳) و	(۳) قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے
کثر القراء (۴) وقل	اور جب (۴) عمل کم ہوجائے اور جب
العمل (۵) وکثر	(۵) قتل کی کثرت ہوجائے اور جب
القتل[1] (۶) وقل الفقھاء	(۶) فقہائے ہدایت کم ہوجائیں اور جب

---

[1] بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فتک ہے۔

الهادون، (۷) وكثر
فقهاء الضلالة الخوانه (۸)
وكثر الشعراء۔
واتخذ امتك قبورهم
(۹) مساجد، وحليت
(۱۰) المصاحف، وزخرفت
المساجد (۱۱) وكثر الجور
(۱۲) والفساد، وظهر (۱۳)
المنكر، وامر امتك
به و نهوا عن المعروف
(۱۴) واكتفى الرّجال
(۱۵) بالرّجال والنّساء
(۱۶) بالنّساء، وصارت
(۱۷) الامراء كفره، و
اولياؤهم (۱۸) فجره و
اعوانهم (۱۹) ظلمه،
(۲۰) وذووالراى منهم
فسقه (۲۱) وعند
(ذلك) ثلاثة

(۷) گمراہ و خائن فقہار کی کثرت ہو
جائے اور جب (۸) شعرار کی کثرت
ہو جائے۔
اور جب (۹) تمہاری امت کے
لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب
(۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور
جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار
بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد
بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیاں
ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو
اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں
سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفار کریں
مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور
جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور
جب (۱۸) ان کے عمال فاجر ہو جائیں
اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم
ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو
صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں
(۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب البصرۃ علی یدی رجل من ذریتك یتبعه الذنوج (۲۵) وخروج ولد من ولد الحسن بن علی (۲۶) وظهور الدّجال یخرج بالمشرق من سجستان، (۲۷) و ظهور السّفیانی۔

فقلت: الٰهی وما یکون بعدی من الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی ببلاء بنی امیة وفتنه ولد عمّی وما هو کائن الی یوم القیامة فاوصیت بذالك ابن عمّی

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق میں اور مغرب میں، جزیرۃ العرب (۲۳) میں اور شہر بصرہ (۲۴) میں تمہاری ذرّیّت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے اور (۲۵) حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں دجّال علاقہ سجستان[1] سے خروج کریگا اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔

مَیں نے عرض کیا پروردگار! میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمزادوں (بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

۱؎ اس سے مراد سیستان ہے۔

حين هبطت الى الارض	ابنِ عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل
واديت الرسالة فللّٰه	رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس
الحمد على ذلك، كما	کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی
حمده النبيون، وكمال	ہے اور جیسا کہ ہر شئے قبل میں حمد
حمده كُل شي قبلي، وما	کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق
هو خالقه الى يوم	ہونے والی اشیاء قیامت تک
القيامة۔[1]	حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

① عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی۔ یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، اگر فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیروشیما کی

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۶۔

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف:۔ شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرستا یا ترستا یا خرسا، خرسنا، مرمری روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محسن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب:۔ مسجد دمشق کا مغربی حصّہ

ج:۔ بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین ہمدان اور کردستان وکرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے انشاءاللہ شہر قم مستثنیٰ ہے۔

د:۔ بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارۂ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہداۃ صادقؑ)

ہ:۔ مصر میں بھی خسف ہوگا۔

(۳) خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتّب ہوں گے، جن کے سبب کرّۂ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولادِ حسنؑ کی جگہ اولادِ حسینؑ تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولادِ حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

④ یہ مشہور دجّال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسٰی کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کریگا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہوسکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔

روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال حججت مع رسول الله صلی الله علیه وآله حجة الوداع فلما قضی النبی صلی الله علیه وآله ما افترض علیه من الحج اتی مودع الکعبة فلزم حلقة الباب ونادی برفیع صوته ایها الناس فاجتمع اهل المسجد واهل السوق فقال اسمعوا انی قائل ما هو بعدی کائن فلیبلغ شاهدکم غائبکم ثم بکی رسول الله صلی الله علیه وآله حتی بکی لبکائه الناس اجمعین فلما سکت من بکائه

جابر ابن عبداللہ انصاری بیان کرتے کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب رسولؐ اللہ حج اور اس کے فرائض سے فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کو ہاتھ میں تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔ "اے لوگو!" اس آواز کو سنتے ہی وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا، سنو! میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے بعد ہوگا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

قال اعلموا رحمکم الله ان مثلکم فی ھذا الیوم کمثل ورق الشوك فیه الی اربعین ومائة سنة ثم یاتی من بعد ذالك شوك وورق الی مائتین سنة ثم یاتی من بعد ذلك شوك لا ورق فیه۔

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو، جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

حتی لا یری فیه الا سلطان جابر او غنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراہ رعناء ثم بکی رسول الله فقام الیه سلمان الفارسی رحمه الله قال یا رسول الله اخبرنا متی یکون ذالك فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم و ذھب قراؤکم و

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسیؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمان[1]! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

---

[1] حضرت سلمانؓ فارسی کو مخاطب کر کے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زكوٰة ما اظهرتم
منكراتكم وصلت اصواتكم
في مساجدكم وحملته الدّنيا
فوق روسكم والعلم
تحت اقدامكم والكذب
حَدِيثكم والغيبته فاكهتكم
والحرام غنيمتكم ولا يرحم
كبيركم صغيركم ولا
يوقّر صغيركم كبيركم
فعند ذالك تنزل اللعنة
عليكم و يجعل باسكم
بينكم وبقى الدّين بينكم
لفظًا بالسنتكم فاذا او
تيتم هٰذه الخصال
توقّعوا الرّيح الحمر
اومسخا اوقذفا بالحجارة

قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائگی
قطع کر دوگے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
کر دوگے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
میں بند ہوں گی اور جب تم دُنیا کو سر پر اٹھاؤ
گے اور علم کو زیرِ قدم رکھوگے اور جب جھوٹ
تمہاری گفتگو ہو گی۔ غیبت تمہاری نقلِ
محفل ہو گی اور حرام مال غنیمت ہو گا اور
جب تمہارا بزرگ تمہارے خوردوں پر شفقت
نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو گی اور تمہاری
اُمّت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں
پیدا ہو جائیں[1] تو سُرخ آندھی مسخ یا
آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

---

[1] اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین عذابوں کے جو یہاں بیان ہوا ہے۔

وتصديق ذالك فى كتاب الله عزّ وجلّ۔	میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا میں موجود ہے۔
قُل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الايات لعلهم يفقهون۔ (سورۂ انعام آیت ۶۵)	اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اُوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھادے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کردے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔
فقام اليه جماعة من الصحابة فقالوا يا رسول الله اخبرنا متى يكون ذالك فقال صلى الله عليه عليه واٰله عند تاخير الصلٰوة واتباع لشهوات وشرب القهوات و شتم الاباء والامهات حتى	اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اُٹھ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا یا رسُول اللہ ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہوجاتے اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

ترون الحرام مغنما و	تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ
الزّكوة مغرما واطاع	سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
الرّجل زوجته وجفى و	لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
قطع رحمه وذهبت رحمته	رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
الاكابر وقل حياء	اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
الاصاغر وشيدوا البنيان	کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
وظلموا العبيد والاماء	بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور لونڈیوں
شهدوا بالهواء وحكموا	پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر
بالجور ويسب الرّجل	گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
اباهُ ويحسد الرّجل اخاه	مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
ويعامل الشركاء	اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصّہ
بالخيانة وقل الوفاء	دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
وشاع الزّنا وتزين الرّجل	وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
بثياب النّساء وسلب	مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
عنهنّ قناع الحياء ودب	کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
الكبر في القلوب	پردہ اُٹھ جائے اور تکبّر دلوں میں اس
كدبيب السّم	طرح داخل ہو جائے۔ جس طرح زہر جسموں
في الابدان وقل	میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
المعروف وظهرت	کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

الجرایم وهونت العظائم
وطلبوا المدح بالمال
وانفقوا المال للغناء و
شغلوا بالدنیا عن
الاخرة وقل الورع و
کثر الطمع والهرج
والمراج واصبح
المومن ذلیلا والمنافق
عزیزا مساجدهم معمورة
بالاذان وقلوبهم خالیة
من الایمان بما استحقوا
بالقران وبلغ المؤمن
عنهم کل هوان فعند
ذالك تری وجوههم
وجوه الادمیین وقلوبهم
قلوب الشیاطین کلامهم احلی

ہو جائیں اور فرائض[1] الٰہی حقیر ہو جائیں اور
سرمایہ دار[2] مال کی بناء پر اپنی تعریف کی
خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
پر مال صرف کریں اور دنیا داری میں سرگرم
ہوکر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں
اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
(توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان
سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے

---

۱ بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور عجوبہ چیزیں عام ہو جائیں

۲ لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکر اپنی تعریف کروائیں گے

من العسل وقلوبهم امرُّ
من الحنظل فهم ذءاب
وعليهم ثياب مامن يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالىٰ
افبي تغترون ام علي
تجترءُون۔

افحسبتم انّما
خلقناكم عبثا وانكم
الينا لا ترجعون۔[1]

فوعِزتي وجلالي لولا
من يعبدني مخلصا ما
امهلت من يعصيني طرفة
عين ولولا ورع الورعين
من عبادي لما
انزلت من السّماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعجبا لقوم

اوران کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے
ہیں تو وہ بھیڑیے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزّت و جلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت
نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقوائے
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

---

[1] سورۃ مؤمنون آیت ۱۱۷۔

الهواء وتعظيم اصحاب المال
وبيع الدّين بالدُّنيا فعند ها
يذوب قلب المومن فی جوفه
كما يذوب الملح بالماء
مما يرٰى من المنكر فلا
يستطيع ان يغيره قال سلمان
ان هذا لكائن يارسُول الله
قال ای والّذی نفسی بيده
يا سليمان ان عندها يليهم
امراء جوره و وزراء فسقه و
عرفاء ظلمته وامناء خونة
فقال سليمان ان هٰذا الكائن
يارسُول الله فقال ای و
الّذين نفسی بيده يا
سلمان ان عندها يكون
المنكر معروفا و
المعروف منكرا او
يوتمن الخائن ويخون
الامين ويصدق الكاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے
اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا لیکن
اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
سلمان نے کہا کہ یارسُولؐ اللہ!
کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت
حکمران ظالم و جابر ہوں گے۔ وزراء
فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
نے کہا یارسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف
منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار
سمجھا جائے گا اور امین خیانت کریگا
اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

ویکذب الصّادق قال سلمان	اور سچّے کی تکذیب کی جائے گی سلمانؓ
وان ھذا لکائن یا رسول	نے کہا یا رسُول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
اللہ قال ای والّذی نفسی	اے سلمانؓ! اس خدا کی قسم جس کے
بیدہ فعندھا یکون امارۃ	قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
النساء ومشاورۃ الاماء	وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
وقعود الصبیان علی	کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
المنابر ویکون الکذب	لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
طرفا والزّکٰوۃ مغرما	بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
والفیی مغنما ویجفوا	جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
الرجل والدیہ و یبر	سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
صدیقہ ویطلع الکوکب	پر جور وجفا کرے گا اور اپنے دوست
المذنب قال سلمان	کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور دُم دار
ان ھٰذا لکائن یا رسول	ستارہ ظاہر ہوگا سلمانؓ نے کہا، یا
اللہ قال ای والّذی	یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
نفسی بیدہ یا سلمان	ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
وعندھا تشارك المرئۃ	کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
زوجھا فی التّجارۃ و	اس وقت عورت تجارت میں اپنے
یکون المطر قیظا و	شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
یغیظ الرام غیظا و	صاحبانِ عزّت ذلیل ہوں گے اور

يحتقر الرجل المعسر	غریب وفقیر شخص کی توہین کی جائے
فعندها تقارب الاسواق	گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
اذ قال هٰذا الما بع	گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
شيا وقال هذا لم	بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
اربح شياء فلا	نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
ترى الا ذاما لِلّٰهِ	مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمانؓ نے
فقال سلمان ان هذا	کہا، یا رسولؐ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
لكائن يا رسول اللّٰه!	ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
قال اى والّذى	جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
نفسي بيده يا سلمان	اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
فعندها تليهم	کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
اقوام ان تكلموا	قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
قتلوهم وان سكتوا	گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
استباحوهم ليستاثرن	گے اور ان لوگوں کی دولت سے
بفيهم وليطون حرمتهم	خود دولت مند بن جائیں گے اور
وليسفكن دائهم	ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
ولتملان قلوبهم دغلا	اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
ودعبا فلا ترهم	کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
الا وجلين خائفين	معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبين مرهوبين قال سلمان ان هذا الكائن يارسُول الله قال اى والّذِى نفسى بيده يا سلمان عند ها يوتى بشئ من المشرق و شىءٍ من المغرب يلون اُمّتى قالو بل الضعفا اُمّتى منهُم و بل لهم من الله لايرحمون صغيرا ولا يوقرون كبيرا ولا يتجاوزون عن مُسىءٍ جثتهم جثة الادميين وقلوبهم قلوب الشياطين قال سلمان وان هذا الكائن يارسُول الله قال اى والّذى نفسى بيده ياسلمان وعندها يكتفى الرجال بالرّجال والنّساء

مگر ہراساں اور خوف زدہ، مرعوب اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا جائے گا۔ پس وائے ہو میری اُمت کے ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس وائے ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزّت کریں گے نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے سلمانؓ نے کہا یا رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ويغار على الغلمان
كما يغار على الجارية
فی بيت اهلها وتشبه الرّجال
بالنساء والنساء بالرّجال
ويركبن ذات الفروج
السّروج فعلى من من اُمّتی
لعنة الله قال سلمان ان
هذا الكائن يارسُول الله!
قال ای نفسی بيده يا
سلمان وعندها سسرت
المساجد كما تزخرف
البيع والكنايس وتحلیٰ
المصاحف وتطول
المنارات وتكثر الصّفوف
بقلوب متباغضه والسن
مختلفه قال سلمان
وان هذا لكائن
يا رسُول الله! قال ای
والّذی نفسی بيده

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
عورتوں پر خدا کی لعنت ہو، سلمان
نے کہا یارسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری
کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں
میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
سلمان نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا
ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

یاسلمان وعندھا تحیس	ہے، اس وقت میری اُمّت کے مرد اپنے
ذکور اُمّتی مـذھب	آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
یلبسون الحریر والدیباج	گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
ریتخذون جلود المنمور	اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
صفا قال سلمان وان	کریں گے سلمان نے کہا یا رسُول اللہ!
ھذا الکائن یارسُول اللہ	کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
قال ای والّذی نفسی	اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
بیدہٖ یاسلمان وعندھا	میری جان ہے۔ اس وقت سُود ظاہرُ
یظمص الرّبا ویتعاملون	آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
بالخسیۃ والرشاء و	کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست
یوضع وترفع الدُّنیا	ہو جائیگا اور دُنیا بلند ہو جائے گی سلمان
قال سلمان وان ھٰذا	نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
یکائن یارسول اللہ قال	فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
ای والّذی نفسی بیدہٖ	جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
یاسلمان وعندھا یکثر	وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
الطلاق فلا یقام للہ	اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
حدّاً ولن یضر اللہ شیئًا	گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
قال سلمان وإن ھذا	پہنچا سکتی سلمان نے کہا یا رسول اللہ
لکائن یارسول اللہ قال ای	کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

والّذی نفسی بیده یا سلمان
وعندها تظهر القنیات
والمعازف ویلیهم شرار
اُمّتی، قال سلمان وان
هذا لکائن یا رسول الله
قال ای والّذی نفسی
بیده یا سلمان وعندها
تحجّ اوساطها للتجارة
وتحجّ فقراؤها
للریاء والسمعة فعندها
یکون اقوام یتعلمون
القرآن لغیر الله
فیتخذونهٗ مزامیر
ویکون اقوام یتفقهون
لغیر الله وتکثر
اولاد الزنا ویتغنون
بالقرآن ویتهافتون
بالدّنیا، قال سلمان
وان هذا لکائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمّت کے شریر
لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمّت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنازادوں
کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

يا رسول الله قال اى
والّذى نفسى بيده يا
سلمان ذالك اذا انتهكت
المحارم واكتسبت
المآثم وتسلط الاشرار
على الاخيار ويفشوا
الكذب ويظهر
اللجاجة ويغشى
العاقل[1] ويتباهون
فى اللباس ويمطر فى
غير اوان المطر و
يستحسنون الكوبة
والمعارف وينكرون
الامر بالمعروف و
النهى عن المنكر حتى
يكون المومن فى ذالك
الزمان اذل من الامة

میلان رکھتے ہوں گے سلمان نے کہا
یا رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
وقت ہوگا۔ جب محارم کی ہتک حرمت
ہو جائے اور گناہ اکتساب کیے جائیں اور
اشرار کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
اور جھُوٹ عام ہو جائے اور ضد ظاہر
ہو جائے۔ عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے
نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

---

[1] بعض نسخوں میں اس جملہ کی جگہ "و یفشوا الفاقة" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

ویظهر قرائهم وعبادهم
فیما بینهم التلاوم
فاولئك یدعون فی
ملکوت السمٰوت الارجاس
الانجاس ۔ قال سلمان
ان هذا لکائن یارسول
قال ای والذی نفسی
بیده یاسلمان فعندها
لا یغشی الغنی الا الفقر
حتی انّ السائل یسئل
فیما بین الجمعتین لا
یصیب احد الیضع فی
کفه شیئا قال سلمان
وان هذا لکائن یا
رسول اللہ قال ای والذی
نفسی بیدہ یاسلمان وعندها
یتکلم الرّویبضة قال سلمان!
وما الرّویبضة یارسول اللہ فداك
ابی واُمّی قال یتکلم فی امر

لوگ آسمان کے فرشتوں میں نجس اور
پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل
دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
سلمان نے کہا یا رسُول اللہ کیا
ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
ہے۔ اس وقت رومیفہ گفتگو
کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسُولؐ
اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہُوں یہ رومیفہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور
جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامة من لم يكن يتكلم	لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر
فلم يلبثوا الا قليلا	بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس
حتى تخور الارض خورة	طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی
فلا يظن كل قوم الا	خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی
انها خارت فى ناحيتهم	ہے[۱]۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔
فيمكثون فى مكثهم	جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان
فتلقى لهم الارض افلا	کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے
ذكبدها قال ذهب و	ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا
فضّة ثُمّ اومى بيده	سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں
الى الاساطين فقال	کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے
مثل هذا فى يومئذ	اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا
لا ينفع ذهب ولا فضة	چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے
وهذا معنى قوله فقد	گا اور یہی فقط "جاء اشراطها"
جاء اشراطها۔[۲]	کا مفہوم ہے۔

---

[۱] دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

[۲] تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۱۰۷۶ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیرِ مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

روایت اصبغؓ

ان اصبغ بن نباتہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیه السلام یقول للناس: سلونی قبل ان تفقدونی لانی بطرق السماء اعلم من العلماء، وبطرق الارض اعلم من العالم، انا یعسوب الدین انا یعسوب المؤمنین وامام المتّقین، ودیان الناس یوم الدّین انا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والمیزان وصاحب الاعراف فلیس منا امام الا وھو عارف بجمیع اھل ولایته

اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ کو لوگوں سے کہتے ہوئے سُنا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو اس لیے کہ سارے علماء سے آسمان کے راستوں کو اور سارے عالم سے زمین کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ میں دین کا سردار ہوں، میں مومنوں کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہوں۔ میں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہوں صاحبِ حوضِ کوثر ہوں اور میزانِ اعمال اور صاحبِ اعراف ہوں، ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

وذالك قوله عزوجل انما انت منذر ولكل قوم هاد۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ تم منذر ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

الا ایها الناس سلونی قبل ان تفقدونی (فان بین جوانحی علما جما فسلونی قبل ان) تشغر برجلها فتنه شرقیة وتطافی خطامها بعد موتها وحیاتها و تشب النار بالحطب الجزل من غربی الارض رافعة ذیلها، تدعو یا ویلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات او هلك، بای واد سلك فیومئذ تاویل هذه الآیة۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو۔ پس مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائے اور کہے گا وائے ہو ان لوگوں پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ (مہدیؑ) مر گیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ کسی وادی میں چلا گیا اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔

ثم رددنا لكم الكرة

پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

خسف بهم فلا ينجو الا رجل يحول الله وجهه الى قفاه لينذرهم، ويكون اية لمن خلفهم و يومئذ تاويل هذه الاية ولو ترى اذا فزعوا فلا فوت واخذ و من مكان قريب۔

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو پشت کی طرف کر دے گا تا کہ لوگ خائف ہوں اور پیروان سفیان کو عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس حالت کو دیکھو گے۔ جب کہ گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑے جائیں گے[1]

ويبعث مائة وثلاثين الفا الى الكوفة وينزلون الروحاء والفارق فيسير منها ستون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع قبر هود عليه السلام بالنخيلة فيهجمون

اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا۔ یہ لشکر روحا اور فارق میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخیلہ میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

---

[1] سورۂ سبا آیت ۵۱۔

اليهم يوم الزينة و
امير الناس جبار عنيد
يقال له: الكاهن الساحر
فيخرج من مدينة الزوراء
اليهم امير في خمسة
آلاف من الكهنة و
يقتل على جسرها سبعين
الفاء حتى تحمي الناس
من الفرات ثلاثة ايام
من الدماء ونتن اجساد
ويسبى من الكوفة سبعون
الف بكر لا يكشف عنها
كف ولا قناع، حتى يوضعن
في المحامل، ويذهب بهن
الى الثوبة وهي الغري.

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا
حاکم ایک جبّار اور سرکش انسان ہوگا
جسے لوگ کاہن وساحر کے لقب سے
یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا
حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ
کے ارادے سے حرکت کرے گا اور
یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل
پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خُون
اور مردوں کے تعفن کے سبب تین
دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی
اختیار کریں گے۔ سترّ ہزار باکرہ لڑکیاں
جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر
نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی
جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثویہ
یعنی غری[1] لے جایا جائے گا۔

---

[1] غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثویہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔

ثم یخرج من الکوفة مائة الف ما بین مشرك و منافق، حتّٰی یقدموا دمشق لا یصدھو عنھا صاد وبی ارم ذات العماد، و تقبل رایات من شرقی الارض غیر معلمة لیست بقطن ولا کتان ولا حریر، مختوم فی راس القناة بخاتم السیّد الاکبر یسوقھا رجل من ال محمد تظھر بالمشرق، وتوجد ریحھا بالمغرب کالمسك الاذفر یسیر الرّعب امامھا بشھر حتی ینزلوا الکوفة طالبین بدماء آبائھم۔

فبیناھم علٰی ذالك اذا اقبلت خیل الیمانی و الخراسانی یستبقان کانّھا

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہر کوفہ سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے نہ سُوتی ہوں گے اور نہ ریشمی، ان کے نیزوں کی نوک پر سیّد اکبر (رسول اللہؐ) کی مہر ہوگی اور ان کا رہبر خاندانِ رسولؐ کا ایک شخص ہوگا۔ یہ مشرق میں ظاہر ہوں گے اور ان کی خوشبو مُشک کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا رعب ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

فرسی ربان شعث غبر جرد
اصلاب نواطی واقداح
اذا نظرت احدهم برجله
باطنه فیقول: لاخیر
فی مجلسنا بعد یومنا
هذا اللّٰهم فانا التائبون
وهم الابدال الذین
وصفهم اللّٰه فی کتابه
العزیز" انّ اللّٰه یُحِبّ
التوابین ویحب المتطهرین
ولنظراؤهم من آلِ
محمّد ویخرج رجل من
اهل نجران یستجیب
للامام، فیکون اوّل النصاری
اجابة فیهدم بیعه
ویدق صلیبه، فیخرج
بالموالی وضعفاء النّاس

یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار
آلودہ ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے۔ کہ
گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں رُکنے میں
خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
کہ "اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
ہے"[1] اس وقت اہلِ نجران سے
ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدیؑ)
دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

---

[1] سورۃ بقرہ ۲۲۲-

فيسيرون الى النخليه باعلام هدى، فيكون مجمع النّاس جميعا في الارض كُلّها بالفاروق فيقتل يومئذ ما بين المشرق والمغرب ثلاثة الاف الف يقتل بعضهم بعضا فيومئذ تاويل هذه الآية "فمازالت تلك دعواهم حتى جعلناهم حصيدًا خامدين."

کے ساتھ خروج کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت کے پرچم اُٹھائے ہُوئے نخلیہ تک پہنچیں گے اور "فاروق" روئے زمین کے انسانوں کا مرکزِ اجتماع ہوگا، تو اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور "وہ یہی بات کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے رونق کر دیا۔"[1]

وينادي مناد في شهر رمضان من ناحيه المشرق عند الفجر: يا اهل الهدى اجتمعوا! ينادي مناد من قبل المغرب بعد ما يغيب الشفق يا اهل الباطل اجتمعوا ومن الغد عند الظهر تتلون

اور ایک منادی ماہِ رمضان میں مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا "اے اہلِ ہدایت جمع ہو جاؤ، اور ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔ اے اہلِ باطل جمع ہو جاؤ، اس کے دوسرے دن ظہر کے وقت سُورج رنگ

---

[1] سُورۂ انبیاء ۱۵۔

الشمس وتصفر فتصبر سودًا	بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر
مظلمة وليوم الثالث يفرق	سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے
الله بين الحق والباطل، وتخرج	دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق
دابة الارض، وتقبل الروم الى	کر دے گا۔ دابۃ الارض خروج کریگا
ساحل البحر عند كهف	اور رُومی لشکر سمندر کے کنارے
الفتيه، فيبعث الله الفتية من	اصحاب کہف کے غار کے نزدیک
كهفهم، مع كلبهم منهم رجل	پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے
يقال لهٗ: مليخا وآخر خملاها	کتے کے ساتھ اُٹھائے گا۔ ان میں سے
وهما الشاهدان المسلمان	ایک ملیخا، دوسرا خملاہا، یہ دونوں
للقائم عليه السّلام۔	قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

(۱) مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض رُوسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔

(۲) آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدہ مہدؑی کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدؑی کا انتقال ہو گیا۔

(۳) آیت ۶ (بنی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آلِ محمد

علیہم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اُنہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

(۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کردی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

(۵) شہر میں دُشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

(۶) ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبۂ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

(۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

(۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہلِ کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرجا یا ہندوؤں کا مندر۔ کشفِ ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پرچموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفس زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم و فضل اور ورع و تقویٰ میں بلندیوں پر فائز ہوگی۔ ستّر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالباً اہل علم و تقویٰ ہوں گے۔

روایت نزال ابنِ سبرہؓ

عن النزال بن سبرة قال:
خطبنا علی بن ابی طالب
علیه السّلام فحمد الله
واثنی علیه، ثمّ قال
سلونی ایّها النّاس
قبل ان تفقدونی. ثلاثا
فقام الیه صعصعة بن
صوحان فقال: یا امیر
المؤمنین متی یخرج الدّجال؟
فقال له علی علیه السّلام:
اقعد فقد سمع الله
کلامك وعلم ما اردت
والله ما المسؤل عنه
باعلم من السّائل، ولٰکن

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک دن امیرالمومنینؑ نے ہمارے
سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم
کی حمد وثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ
فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا
چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے
گم کردو یہ سن کر صعصعہ بن صوحان
اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
امیرالمومنین دجال کا خروج کب ہوگا
فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری
بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود
بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ
میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے)
سائل سے عالم تر نہیں ہے[1] لیکن

---

[1] خروج دجال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط اللہ کے علم میں ہے۔

لذلك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحذو
النعل بالنعل وان شئت
انبأتك بها قال: نعم
يا امير المومنين۔ فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذالك اذا
اماتت الناس الصلاة،
واضاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذوا الرشا، وشيدوا
البنيان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الاهواء
واستخفوا بالدماء
وكان الحلم ضعفاء

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو
لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں
گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں
آگاہ کر سکتا ہوں۔ صعصعہ نے عرض
کی یا امیر المومنینؑ! ارشاد فرمائیے
فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔
اس کی علامات یہ ہیں۔
کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور
امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود
کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور
اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور
دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں
اور سفہاء[1] کو عامل بنائیں اور کام پر
معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے
لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے
لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو
بے قیمت سمجھنے لگیں اور حلم کو انسان

---

[1] اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پروا اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

ظلم فخراء وكانت الامراء فجرة، والوزراء ظلمة والعرفاء خونة والقراء فسقة وظهرت شهادات الزور، واستعلن الفجور وقول البهتان والاثم والطغيان وحليت المصاحف، وزخرفت المساجد، وطولت المنار، واكرام الاشرار وازدحمت الصفوف واختلف الاهواء، و نقضت العقود واقترب الموعود وشارك النساء ازواجهن في التجارة حرصا

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم و ستم باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں اور وزراء ظالم ہوں اور عرفاؔ خائن ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔ اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہوجائیں اور فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ و سرکشی کا علانیہ رواج ہوجائے اور جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں میں نقاشی کی جائے، منارے طویل بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں میں اختلاف ہوجائے اور معاہدے ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب آجائے اور بیویاں حرصِ دنیا میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

٢ـہ بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش وروں کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

على الدنيا، وعلت
اصوات الفساق و
واستمع منهم وكان
زعيم القوم ارذلهم
واتقى الفاجر مخافة
شره و صدق الكاذب
وائتمن الخائن،
واتخذت القيان و
المعازف ولعن آخر
هذه الامة اولها
وركب ذوات الفروج
السروج وتشبه النساء
بالرجال والرجال
بالنساء وشهد شاهد
من غير ان يستشهد و
شهد الآخر قضاء لذمام
بغير حقا عرفه وتفقه لغير

میں شریک ہونے لگیں فاسق [1]
انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار
ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
سے پرہیز گار کہنے لگیں اور جھوٹے
کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
خیانت کار امین بن جائے اور گانے
والی عورتیں آلاتِ موسیقی ہاتھ میں
لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے
مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
اپنے دوست کی خاطر خلافِ حق گواہی
دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

---

[1] یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاستدانوں کے انتخابی نعروں اور تقریروں کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلافِ حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

الدين، واثروا عمل الدّنيا
على الآخرة، ولبسوا
جلود الضان على قلوب
الذئاب، وقلوبهم
انتن من الجيف، و
امرّ من الصبر، فعند
ذلك الوحا الوحا،
العجل العجل، خير
المساكين يومئذٍ،
بيت المقدس
ليأتين على النّاس
زمان يتمنى احدهم
انّه من سكانه فقام
اليه الاصبغ بن نباتة
فقال: يا امير المؤمنينؑ
من الدّجال؟ فقال:
الاان الدّجال صائد بن
الصيد فالشقي من
صدقه، والسعيد من كذبه

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
کے دل مردار سے زیادہ مستعفن ہونگے
اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے (جب
ایسا زمانہ آجائے تو) اس وقت
عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
المقدس ہو گی، انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص
وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہو گئے
اور عرض کی کہ یا امیر المومنینؑ! دجّال
کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
دجّال صائد بن صید ہے، وہ شقی
ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

يخرج من بلده يقال
لها اصبهان من قرية
تعرف اليهودية عينه
اليمنى ممسوحة والاخرى
في جبهته تضيئ كانها
كوكب الصبح فيها
علقه كانها ممزوجة
بالدم بين عينيه
مكتوب "كافر" يقراء
كل كاتب وامى
يخوض البحار، وتسير
معه الشمس، بين
يديه جبل من دخان
وخلفه جبل ابيض
يرى الناس انه طعام،
يخرج في قحط شديد تحته
حمار اقمر خطوه حمارة ميل
تطوى له الارض منهلا
منهلا ولا يمر بماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہوگی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہوگی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ہو
گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہوگی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تحریر ہوگا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندروں
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہوگا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہوگا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہوگا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

الاغار الی یوم القیامة
ینادی باعلی صوته یسمع
مابین الخافقین، من
الجنّ والانس والشیاطین
یقول: الیّ اولیائی انا
الّذی خلق فسوّی،
وقدر فهدی، انا ربّکم
الاعلیٰ۔ وکذب عدو
اللہ انہ الاعور یطعم
الطعام ویمشی فی
الاسواق، وان ربّکم
عزّ وجلّ لیس باعور۔
ولا یطعم ولا یمشی
ولا یزول رتعالی اللہ عن
ذالک علوا کبیرا)
الا وان اکثر اشیاعه یومئذ
اولاد الزّنا واصحاب
الطیالسة الخضر، یقتله اللہ
عزوجل بالشام علیٰ عقبة تعرف

کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک
کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
سے خطاب کرے گا، جسے مشرق و مغرب
تک جن وانس اور شیطان سنیں گے
اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں
وہ دُشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
راستہ چلے گا۔ جب کہ تمہارا رب نہ
یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
زنازادے اور سبز ریشمی لباس والے
لوگ ہوں گے۔ خدائے عزوجل شام
کی ایک پہاڑی پر جس کا نام "عقبہ
افیق" ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

بعقبة افیق ثلاث ساعات من یوم الجمعة علی یدی من یصلی المسیح عیسیٰ بن مریم خلفه۔

الا ان بعد ذلك الطامة الکبریٰ قلنا: وما ذالك یا امیر المؤمنین؟ قال: خروج دابة من الارض من عند الصفا، معها خاتم سلیمان، وعصاء موسیٰ، تضع الخاتم علی وجه کل مؤمن، فیطبع فیه هذا مؤمن حقا" وتضعه علی وجه کل کافر حقا" حتی ان المومن لینادی الویل لك یا کافر وان الکافر ینادی طوبی لك یا مؤمن! وددت انی الیوم مثلك فا فوزًا فوذا ثم

یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا۔ ہم نے پوچھا کہ "یا امیر المومنین! وہ حادثہ کیا ہے؟" فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

خطبة البیان

عن عبد الله بن	حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ[1] نے
مسعود رفعة الى على	فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن
بن ابى طالب عليه	ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع
السلام لما تولى الخلافة	مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا
بعد الثلاثة أتى	خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش
الى البصرة فرقى	ہوگئیں اور ان کے بدن تھرا اُٹھے
جامعها وخطب النّاس	جب انہوں نے آپ کے اس
خطبة تذهل منها	خطبہ کو سُنا تو شدّت سے گریہ کیا
العقول وتقشعر منها	اور نالہ و شیون کی صدائیں بلند
الجلود فلما سمعوا	ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے
منه ذلك اكثروا	ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
البكاء والنحيب وعلا	وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ
الصّراخ قال وكان رسول	کے اور خداوند عالم کے درمیان
الله قد اسر اليه السر	تھے۔ علی کو پوشیدہ طور پر بتلا دیئے

---

[1] یہ مشہور صحابیٔ رسول نہیں ہیں بلکہ ایک راوی ہیں۔

المخفی الّذی بینه وبین الله
عزّ وجلّ فلاجل ذلك انتقل
النّور الّذی کل فی وجه
رسول اللهؐ الی وجه علی بن
ابی طالب علیه السلام قال:
قال او مات النّبیؐ فی مرضه
الّذی أوصی فیه لعلی امیر
المومنینؑ وکان قد اوصی
امیر المومنینؑ ان یخطب
النّاس خطبة البیان فیها
علم کان ومایکون الی یوم
القیمة قال فقام امیر المؤمنین
علیه السلام بعد موت النبیّؐ
صابرا علیٰ ظلم الامة الی أن
قرب أجله وحان وصایة
النبیّؐ بالخطبة الّتی
تسمی خطبة البیان
فقام امیر المومنین
علیه السّلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسُول
اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
انتقال فرمایا۔ اس میں امیر المومنینؑ
کو وصیّت بھی کی تھی اور یہ وصیّت
بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
خطبۃ البیان کو بہ طور خطبہ ارشاد فرما
دیں جس میں پورے ماضی اور قیامت
تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
نے وفاتِ رسُول کے بعد اُمّت
کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
اس خطبہ کے سلسلے میں رسُول اللہ
کی وصیّت پر عمل کرنے کا مرحلہ
آ گیا۔ پس امیر المومنین اُٹھے اور
منبر پر تشریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها من بين الخافقين باذن الله عز وجل بعد طلوع الشمس من مغربها فعند ذالك ترفع التوبة فلا توبة تقبل، ولا عمل يرفع" ولا ينفع نفسًا ايمانها لم تكن امنت من قبل اوكسبت في ايمانها خيرا ثمّ قال عليه السّلام: لا تسألوني عما يكون بعد ذالك فانّهٗ عهد الى حبيبي عليه السلام ان لا اخبر به غير عترتي فقال النزال بن سبرة لصعصعة ما عنى امير المؤمنين

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو خدا کے اذن سے اسے اس وقت دیکھیں گے جب سُورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درِ توبہ بند ہوجائے گا نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال ابن سبرہ نے صعصعہ سے پُوچھا کہ اس بات سے امیر المومنینؑ کی

يهذا القول: فقال صعصعة	کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب
يا ابن سبرة ان الّذی يصلی	دیا کہ اے ابن سبرۃ! وہ شخص جس
خلفه عيسى بن مريم	کے پیچھے عیسٰی بن مریم نماز پڑھیں
هو الثانی عشر من العترة	گے وہ عترتِ رسُول کا بارہواں
التّاسع من ولد الحسين	اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو
بن علی، وهو الشمس	گا۔ یہ وہی سُورج ہے جو اپنے
الطّالعة من مغربها	مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن
يظهر عند الرّكن و	مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین
والمقام يطهر الارض و	کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو
يضع ميزان العدل فلا	قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد
يظلم احد فاخبر	کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا
امير المومنين عليه السلام	اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے
ان حبيبه رسُول الله صلّى الله	کہ ان کے حبیبؐ رسول اللہ نے
عليه و اله وسلم عهد اليه	ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد
الا يخبر بما يكون بعد ذٰلك	جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہلِ بیت کے
غير عترته الائمة ۔[1]	علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

(صلوات الله عليهم اجمعين)

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۳

ورقى المنبر وهى آخر خطبة
خطبها فحمد لله وأثنى
عليه وذكر النبيّ، فقال:
ايها النّاس أنا وحبيبى محمّد
كهاتين وأشار بسبابته
والوسطى ولولا آية فى
كتاب الله لنبأتكم بما
فى السّمٰوٰت والارض وما
فى قعر هذا فما يخفى
علىّ منه شئ ولا تعزب
كلمة منه وما اوحى الىّ
بل هو علم علّمنيه
رسول اللهؐ لقد امرلى
الف مسئلة فى كلّ مسئلة
الف باب فى كلّ باب
الف نوع فاسئلونى
قبل ان تفقدونى
اسئلونى عما دون
العرش اخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد وثنائے الٰہی کی پھر رسولِ اکرمؐ
کا ذکرِ خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! مَیں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان و زمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شئے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو عرش

ان یقول قائلکم ان علی ابن ابی طالب علیہ السلام ساحر کما قیل فی ابن عمیّ لاخبرتکم بمواضع أحلامکم وبما فی غوامض الخزائن (المسائل) ولاخبرتکم بما فی قرار الارض وھذہ ھی خطبۃ الّتی خطب وھی خطبۃ البیان۔

کے علاوہ مجھ سے پوچھو مَیں تمہیں بتلاؤں گا۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابنِ عم کے بارے میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں (یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا دیتا۔ اور مَیں تمہیں بتلاتا کہ زمین کی تہہ میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگارِ عالم کے اوصافِ جمیلہ و جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسُول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ایھا النّاس سار المثل وحقق العمل وکثر الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحیل ولم یبق من عمری الا القلیل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ تھا وہ جارہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف وترس بڑھ گیا ہے۔ اور کوچ کا وقت قریب آگیا ہے اور میری عُمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (مَیں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربُوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جُملے قابلِ تشریح ہیں اور بعض قابلِ تاویل، جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایکویں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا "اَنَا اَبُوالمھدی القائم فی آخر الزمان۔ مَیں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سُن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہُوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال علیہ السلام اذا	جب باطل اور نارِوامقدم ہو اور
زھق الزّاھق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
و ثقلت الظھور وتقاربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك وسلك	اظہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك وھلك الھالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت الحسیرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
کثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش	جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
العدد وهاجت الوساوس	سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
وغيطل العساعس	جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
(الفسارس) وماجت	(فتنوں کی) تعداد دہشت زدہ کر دے
الامواج وضعف الحاج	اور وسوسے ہیجان انگیز ہوں اور
واشتد الغرام و	جب بھیڑیئے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
ازدلف الخصام و	اور جب موجوں میں تموّج آ جائے۔
واختلف العرب	اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
واشتد الطلب	ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
ونكص الهرب	شدت آ جائے اور جب دشمن ایک
وطلبت الديون	دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
وذرفت العيون	اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
واغبن المغبون	پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
وشاط النشاط	جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
وهاط الهياط	جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
وعجز المطاع	اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
واظلم الشعاع	اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
وصمت الاسماع	خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
وذهب العفاف	اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وسجسج الانصاف	اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
واستحوذ الشیطان و	درماندہ ہو جائے اور کرن (نورِ شمس) تاریک
عظم العصیان و	ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
حکمت النسوان	اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
و فدحت الحوادث	عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
و نفثت النوافث	اور جب شیطان مسلط ہو جائے
وهجم الوائب	اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں
واختلف الاھواء	حکومت کریں اور جب سخت اور دشوار
و عظمت البلوی	حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر رسانے
واشتدت الشکوی	والے زہر برسائیں اور جب کودنے والا ہجوم
واستمرت الدعوی	کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
وقرض القارض	بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
و لمظ اللامظ	شدت اختیار کرلیں اور دعوے مسلسل جاری
وتلاحم الشداد	رہیں اور تجاوز کرنیوالا اپنی حد سے تجاوز کر
و نقل الملحاد	جائے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو
و عجت الفلاة	جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
و نضل البارح	جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
وعمل النّاسح	جائے اور بیابان دھول سے اٹ جائیں
و زلزلت الارض	اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

وعطل الفرض	والا ایذا کے تیر برسائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
وكبت الامانة	ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وبدت الخيانة	وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
وخشيت الصيانة	اور خیانت آشکارا ہو جائے اور حفاظت کرنے
واشتد الغيظ و	والی طاقتیں) خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
اراع الفيض و	شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
قاموا الادعياء	مُنہ بولے اُٹھ کھڑے ہوں اور (سچّے) دوست
وقعدوا الاولياء	بیٹھ جائیں اور صاحبانِ دولت خبیث
وخبثت الاغنياء	ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
ونالوا الاشقياء	پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
ومالت الجبال	پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سُستی
واشكل الاشكال	اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے رُکا
وشيع الكربال	جائے اور بخیل و حریص قرعہ میں ایک دوسرے
ومنع الكمال وساهم	پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
المشيح ومنع الفليح	روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
وكفكف الترويح و	سے رُک لی جائے اور جب بہت کھانیوالا تیزی
خدخد البلوع و	دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
وتكلكل الهلوع و	سر و گردن کو جھکائے اور ڈرپوک بہت تیز
فدفد مذعور وتدند	دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الدیجور ونکس	اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
المنشور وعبس الجبوس	شب روی کرنے والا بچر روک دیا جائے
وکسکس الھموس و	اور دانا نکتہ رس انسان کو قریب کرلیا
اجلب الناموس	جائے اور جب گائے کا بچھڑا یک روی
ودعدع الشقیق و	سے دوڑنے لگے[1] اور وہ چیزیں[2] اوپر سے
جرشما لانیق ونور	نیچے گرے جو حیران کن ہو اور افیق[3] کو روشن
الافیق واذاد الزائد	کردے اور دور کرنیوالا دور کردے اور
وراد الراید وجد	جستجو کرنیوالا جستجو کرے اور کوشش
الجدود ومدّ الممدود	کرنیوالا کوشش کرے اور رنج دینے
وکد الکلود وحد	والا رنج دے اور غضب ناک ہونیوالا
المحدود ونطل	غضب ناک ہوجائے اور جب ناروا خون
الطلیل وغلغل	بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
الخلیل وفضل	بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
المفضیل وشتت	اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
الشتات وشمتت	شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

---

[1] کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

[2] یہ چیزیں برق بھی ہوسکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا فضا سے آئے۔

[3] افیق اردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الشمات وکد الھرم	بہت بوڑھا شخص رنج و تعب میں
وقصم القصم و	گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
سدم السدم وثال	اور غضب ناک ہونے والا نادم و
الزاھب وداب الدائب	پشیمان ہو اور قلیل حصّہ پائے اور کوشش
ونجم ثاقب ورود	کرنے والا کوشش کرتا رہے اور قسم ہے
القرآن واحمر الدیران	نجمِ ثاقب[۱] کی اور قرآن کو زینت دیا
وسدس الشرطان	جائے اور دیبر[۲] (یا سرائے) سرخ ہو
وربع الزبرقان و	جائیں ۔ اور جب کہ شرطان[۳] تسدیس
ثلث الحمل وساھو	میں ہو اور زبرقان[۴] حالت تربیع میں ہو
زحل وافل العرار	اور زحل[۵] سہم کے خانے میں ہو اور وہ
ومنع الدّحبار و	ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

---

[۱] بعض لوگوں نے اس سے ستارۂ زحل کو مراد لیا ہے ۔

[۲] بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے ۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے چوتھی منزل ہے (نوائب الدہور)

[۳]،[۴] یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے ۔ زبرقان چاند ہے ۔

[۵] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے ۔

اثبت الاقدار وكملت	ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے
العشرة وسدس	میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
الزهرة وغمرت	ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
الغمرة وظهرت	ہو جائیں اور زہرہ[1] تسدیس میں ہو اور
الافاطس وتوهد	منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع
الكساكس ونقدمهم	ہو جائیں اور ظاہر[2] ہو جائیں چپٹی ناکوں والے
النفايس فيكدحون	اور پستہ[3] قد چوڑے جسم والے توہم میں پڑ
الجزائر ويملكون	جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
الجزائر ويحدثون	جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب
كيسان ويخربون	قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
خراسان ويصرفون	اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو خراب
الحلسان ويهدمون	کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
الحصون ويظهرون	پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
المصون ويقتطفون	چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

---

[1] زحل مقارنہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

[2] یہ ترک ہیں جو قنطورہ کی نسل سے ہیں۔

[3] غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ويفتحون	ڈالیں اور عراق کو فتح کرلیں اور دشمنی
العراق ويحجون	کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
الشقاق بدم سراق	سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
فعند ذالك ترقبوا	صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
خروج صاحب الزمان	رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
ثمّ انه جلس على	پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہونٹوں
اعلا مرقاة من	کے کنایہ میں یہ بات کرنے پر اور دہنوں
المنبر وقال آه!	کی پژمردگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
ثم آه لتعريض الشفاة	راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
وذبول الافواه قال	اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
فالتفت يمينا وشمالا	عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
ونظر الى بطون العرب و	اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
سادتهم ووجوه اهل	سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
الكوفة وكبار القبائل	ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سادھے
بين يديه وهم صموت	ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے
كان على رؤسهم	بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
الطير فتنفس الصعداء	سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
وان كمدا وتململ حزينًا	حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
وسكت هنيئة فقام	رہے۔ اتنے میں سوید ابن نوفل جو خوارج

اليه سويد بن نوفل و
هو كالمستهزئ وهو
من سادات الخوارج فقال
يا امير المؤمنينؑ انت
حاضر ما ذكرت وعالم
بما اخبرت قال فالتفت
اليه الامام عليه السّلام
ورمقه بعينه رمقة
الغضب فصاح سويد بن
نوفل صيحة عظيمة
من عظم نازلة نزلت
به فمات من
وقته وساعته فاخرجوه
من المسجد وقد تقطع
اربا اربا فقال عليه السّلام
ابمثلي يستهزئ
المستهزءون ام على
يعترض المتعرضون
او يليق لمثلي أن يتكلم

کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
کہ اے امیر المومنین جو چیزیں آپ نے
ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے۔ کیا
آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
نگاہِ غضب سے گھور کے دیکھا جس
پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی چیخ
ماری اس عذاب کے سبب جو اس
پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
اور لوگ اسے اُٹھا کر اس حالت میں
مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپؑ
نے فرمایا کہ کیا استہزاء کرنے والے
یا مجھ جیسے شخص کا استہزاء کرنے والے
اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا يعلم ويدعى
ماليس له بحق هلك
والله المبطلون وأيم
الله لو شئت ما تركت
عليها من كافر
بالله ولا منافق
برسوله ولا مكذب
بوصيه وانّما اشكو
بثي وحزني الى الله
واعلم من الله ما
لا تعلمون قال فقام
اليه صعصعة ابن
صوحان وميثم وابراهيم
بن مالك الاشتر وعمرو
بن صالح فقالوا يا
امير المؤمنين لنا ما يجرى
فى آخر الزّمان فان قولك
يحيى قلوبنا ويزيد فى
ايماننا فقال حبا وكرامة

اور اس چیز کا دعوای کرے جس کا اسے
حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل (کام) انجام
دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو روئے زمین
پر خدا کے منکر کو رسُول کے منافق کو اور
وصیِ رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
میں اپنے حزن واندوہ اور شکوہ کو فقط اور
فقط خدا پر چھوڑ رہا ہُوں اور وہ کچھ خدا
کی طرف سے جانتا ہُوں جو تم نہیں جانتے
ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اور
میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
بن صالح اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
لگے کہ یا امیر المومنین زمانے کے آخر
میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
ہے آپ نے فرمایا ضرور تمہاری خوشی
پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

ثمّ نهض عليه السّلام
قائما وخطب خطبة
بليغة تشوق الى الجنّة
ونعيمها وتحذر من النّار
وجحيمها ثمّ قال عليه
السّلام ايّها النّاس انّي
سمعت اخي رسول اللهؐ
يقول تجتمع فى أمّتى
مأة خصلة لم تجتمع
فى غيرها فقامت العلماء
والفضلاء يقبلون بواطن
قديمه وقالوا يا امير المؤمنين!
نقسم عليك بابن عمّك
رسول اللهؐ ان تبيّن لنا
ما يجرى فى طول الزمان
بكلام يفهمه العاقل و
الجاهل قال عليه السّلام
ثمّ انه حمد الله واثنى
عليه وذكر النّبىؐ فصلى عليه

پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ
خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
تشویق اور آتشِ جہنّم سے تحذیر تھی۔
پھر فرمایا اے لوگو! مَیں نے اپنے بھائی
رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ
میری اُمّت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں
یہ سُن کر علماء و فضلاء اُٹھ کھڑے
ہوئے اور آپ کے تلووں کو چومنے
لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنین! ہم
آپ کو آپ کے ابنِ عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
ثنائے الٰہی بیان کی پھر رسول اللہ کا ذکر
مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال أنا مخبركم بما
يجري من بعد موتي وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولد الحسين والى
مايكون في آخر الزمان
حتّى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا متى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السّلام اذا
وقع الموت في الفقهاء
وضيعت امة محمّد
المصطفى الصّلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسینؑ کی ذریّت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ بتلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیرالمومنینؑ
یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہا میں موت واقع ہو جائے
اور محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
اُمّت نمازوں کو ضائع کر دے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشہ آور مشروبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار
بنالیں اور جھگڑوں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اُٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اکثرو من السیئات و قالوا	مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
من الحسنات وعوصرت	اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
السموات فحینئذ تکون	گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
السنۃ کالشھر والشھر	بغیر موسم کے بارش ہو گی۔ اور بیٹا
کالاسبوع والاسبوع کالیوم	ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
والیوم کالساعۃ ویکون	اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
المطر قیظًا والولد غیضا و	خوبصورت اور ضمیر مُردہ ہوں گے۔
یکون اھل ذلک الزمان لھم	جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
وجوہ جمیلۃ وضمائر ردیۃ من	جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
رآھم اعجبوہ ومن عاملھم	ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
ظلموہ وجوھھم وجوہ الادمین	کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
وقلوبھم قلوب الشیاطین	وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑوے،
فھم امر من الصبر وانتن	مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
من الجیفۃ وانجس من	نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
الکلب وأروغ من الثعلب واطمع	اور اشعب سے زیادہ حریص اور جرب
من الاشعب والزق من	سے زیادہ چپکنے والے ہوں گے
الجرب لا یتناھون	جن برائیوں پر عامل ہوں گے اُن سے
عن منکر فعلوہ ان	باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
حدثتھم کذبوک	کروگے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان امنتهم خانوك
وان وليت عنهم اغتابوك
وان كان لك مال
حسدوك وان بخلت
عنهم: بغضوك وان
وضحتهم شتموك
سماعون للكذب
أكالون للسحت يستحلون
الزنا والخمر و
لمقالات والطرب
والغناء والفقير بينهم
ذليل حقير والمؤمن
ضعيف صغير والعالم
عندهم وضيع الفاسق
عندهم مكرم والظالم
عندهم معظم والضعيف
عندهم هالك والقوى
عندهم مالك لا يأمرون
بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت دار بناؤ تو خیانت
کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
کروگے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
کروگے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
ان کی تعریف کروگے تو تم کو گالیاں دیں
گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
آلات موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
جان کر استعمال کریں گے۔ فقر ان کے
درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
نزدیک پست درجہ اور فاسق ان کے
نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کریں

المنكر الغنى عندهم
دولة الامانة مغنمة
والزكاة مغرمة ويطيع
الرّجال زوجته ويعصي
والديه ويجفوهما و
يسعى فى هلال اخيه
وترفع أصوات الفجّار
و يحيون الفساد والغناء
والزناء ويتعاملون بالسحت
والرّباء ويجار على العلماء
ويكثر ما بينهم سفك
الدماء وقضاتهم يقبلون
الرّشوة وتزوّج الامرأة
بالامرأة وتزف كما
تزف العروس الى زوجها
وتظهر دولة الصبيان
فى كلّ مكان ويستحل
الفتيان المغانى وشرب
الخمر وتكتفى الرّجال بالرجال

گے۔ ان کے نزدیک استغنا دولت
اور امانت مال غنیمت اور زکات
اور جرمانہ ہو گی۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت
اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
کی کوشش کرے گا۔ فاجروں کی آوازیں
بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
زناکاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
حرام اور سُود سے کاروبار کریں گے۔
اور علماء کو سرزنش کی جائے گی۔ آپس
میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
عورت عورت سے شادی کرے گی
اور اس طرح آمادہ ہو گی جس طرح اپنے
شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت و سلطنت
ہو گی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
کو حلال کرلیں گے اور مرد مرد پر اکتفاء
کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

والنّساء بالنّساء وتركب	اور عورتیں زینوں پر سواری کریں گی۔ اس
السروج الفروج فتكون	وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
الامرأة مستولية على زوجها	پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
فى جميع الاشياء وتحج	سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
النّاس ثلاثه وجوه الاغنياء	تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
للنزهة والاوساط للتجارة	کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
والفقراء للمسألة وتبطل	لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
الاحكام وتحبط الاسلام	ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
وتظهر دولة الاشرار	گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
ويحل الظلم فى جميع	اور دُنیا کے ہر حصّہ میں ظلم سرایت کر
الامصار فعند ذالك	جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
يكذب التاجر فى	میں اور سنار اپنے کام میں اور ہر پیشے والا
تجارته والصايغ فى صياغته	اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
وصاحب كلّ صنعة فى	وقت منافع کم ہو جائے گا۔ خواہشیں
صناعته فتقل المكاسب	ضیق میں ہونگی۔ نظریات میں اختلافات
وتضيق المطالب وتختلف	ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
المذاهب ويكثر الفساد	نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
ويقل الرشاد فعندها تسود	کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
الضمائر ويحكم عليهم سُلطان	پر ظالم وجابر بادشاہ حکومت کریگا

استقبلوه ومن اساءهم
يعظموه وتكثر اولاد الزنا
والاباء فرحون بمايرون
من اولادهم القبيح فلا
ينهوهم ولا يردونهم
عنه ويرى الرجل من زوجته
القبيح فلا ينهاها ولا يردها
عنه ويأخذ ما تأتي به
من كد فرجها ومن
مفسد خدرها حتى لو
نكحت طولا وعرضا
لم تهمه ولا يسمع ما
قيل فيها من الكلام
الردی فذالك هو الديوث
الّذي لا يقبل الله لهٗ قولا
ولا عدلا ولا عذرا فاكله
حرام ومنكحه حرام فالوا
اجب قتله في شرع الاسلام
وفضيحتهٗ بين الانام

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر حلال
زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے
نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے مرد
اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں
تک کہ اگر وہ عورت طول وعرض میں مناکحت
کرتی پھرے تو وہ اسے متہم نہ کرے گا۔
اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر
قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

ويصلي سعيرا في يوم القيامة وفي ذلك يعلنون بشتم الآباء والامهات وتذل السادات وتعلو الانباط ويكثر الاختياط فما أقل الاخوة في الله تعالى وتقل الدراهم الحلال وترجع الناس الى أشر حال فعندها تدور دول الشياطين وتتواثب على اضعف المساكين وتوثب الفهد الى فريسته ويشح الغني بما في يديه ويبيع الفقير آخرته بدنياه فياويل للفقير وما يحل به من الخسران والذل والهوان في ذالك الزمان المستضعف باهله و سيطلبون ما لا يحل لهم فاذا كان كذالك أقبلت عليهم فتن

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت فی اللہ نایاب ہو جائے گی۔ حلال پیسے کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کردیگا افسوس ہے فقیر پر کہ زمانہ اسے خسارہ ذلت اور بےکسی میں مبتلا کر دے گا وہ اپنے اہل و عیال میں ضعیف و حقیر ہوگا۔ اور یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں گے جو حلال نہیں ہیں تو جب ایسا ہوگا تو ان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان
اولها الهجري القطيري فی
(الهجري والرقطي) وآخرها
السفياني والشامي وأنتم سبع
طبقات فالطبقة الاولى رو
فيها مزيد التقوى الى سبعين
سنة من الهجرة) أهل تنكيد
وقسوة الى السبعين سنة من
الهجرة والطبقة الثانية
أهل تباذل وتعاطف الى
الماتين والثلاثين سنة من
الهجرة والطبقة الثالثة اهل
تزاور وتقاطع الى الخمس
مأة وخمسين سنة من الهجرة
والطبقة الرابعة اهل تكالب
وتحاسد الى السبعمأة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری[1] اور رقطی ہیں
اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
اور تم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساوت
والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ
۷۰ھ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
مروّت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
(یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
روگردانی کرنے والوں اور روابط
کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ ۵۵۰ھ
تک ہے اور چوتھا طبقہ
تنگ نظروں اور حاسدوں کا ہے۔ یہ
۷۰۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں
کا ہے۔ یہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

---

[1] "ھَجَر" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور رقطی اُس شخص کو کہتے ہیں
جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة
اهل تشامخ وبهتان الى الثمانمأة
وعشرين سنة من الهجرة و
الطبقة السادسة اهل الهرج و
المرج وتكالب الاعداء وظهور
اهل الفسوق والخيانة الى
التسعمأة والاربعين سنة من
الهجرة والطبقة والسابعة
فهم أهل حيل وغدر وحرب
ومكر وخدع وفسوق وتدابر
وتقاطع وتباغض والملاهي
العظام والمغاني الحرام و
الامور المشكلات في ارتكاب
الشهوات وخرب المدائن و
والدور وانهدام العمارات و
القصور وفيها يظهر الملعون من
الواد الميشوم وفيها انكشاف

طبقہ فساد اور قتل اور دشمنوں سے
سگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
اور خائنوں کے ظاہر ہونے کا ہے۔ یہ
۹۴۰ھ تک ہے اور ساتواں طبقہ حیلہ
جویوں، فریب کاروں، جنگ آزماؤں
مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رو
گرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے
سے دشمنی کرنے والوں کا ہے۔ یہ طبقہ
لہو ولعب کے لیے عظیم الشان مکانات
بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
کا، شہوت رانوں کا، شہروں اور
گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
میں منحوس وادی سے ملعون[1] ظاہر ہوگا
اس وقت پردے چاک اور بروج
منکشف ہوں گے اور یہی حالات رہیں

---

[1] سفیانی شام میں وادیٔ یابس سے خروج کرے گا۔

جابر وكلامهم امر من	ان کی گفتگو بہت کڑوی ہو گی اور
الصبر وقلوبهم انتن	ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
من الجيفة فاذا كان كذلك	ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
ماتت العلماء وفسدت	تو علما مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
القلوب وكثرت الذنوب	جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
وتهجر المصاحف وتخرب	قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
المساجد وتطول الامال	خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
وتقل الاعمال وتبنى	ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
الاسوار فى البلد ان مخصوصة	شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
لوقع العظائم النازلات	کے لیے فصیلیں[1] بنائی جائیں گی۔ اس
فعندها لو صلى أحدهم	وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
يومه وليلته فلا يكتب	رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
له منها شئ ولا تقبل صلاة	کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
لان نيته وهو قائم	نماز قبول ہو گی۔ اس لیے کہ وہ نماز
يصلى يفكر فى نفسه	میں کھڑا ہوا ہو گا اور دل میں سوچ رہا
كيف يظلم الناس و	ہو گا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

---

[1] بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويحمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الرّباء والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالىٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان
رأوا نماما (آثما)

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہو کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس
کر دیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

جابر وكلامهم امر من
الصبر وقلوبهم انتن
من الجيفة فاذا كان كذلك
ماتت العلماء وفسدت
القلوب وكثرات الذنوب
وتهجر المصاحف وتخرب
المساجد وتطول الامال
وتقل الاعمال وتبنى
الاسوار فى البلد ان مخصوصة
لوقع العظائم النازلات
فعندها لوصلى أحدهم
يومه وليلته فلا يكتب
له منها شئ ولا تقبل صلاة
لان نيته وهو قائم
يصلى يفكر فى نفسه
كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہو گی اور
ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
شہروں میں نازل[۱] ہونے والے عظیم حادثوں
کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس
وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
نماز قبول ہو گی۔ اس لیے کہ وہ نماز
میں کھڑا ہوا ہو گا اور دل میں سوچ رہا
ہو گا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

---

۱ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس و يحمى منهم
القلوب التي في الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليماني والحرير يستحلون
الربا و الشبهات و يتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضي
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل و لا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون في غير ذكر الله تعالیٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہوا کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس

والّذين فسقوا في دين
الله تعالىٰ وبلاده ولبسوا
الباطل علىٰ جادة عبادة
فكاني بهم قد قتلوا
اقواما تخاف النّاس
أصواتهم وتخاف
شرهم فكم من رجل
مقتول وبطل مجدول
يهابهم النّاظر اليهم
قد تظهر الطامة الكبرىٰ
فيلحقُوا اولها آخرها
الا وان لكوفانكم هذه
ايات وعلامات وعبرة
لمن اعتبر الا وان
السفياني يدخل بصرة
ثلاثة دخلات
يذل العزيز ويسبي
فيها الحريم الا
يا ويل المنتفكة

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
کرنے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
نازل ہوگی جس کے سبب اُن کے
آخری لوگ اُن کے اوّل سے ملحق ہو
جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
ہیں اور عبرت حاصل کرنے
والوں کے لیے عبرت ہے
آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

وما يحل بها من	جو شہر بصرہ[1] پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سيف مسلول وقتيل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول وحرمة	بے عزتی عورت سے، پھر وہ
مهتوكة ثمّ ياتي	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الى الزّوراء الظالم اهلها	باشندے ظالم ہیں پس اللہ اس
فيحول الله بينها و	کے اور اس کے باشندوں
بين اهلها فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اهلها بنيه وبنيها	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واكثر طغيانها و	اور سختی ہوگی اور سرکشی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانها ثمّ	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الويل للديلم و	وائے ہو دیلم اور شاہون[2] والوں پر
اهل شاهون وعجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

---

[1] مؤتفکہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو موتفکہ کہا گیا ہے۔

[2] اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادسیہ کی ایک بستی ہے۔ دیلم گیسون، وماژندران کے سلسلۂ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قزوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

الستر والبروج وهي على ذلك
الى أن يظهر قائمنا المهدى
صلوات الله وسلامه عليه
قال فقامت اليه سادات اهل
الكوفة واكابر العرب و
قالوا يا امير المؤمنين بين لنا
أوان هذه الفتن والعظائم
التي ذكرتها لنا لقد كادت
قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
أن تفارق أبدانا من قولك
هذا فوا أسفاه على فراقنا
اياك فلا ارانا الله فيك سوءً
ولا مكروها فقال على عليه
السلام قضى الامر الذى فيه
تستفتيان كل نفس ذائقة
الموت قال فلم يبق احد
الا وبكى لذالك قال ثم أن
على وقال ألا وان تدارك
الفتن بعدما ابنئكم به من

گے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
(صلوات اللہ وسلامہ علیہ) ظاہر
ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
امیر المومنینؑ یہ فتنے اور عظیم حادثے
جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
اوقات بھی بتلا دیں۔ قریب ہے کہ
آپ کی باتوں سے ہمارے دل پھٹ
جائیں اور ہماری روحیں ہمارے
جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
پس علی علیہ السلام کے اس قول پر کوئی

امر مكّة والحرمين من
جوع أغبر وموت احمر الا
يا ويل لاهل بيت نبيكم
وشرائكم من غلاء وجوع
وفقر ووجل حتى يكونوا
في أسواء حال بين
النّاس الا وان
مساجدكم في ذلك
الزمان لا يسمع لهم
صوت فيها ولا تلبى
فيها دعوة ثم لا
خير في الحياة
بعد ذلك وانه
ستولى عليهم ملوك
كفرة من عصاهم
قتلوه ومن اطاعهم
أحبوه الا ان اول
من يلي امركم
بنو امية ثم

ایسا نہ تھا، جس نے گریہ نہ کیا ہو۔ پھر آپ
نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ
ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد
ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں مکہ اور
مدینہ کے بارے میں کہ وہاں غبار آلود بھوک
اور سرخ موت ہو گی۔ افسوس ہے۔ کہ
تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے
شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر، اور خوف
کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے
درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور
اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن
کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے
گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔
پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی
خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر
بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص
ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کر دیں
گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے
دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

يفقهون تراهم بيض	تم انہیں سفید چہروں اور سیاہ دلوں والا
الوجوه سود القلوب	دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
نا ثرة الحروب قاسية	ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
قلوبهم سود ضمايرهم	ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر
الويل ثم الويل لبلد	پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
يدخلونها وارض يسكونها	جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
خيرهم طامس وشرهم	اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
لامس صغيرهم اكثر	ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
هما من كبيرهم تلتقيهم	ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔
الاحزاب ويكثر فيما	اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
بينهم الضراب وتصحبهم	ہوں گی اور اہل جبال کے کُرد ان کے
الاكراد اهل الجبال	دوست ہو جائیں گے اور سارے
وساير البلدان وتضاف	شہروں کے بھی اور ہمدان کے کُرد بھی
اليهم اكراد همدان	ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
الكرد وهمدان وحمزة	ہمدان[1] حمزہ اور عدوان بھی ان کے
وعدوان حتى يلحقوا	ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان
بارض الاعجام من	کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

[1] ہمدان، حمزہ اور عدوان عرب کے قبیلوں کے نام ہیں۔

للكنيس وذكوان ومايحل بها
من الذُّلِّ والهوان من الجوع
والغلاء والويل لاهل خراسان
ومايحل بها من القتل العظيم
وسبى الحريم وذبح الاطفال
وعدم الرّجال وياويل
لبلدان الافرنج ومايحل
بها من الاعراب وياويل
لبلدان السندھ والهند وما
يحل بها من القتل والذبح و
الخراب فى ذلك الزمان
فياويل لجزيرة قيس من
رجل مخيف ينزل بها وهو
ومن فيقتل جميع من فيها
ويفتك باهلها وانى لاعرف

سے باہر ہوگی اور وائے ہو رے پرکہ
واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں
پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی
ہوگی اور وائے ہو سندھ[1] اور ہندوستان
کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ
قیس[2] پر ایک ڈرانے والے شخص سے
جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
قریب ہے۔ دوسرا کوشا[3] کے بالمقابل

---

۱ قدیم جغرافیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

۲ جزیرہ قیس خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

۳ کوشا جزیرہ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تملك من بعدهم ملوك
بني عباس فكم فيهم
من مقتول ومسلوب
ثم انه عليه السلام
قال هاى هاى الا ياويل
لكوفتكم هذه وما
يحل فيها من السفياني في
ذلك الزمان ياتي اليها
من ناحية هجر بخيل
سباق تقودها اسود ضراغمة
وليوث قشاعمة اوّل اسمه
ش (اذا خرج الغلام الاشتر)
اذ خلوج الغلام وعالم باسمه
فياتى الى البصرة فيقتل
ساداتها ويسبى حريمها

کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
وائے ہو تمہارے اس شہر کوفہ پر اور جو
کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
ہجر[1] کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گھوڑوں
پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
شکاری ہنکار رہے ہوں گے۔ ان کے
سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر[2] خروج
کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
ہُوں۔ وہ بصرہ آئے گا اور وہاں کے
سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

---

[1] ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بصرہ سے پندرہ دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

[2] اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گول چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی پلکوں والے کو بھی۔

فانی لاعرف بها کم
وقعة تحدث بها و
وبغیرها وتکون بها
وقعات بین تلول واکام
فیقتل بها اسمر و
یستعبد بها صتم
ثمّ یسیر فلا یرجع
الا بالجرم فعندها
یعلوا الصیاح و یقتحم
بعضها بعضًا فیا ویل
لکو فانکم من نزوله
بدارکم یملك حریکم
ویذبح أطفالکم و
یهتك نساءکم عمره
طویل وشرّه وغزیر
ورجاله ضراغمة و
تکون له وقعة عظیمة
الا وانّها فتن یهلك
فیها المنافقون والقاسطون

اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
گا اور وہاں بُت پوجا جائے گا۔ پھر
وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
جائے گا۔ اس وقت چیخیں بلند ہونگی
اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
پھر وائے ہو تمہارے کوفہ پر کہ وہ تمہارے
گھروں میں اُتر جائے گا، تمہاری عورتوں
کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
بچّوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
کی ہتک حرمت کرے گا اس کی عُمر
طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

وليكم الله ورسوله و
الّذين آمنوا الّذين
يقيمون الصلاة ويؤتون
الزكاة وهم راكعون معاشر
الناس كانّي بطائفة منهم
يقولون ان علي ابن ابي طالب
يعلم الغيب وهو الرب الّذي
يحيي الموتى ويميت
الاحياء وهو على كلّ شيءٍ قدير
كذبوا ورب الكعبة ايّها
الناس قولوا فينا ماشئتم و
اجعلونا مربوبين ألا وانكم
ستختلفون وتتفرقون الا
وان اوّل السنين اذا انقضت
سنة مأة وثلاثة وستون
سنة توقعوا أول الفتن
فانها نازلة عليكم ثم
يأتيكم في عقبها الدهماء
تدهم الفتن فيها و

صرف اور صرف اللہ، رسول اور وہ
مؤمن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں
کو مارتے ہیں اور وہ ہر شئے قادر ہیں
یہ جھوٹے ہیں رب کعبہ کی قسم اے
لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو
لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
تریسٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
اس کے عقب میں دہمار ہے۔ یہ
فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

الغز و تغز و باهلها و
السقطاء تسقط الاولاد
من بطون امهاتهم و
الكسحاء تكسح فيها
النّاس من القحط و
المحن والفتناء تفتن
بها من اهل الارض و
النّازحة تنزح باهلها
الى الظلم والغمراء
تغمر فيها الظلم و
المنفية نفت منهم
الايمان والكراء كرت
عليهم الخيل من كُل
جهة والبرشاء يخرج
فيها الابرش من خراسان
والسؤلاء يخرج فيها
ملك الجبال الى جزائر
البحر يقهرهم ثم يؤيدهم
الله بالنّصر عليه ثم تخرج

غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
سے جنگ کرے گا، پھر سقطا رہے۔
جس میں بچّے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
ہو جائیں گے، پھر کسحا رہے، جس میں
لوگ قحط اور رنج و محن سے درماندہ ہو
جائیں گے۔ پھر فتنا رہے جو اہلِ زمین
کو فتنوں میں ڈالدے گا اور نازحہ ہے
جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
غمرا ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
برشا ہے جس میں بروص شخص خراسان
سے خروج کرے گا۔ اور سؤلاء ہے۔
جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا
اور سمندری جزیروں تک آکر لوگوں کو
مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

نجد ذلك العرب ويخرج	اور سیاہ پرچم والا البصرہ پر خروج کرے
صاحب علم اسود على البصرة	گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
فتقصده الفتيان الى الشام	قصد کرے گا اور شام تک اس کا
ثمّ العناء عنت الخيل	تعاقب کرے گا اور عنّا ہے، جس
بأعنتها فى ديار البصرة و	میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
والطحناء الا قوات من	کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحنار
كل مكان والفاتنة تفتن	ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
اهل العراق والمرحاء	پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
تمرح الناس الى اليمن	جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
والسكتا تسكت الفتن	مرحاء ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
بالشام والحدراء	یمن لے جائے گا اور سکتا ہے جس
انحدرت الفتن الى	میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
الجزيرة المعروفة	حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں
اوال قبال البحرين	گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
والطموع تطسح الفتن	ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
فى خراسان والجوراء	شدید فتنے ہوں گے اور جورام ہے۔
جارت الفتن بأرض	جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں
فارس والهوجاء هاجت	گے اور ہوجار ہے جب سرزمین خط
الفتن بارض الخطّ والطولاء	پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولار ہے

طالت الخيل على الشام
والمنزلة نزلت الفتن
بارض العراق والطائرة
تطايرت الفتن بارض
الروم والمتصلة اتصلت
الفتن بارض الروم والمحربة
(والمهيجة) هاجت الاكراد
من شهرزور والمرملة
ارملت النساء من العراق
والكاسرة تكسرت
الخيل على اهل الجزيرة و
والناحرة نحرت الناس با
الشام والطامة طمحت الفتنة
بالبصرة والقتالة قتلت
النّاس على القنطرة برأس
العين والمقبلة أقبلت
الفتنة الى ارض اليمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
نازل ہوں گے اور طائرہ ہے جب
فتنے سرزمین رُوم پر پرواز کریں گے۔
اور متصلہ ہے۔ جب فتنے سرزمینِ روم سے
متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
شہرزور میں کرد ہیجان میں آئیں گے
اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہلِ
جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے اور
طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
العین[1] میں پُل کے اُوپر قتل ہوں گے
اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
متوجہ ہوں گے اور صدرخ ہے جو
عراقیوں پر اس طرح چیخے گا، کہ انھیں

---

[1] راس العین حران اور نصیبین کے درمیان مشہور شہر ہے۔

وقعة بالبطحاء ووقعة
بالديورة ووقعة بالصفصف
ووقعة على الساحل ووقعة
بدارين ووقعة بسوق
الجزارين ووقعة بين السكك
ووقعة بين الزارقة ووقعة
بالجرار ووقعه بالمدارس
ووقعة بتاروت ألا يا ويل
لهجر وما يحل بها مما يلي
سورها من ناحية الكرخ
ووقعة عظيمة بالعطر تحت
التليل المعروف بالحسيني
ثم بالفرحة ثم بالقزوين
ثم بالاراكة ثم بأم خنور
ألا ياويل نجد وما يحل بها

بطحا[1] میں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
صفصف میں ایک ساحل پر ایک
دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
ایک جرارہ میں ایک مدارس میں اور
ایک تاروت میں اور وائے ہو ہجر
پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر[2]
میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
جس کا نام حسینی ہے۔ پھر اس کے
بعد ایک واقعہ فرج[3] میں ہوگا۔ پھر
قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
امّ خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

---

[1] سنگریزوں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

[2] قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیر کے درمیان واقع ہے

[3] فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراک قزوین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولانی
لاعرف بها وقعات عظام
بین المسلمین الا یا ویل البصرة
وما یحل بها من الطاعون ومن
الفتن یتبع بعضها بعضا وانی
لاعرف وقعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بین
الشطّ والمجینبة ووقعات بین
الحوینات الا یا ویل بغداد
من الری من موت وقتل
وخوف یشمل اهل العراق اذا
حل فیها بینهم السیف فیقتل
ماشاء الله وعلامة ذلك اذا
ضعف سلطان الرّوم وتسلطت
العرب ودبت النّاس الی الفتن
کدبیب النّمل فعند ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے
درمیان ہوں گے۔ وائے ہو بصرہ پر کہ وہاں
طاعون ہوگا اور پے درپے فتنے ہونگے
اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو
واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات
جو شط فرات اور مجینبہ[1] کے درمیان
ہوں گے اور وہ واقعے جو عوئنیات[2] میں
ہوں گے اور وائے ہو بغداد پر رے
کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔
اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا
اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان
تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے
جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت
یہ ہے کہ جب رُوم کا بادشاہ کمزور ہو جائے
گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور
لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں چیونٹیوں

---

[1] مجینبہ عراق و یمن کے درمیان واقع ہے۔

[2] عوینہ یمامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بها خمس وقعات عظام فأول	تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین[1]
وقعة منها على ساحل بحرها	کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
قريب من برها والثانية مقابلة	بالمقابل ہوگا، وائے ہو اہل بحرین پر
كوشا والثالثه من قربها الغربي	کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئینگی
والرابعة بين الزولتين والخامسة	ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
مقابلة برها الايا ويل لاهل البحرين	لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
من وقعات تترادف عليها من	گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
كُلّ ناحيه ومكان فتؤخذ	ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
كبارها وتسبى صغارها و	کی طرف الگ واقع ہے۔ جس کا نام
لانى لاعرف بها سبعة وقعات	سماہیج ہے، دوسرا قاطع میں چشمہ
عظام فأول وقعة فيها في	شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
الجزيرة المنفردة عنها من قربها	حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
الشمالي الغربي وبين الابله	بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
والمسجد وبين الجبل العالي	درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
وبين التلتين المعرف بجبل	مشہور ہیں۔ پھر د کرخ کی طرف
حبوة ثم يقبل الكرخ بين	آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
التل والجادة وبين شجرات	اور بیر کے درختوں کے درمیان

---

[1] کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سماہیج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے۔

النيق المعروفة بالبديرات	جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
(بالسديرات) بجانب سطر	ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف[۱]
الماجی ثمّ الحورتين وهی	اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
سابعة الطامة الكبرى و	اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
علامة ذلك يقتل فيها	عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
رجل من اكابر العرب فی	قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل
بيته وهو قريب من	بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
ساحل البحر فيقطع رأسه	کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
بامر حاكمها فتغير العرب	تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
عليه فتقتل الرجال وتنهب	پس بہت سے مرد قتل ہوں گے اور مال
الاموال فتخرج بعد ذلك	لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
العجم على العرب ويتبعونهم	پر خروج کریں گے اور خط[۲] کے شہروں
الى بلاد الخط الا يا ويل	تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
لاهل الخط من وقعات	ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
مختلفات يتبع بعضا فأولها	مختلف واقعے وارد ہوں گے پہلا

---

[۱] حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

[۲] خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم على العرب
ويملكون البصرة الا يا ويل
لقسطنطين (لفلسطين) ومايحل
بها من الفتن التي لا تطاق
الا يا ويل لاهل الدّنيا
وما يحل بها من الفتن
في ذالك الزمان وجميع
البلدان الغرب والشرق
والجنوب والشمال ألا
وانه تركب النّاس بعضهم
على بعضٍ وتتوائب عليهم
الحروب الدائمة وذٰلك
بما قدمت ايديهم وما
ربّك بظلام للعبيد ثمّ
انه عليه السّلام قال لاتفرحوا
بالخلوع من ولد العباس يعني
المقتدر فانه أول علامة
التغيرا لاواني أعرف ملوكهم
من هذا الوقت الى ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
وائے ہو فلسطین پر کہ ناقابلِ برداشت
فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہلِ دُنیا پر
وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
ہوجائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور
تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیّر کی علامت
ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہو گیا

اغنياءكم وقلة وفاكم
إِنَّا لله وَإِنَّا اليه راجعون"
من اهل ذلك الزّمان
تحل فيهم المصائب ولا
يتعظون بالنوائب ولقد
خالط الشيطان أبدانهم
وربع في ابدانهم
وولج في دمائهم و
يوسوس لهم بالافك
حتى تركب الفتن
الامصار ويقول المؤمن
المسكين المحب لنا
انى من المستضعفين و
وخير النّاس يومئذٍ
من يلزم نفسه
ويختفي في بيته عن
مخالطة النّاس نفسه
والّذي يسكن قريبًا
من بيت المقدس

تمہارے سرمایہ دار متکبّر ہوں گے اور
تمہاری وفا کم ہوگی" انا لله وانّا
الیہ راجعون" پڑھتا ہوں۔
اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
وہ ان آفات سے عبرت حاصل
نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
بولنے کا وسوسہ کرے گا۔ یہاں تک
کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبا الانبياء (ع) معاشر
النّاس لا يستوى الظالم
والمظلوم ولا الجاهل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان له شرايع
معلومة غير مجهولة
ولا يكون نبى الا وله اهل
بيت ولا يعيش اهل بيت
نبى الا ولهم أضداد يريدون
اطفاء نورهم ونحن اهل
نبيكم ألا وان دعوكم
الى سبنا فسبونا وان دعوكم
الى شتمنا فاشتمونا وان دعوكم
الى لعننا فالعنونا وان دعوكم
الى البراءة منا فلا تتبرأوا
منا ومدوا اعناقكم
للسيف واحفظوا
يقينكم فانه من
تبرأ منا بقلبه تبرأ

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور
نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں
جس کے اہل بیت نہ ہوں اور اہل بیت
زندگی نہیں کرتے، مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے نبیؐ کے اہل بیت ہیں۔ دیکھو!
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر نا روا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل
بیت کو رحمتِ خدا سے دور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت
سے برارت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

الله منه ورسوله الا
وانّه لا لمحقناسب
ولا شتم ولا لعن ثم
قال فيا ويل مساكين
هٰذا الامّة وهم
شيعتنا ومحبونا
وهم عند النّاس
كفار وعند الله ابرار
وعند النّاس كاذبين
وعند الله صادقين
وعند الناس ظالمين
وعند الله مظلومين
وعند الناس جائرين
وعند الله عادلين
وعند الناس خاسرين
وعند الله رابحين
فازوا والله بالايمان
وخسر المنافقون
معاشر الناس انّما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
برارت کرے اس سے خدا اور رسولؐ
برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
دشنام اور حرفِ ناروا ہم تک نہیں پہنچا
نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر
فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
نزدیک جور کرنے والے اور خدا کے
نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروخ مصرخة اهل العراق
فلا تأمن لهم والمستمعة
اسمعت اهل الايمان في
منامهم والسابحة سبحت
الخيل في القتل الى أرض الجزيرة
والاكراد يقتل فيها رجل من
ولد العباس على فراشه والكرباء
امات المؤمنين بكربهم
وحسراتهم والغامرة غمرت
الناس بالقحط والسائلة سال
النفاق في قلوبهم والغرقاء
تغرقت اهل الخط والحرباء
نزل القحط بارض الخط و
هجر كل ناحية حتى ان
السائل يدور ويسأل فلا
أحد يعطيه ولا يرحمه احد
والغالية تغلو طائفة من
شيعتي حتى يتخذوني ربا واني
بري مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور مسمعہ ہے جو اہلِ ایمان
کو خواب میں بات سنائے گا اور سابحہ
ہے جب فوجیں اہلِ جزیرہ اور کردوں
کو قتل کرنے کے لیے سمندروں پر تیرتی
ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
کا ایک مرد اپنی خوابگاہ میں قتل
ہوگا اور کربار کہ مؤمنین کرب و حسرت
سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
دلوں میں جاری ہوگا اور غرقاء ہے کہ اس
سال اہلِ خط غرق ہو جائیں گے اور حرباء
ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
کرے گا اور مجھے خدا بنا لے گا اور یقینی
طور پر ان کے قول سے بری اور بیزار
ہوں۔ اور مکشا ہے کہ لوگ رک

قریبا ینادی فیھا الصارخ مرتین الا وان الملك فی آلِ علی ابن ابی طالب فیکون ذلك الصوت من جبریل ویصرخ ابلیس لعنہ اللہ ألا وان الملك فی آلِ ابی سفیان فعند ذلك یخرج السفیانی فیتبعہ مأۃ الف رجل ثم ینزل بأرض العراق فیقطع مابین جلولا وخانقین فیقتل فیھا الفجفاج فیذبح کما یذبح الکبش ثم یخرج شعیب بن صالح من بین قصب واجام فھو اعور المخلد فالعجب کل العجب مابین جمادی ورجب مما یحل بارض الجزائر وعندھا یظھر

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی آواز دے سال میں دوبار کہ ملک آلِ علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز جبریل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دیگا کہ ملک آلِ ابوسفیان میں ہے۔ پس اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلولا[1] اور خانقین کے درمیان راہ منقطع کر دے گا۔ اور خانقین میں ایک نبان آور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک کانا شخص ہوگا پس تعجب ہے اور سارا تعجب ہے ماہ جمادی اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارضِ

---

[1] جلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خانقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين التل
يكون صاحب النصر فيواقعه
في ذلك اليوم ثم يظهر
برأس العين رجل اصفر
اللون على راس القنطرة
فيقتل عليها سبعين الف
صاحب محلا وترجع الفتنة
الى العراق وتظهر فتنة
شهر زور وهي الفتنة
الصماء والداهية العظمى
والطامة الدهما المسماة
يا لهلهم قال الراوي فقامت
جماعة وقالوا يا امير المومنين
بين لنا مَنْ اين يخرج هذا
الاصفر وصف لنا صفته فقال
عليه السلام اصفه لكم
مديد الظهر قصير

جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ
ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ
صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن
کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر راس
العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل
پر ظاہر ہوگا اور ستّر ہزار ایسے اشخاص
کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے
اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ
شہر[1] زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت
اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا
ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک جماعت
اُٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر
المومنین! یہ بھی تبلادیں کہ یہ اصفر (زرد
رنگ والا) کہاں سے خروج کرے گا اور
اس کے وصف ہمیں تبلاویں۔ آپ
نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف
تبلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

---

[1] شہر زور ہمدان کے گردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

الساقین سریع الغضب یواقع	پنڈلیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا
اثنتین وعشرین (اثنی عشرة)	ہے۔ بائیس یا بارہ[1] جنگیں لڑے گا۔ وہ
وقعة وهو شیخ کردی	وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل
بهی طویل العمر یتدین له	اور طویل العمر ہے۔ رُوم کے حکمران
ملوك الروم ویجعلون	اس کے عقیدے پر آ جائیں گے اور
خدودهم وطاءهم علی	اپنی عورتوں کو اپنے پیروں کے نیچے
سلامة من دینه وحسن یقینه	قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
وعلامة خروجه بنیان	رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے۔ اس
مدینة الروم علی ثلاثة	اس کے خروج کی نشانی یہ ہے۔ کہ شہر
من الثغور تجدد علی یده	روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
ثم یخرب ذلك الوادی	ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
الشیخ صاحب السراق	وردی کو ایک بوڑھا صاحب سراق
المستولی علی الثغور ثم	تباہ کر دے گا جو سرحدوں پر غالب
یملك رقاب المسلمین	آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
وتنضاف الیه رجال الزوراء	جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
وتقع الواقعة ببابل	لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

---

[1] یہ تردید یا تو لوح محو و اثبات کی روشنی میں خود امام کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فيهلك فيها خلق كثير و	بابل[1] میں شدید جنگ ہو گی جس میں خلق
يكون خسف كثير و	کثیر ہلاک ہو گی اور بکثرت زمینیں دھنس
و تقع الفتنة بالزوراء	جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہو گا
ويصيح صائح الحقوا	اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے
باخوانكم بشاطی الفرات	کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو
وتخرج اهل الزوراء كد بيب	جاؤ۔ پھر اہل بغداد چیونٹیوں کی طرح
النمل فيقتل بينهم خمسون	اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
الف قتيل وتقع الهزيمة	سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے
عليهم ويلحقون الجبال	پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ
ويقع باقيهم الى الزوراء ثم	لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آ جائیں گے
يصيح صيحة ثانية فيخرجون	پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا
فيقتل منهم كذالك	وہ پھر باہر آئیں گے اور اُسی طرح قتل
فيصل الخبر الى الارض الجزائر	ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
فيقولون الحقوا باخوانكم	پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
فيخرج منهم رجل اصفر	تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
اللون ويسير فی عصائب	زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

[1] حلہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں اب حلہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی ارض الخط وتلحقه اهل	بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمینِ خط
هجر واهل نجد ثم	پر آئے گا اور اہلِ ہجر اور اہلِ نجد بھی اس
يدخلون البصرة فتحلق	سے ملحق ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ میں
به رجالها ولم يزل يدخل	داخل ہوں گے تو اہلِ بصرہ ان کے ساتھ
من بلد الی بلد حتی	ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
يدخل مدينة حلب وتكون	میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
بها وقعه عظيمة فيمكثون	گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
فيها مأة يوم ثم اته	وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
يدخل الاصفر الجزيرة و	اصفر (زرد رنگ والا) جزیرہ میں داخل
يطلب الشام فيواقعه وقعة	ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
عظيمة خمسة وعشرون	بڑی بھیانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
يوما ويقتل فيما بينهم	دن رہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
خلق كثير ويصعد جيش	عراق کی فوج بلادِ جبل[1] پر چڑھائی کرے
العراق الی بلاد الجبل	گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں رہے
وينحدر الاصفر الی الكوفة	گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
فيبقی فيها فيأتی خبر من الشام	لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
انه قد قطع علی الحاج فتعد	جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

---

[1] بلادِ جبل کردوں کے علاقے کا نام ہے۔

ذلك يمنع الحاج جانبه فلا يحج أحد من الشام ولا من العراق ويكون الحج من مصر ثم ينقطع بعد ذلك ويصرخ صارخ من بلد الروم انه قد قتل الاصفر فيخرج الى الجيش بالروم في الف سلطان وتحت كل سلطان مأة الف مقاتل صاحب سيف محلى و ينزلون بارض ارجون قريب مدينة السوداء ثم ينتهي الى الجيش المدينة الهالكة المعروفة بأم الثغور الذي نزلها سام بن نوح فتقع الواقعة على بابها فلا يرحل جيش الروم عنها حتى يخرج عليهم

شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک چیخنے والا روم کی طرف چیخے گا کہ اصفر (زرد رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خروج کرے گا اور روم کی فوج کی طرف جو ہزار[1] سالاروں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں گے یہ لوگ سرزمین ارجون[2] اور شہر سودا[3] کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر بہت بڑی جنگ ہوگی اور روم کی فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

---

[1] عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زرد رنگ والا) ہزار سالاروں کے ساتھ خروج کرے گا۔

[2][3] مدینہ السودا اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حيث لا يعلمون و
معه جيش فيقتل منهم
مقتلة عظيمة وترجع
الفتنه الى الزوراء فيقتل
بعضهم بعضًا ثمّ تنتهي
الفتنة فلا يبقى غير خليفتين
يهلكان في يوم واحد
فيقتل احدهما في
الجانب الغربي والآخر
في الجانب الشرقي فيكون
ذلك فيما يسمعونه اهل
الطبقة السابعة فيكون
في ذلك خسف كثير و
كسوف واضح فلا ينهيهم
ذلك عمّا يفعلون من
المعاصي قال فقام اليه
ابن يقطين وجماعة من وجوه
اصحابه وقالوا يا امير المؤمنينؑ
انك ذكرت لنا السفياني

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
خروج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
بغداد کی طرف پلٹے گا اور لوگ ایک
دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
انجام تک آ جائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت بکثرت
خسف (زمین کا دھنسنا) واقع ہوگا
اور واضح سُورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
منع کرنے والا نہ ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یا امیر
المومنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وترید ان تبین لنا
أمره قال قد ذکرت
خروجه لکم آخر السنة
الکائنة فقالوا اشرحه
لنا فان قلوبنا قد
ارتاعت حتی تکون علی
بصیرة من البیان قال علیه
السلام علامة خروجه
تختلف ثلاث رایات
رایة من العرب فیاویل
المصر وما یحل بها
منهم ورایة من البحرین
من جزیرة أوال من
أرض فارس ورایة من
الشام فتدوم الفتنة
بینهم سنة ثم یخرج
رجل من ولد العباس
فیقولون أهل العراق
قد جاءکم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش
ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں
کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمھیں بتلا
دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال
میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل
بتلایئے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔
ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ
اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا
اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے
وائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے
ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم
بحرین کے جزیرۂ اوال سے بلند ہوگا۔
جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک
پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے
درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا
پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے
گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمھارے
پاس ایسی قوم آئی ہے جو پا برہنہ

اصحاب أهواء مختلفة
فتضطرب اهل الشام و
فلسطين ويرجعون الى رؤساء
الشام ومصر ويقولون
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه
ثم يوافقوه بغوطة دمشق
بموضع يقال له صرتا فاذا
حل بهم اخرج اخواله بني
كلاب وبني دهانة ويكون
له بالوادي اليابس عدة
عديد ويقولون له
يا هذا ما يحل لك
أن تضيع الاسلام اما ترى
الى الناس فيه من الاهوال
والفتن فاتق الله واخرج
لنصر دينك فيقول
أنا لست بصاحبكم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
وہ اسے بلائیں گے اور غوطۂ دمشق کے
علاقہ حرستا[1] میں اس سے ملاقات
کریں گے پس جب وہ ملاقات
کرے گا تو وہ اپنے ننھیالیوں کو جو
بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
گے، نکال دے گا اور اس کے لیے
وادیٔ یابس میں ایک معتدبہ تعداد
ہو گی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے
کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو
نہیں دیکھتا کہ کتنے ہول اور فتنہ میں
ہیں تو اللہ کا تقوی اختیار کر اور اپنے

---

[1] حرستا دمشق کے قریب ایک آباد قصبہ ہے۔

فيقولون له ألست
من قريش ومن
اهل بيت الملك
القائم اما تتحصب
لاهل بيت نبيّك
وما قد نزل بهم من
الذل والهوان منذ زمان
طويل فاتك ماتخرج
راغبا بالاموال ورغيد
العيش بل محاميا
لدينك فلا يزال القوم
يختلفون وهو اوّل
منبر يصعده ثم يخطب
ويامرهم بالجهادو
يبايعهم على انهم لا
يخالفون اليه واحدًا
بعد واحد فعندها يقول
اذهبُوا الى خلفائكم الّذين
كنتم لهم أمره رضوه ام كرهوه

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے
اہل بیتؑ پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
مدت میں کتنی ذلت وخواری وارد ہوئی
ہے۔ تم جو خروج کرو گے وہ مال کی طلب
میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
دین کی حمایت کرو گے لوگ اسی طرح پے
درپے اس کے پاس آتے جاتے رہیں
اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
اور بیعت لے گا کہ وہ کہ وہ اس
کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
جن کے امر مانتے رہے ہو رضا سے
یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
أهلها فأول وقعة
تكون بحمص ثم
بالرقة ثم بقرية
سبأ وهي اعظم وقعة
يواقعها بحمص ثم
ترجع الى دمشق وقد
دانت له الخلق فيجيش
جيشا الى المدينة
وجيشا الى المشرق
فيقتل بالزوراء سبعين
الفا ويبقر بطون ثلاثمأة
امرأة حامل ويخرج الجيش
الى كوفانكم هٰذه فكم
من باك وباكية فيقتل بها
خلق كثير واما جيش المدينة
فانه اذا توسط البيداء صاح
به جبرائيل صيحة عظيمة
فلا يبقى منهم أحد الا وخسف

خوف و دہشت طاری ہوگی۔ اسی طرح
وہ شہر بہ شہر داخل ہوکر جنگ کرتا رہے
گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ
میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی
پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
اس سے قریب ہوجائیں گے۔ پھر ایک
لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
(عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تمہارے کوفہ
کی طرف روانہ ہوگا۔ تو کتنے مرد و زن
گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی
خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے
والا لشکر جب سرزمین بیداء پر پہنچے
گا تو جبریل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

الله به الارض ويكون فى اثر
الجيش رجلان أحد هما بشير
والاخر نذير فينظرون الى ما
نزل بهم فلا يرون الا رؤساء
من الارض فيقولان
بما أصاب الجيش فيصيح بهما
جبرائيل فيحول الله وجوههما
الى قهقرى فيمضى احدهما
الى المدينة وهو البشير
فيبشرهم بما سلمهم الله
تعالىٰ والاخر نذير فيرجع
الى السفيانى ويخبره بما
أصاب الجيش قال وعند
جهينة الخبر الصحيح
لانهما من جهينة
بشير ونذير فيهرب قوم
من أولاد رسول الله ﷺ وهم

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں لشکر
پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
گے کہ اہلِ لشکر کے سر زمین سے باہر
ہیں اور دھڑ دھنسے ہوئے ہیں تو اپنا
مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبریل ان
دونوں پر چیخ کریں گے تو ان کے چہرے
کو اللہ پشت کی طرف کر دے گا اُن
میں کا خوشخبری دینے والا مدینہ آئے
گا اور مدینہ والوں کو خوشخبری دے گا
کہ اللہ نے انہیں بچا لیا اور دوسرا
ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
جہنیہ[1] کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
بشیر و نذیر جہنیہ سے ہیں۔ پھر اولادِ
رسول میں سے ایک گروہ جو اشراف

---

[1] جہنیہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلے کا نام ہے

اشراف الى بلد الروم فيقول
السفياني لملك الرّوم ترد
على عبيدى فيردهم اليه
فيضرب أعناقهم على الدرج
الشرقي لجامع بدمشق
فلا ينكر ذلك عليه احد
الا وان علامة ذلك تجديد
الاسوار بالمدائن فقيل
يا امير المومنين (ع) اذكر
لنا الاسوار فقال تجدد
سور بالشام والعجوز
والحران يبنى عليهما
سوران وعلى واسط سور
والبيضاء يبنى عليها سور
والكوفة يبنى عليها
سوران وعلى شوشتر
سور وعلى أرمنية سور

ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
مسجد دمشق کے مشرقی حصّہ میں ان کی
گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
المومنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم سے بیان
کردیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ[1]
کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
عجوز میں اور حرّان میں اور ایک واسط
میں اور ایک بیضاء میں اور دو کوفہ میں
اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینیہ
میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
میں اور ایک ورقہ میں اور ایک دیار ر

---

[1] شہر پناہ یا فصیل سے مراد غالباً راڈار کا نظام ہے۔

وعلی موصل سور وعلی همدان
سور وعلی ورقة سور وعلی دیار
یونس سور وعلی حمص سور
وعلی مطردین سور وعلی الرقطاء
سور وعلی الرّهبة سور وعلی
دیرهند سور وعلی القلعة
سور معاشر النّاس الا و
انّهٗ اذا ظهر السفیانی
تکون لهٗ وقایع عظام فأول
وقعة بحمص ثم بحلب ثم
بالرّقة ثم بقریة سبا ثم
برأس العین ثم بنصیبین ثم
بالموصل وهی وقعة عظیمة
ثم تجتمع الی الموصل رجال
الزوراء ومن دیار یونس الی اللحمة
وتکون وقعة عظیمة یقتل فیها
سبعین الفا ویجری علی الموصل
قتال شدید یحل بها ثم ینزل
الی السفیانی ویقتل منهم ستین

یونس میں اور ایک حمص میں اور ایک مطر
دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
رہبہ میں اور ایک دیر ہند میں اور ایک
قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
حمص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
رقہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین
میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر
موصل میں بغداد کے مرد جمع ہو جائیں
گے اور دیار یونس سے لحمہ تک بڑی
ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا
اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

الفاوان فيها كنوز قارون ولها
أحوال عظيمة بعد الخسف و
القذف والمسخ وتكون أسرع
ذهابا في الارض من الوتد الحديد
في ارض الرجف قال ولا يزال
السفياني يقتل كل من اسمه
محمد وعلي وحسن وحسين
وفاطمة وجعفر ومُوسىٰ وزينب
وخديجة ورقية بغضا وحنقا
لال محمد (ص) ثمّ يبعث في
جميع البلدان فيجمع له
الاطفال ويغلي لهم الزيت
فيقول له الاطفال ان كان
آباؤنا عصوك نحن فما ذنبنا
فيأخذ كل من اسمه علىٰ ما
ذكرت فيغليهم في الزّيت ثمّ
يسير الىٰ كوفانكم هذه
فيدور فيها كما تدور الدولة
فيفعل بالرّجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
کی میخ سے جو لرزنے والی زمین میں
ہے اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو
قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسن
حسین، فاطمہ، جعفر، مُوسیٰ، زینب
خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
آلِ محمدؐ سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
میں لوگ بھیجے گا اور بچّوں کو جمع کروائے
گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچّوں میں سے
جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
اسے تیل میں ڈلوا دے گا۔ پھر وہ تمہارے
اس شہر کوفہ کی طرف آئے گا اور اس
کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ويصلب على بابها
كل من اسمه حسن
وحسين ثم يسير الى
المدينة فينهبها في ثلاثة
أيام ويقتل فيها خلق كثير
ويصلب على مسجدها كلّ
من اسمه حسن وحسين
فعند ذلك يغلي دمائهم كما
غلى دم يحيى بن زكريا فاذا
رأى ذلك الامر أيقن
بالهلاك فيولي هاربا و
يرجع منهزما الى الشام فلا
يرى في طريقة احد يخالف
عليه اذا دخل عليه فاذا دخل
الى بلدة اعتكف على شرب
الخمر والمعاصي ويامر
اصحابه بذلك فيخرج
السفياني وبيده حربه
ويامر بالامراة فيدفعها

جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
دروازہ پران لوگوں کو پھانسی دے دیگا
جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
لوٹ مار کرے گا اور خلقِ کثیر کو قتل
کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت
اس کا خون جوش مارے گا۔ جیسا کہ
یحییٰ بن زکریا کے خون نے جوش مارا
تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت
کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو معتکف
کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابه فیقول له افجر بها فی وسط الطریق فیفعل بها ثم یبقر ببطنها و یسقط الجنین من بطن امه فلا یقدر احد ینکر علیه ذلک قال فعندها تضطرب الملائکة فی السماوات و یاذن الله بخروج القائم من ذریتی وهو صاحب الزمان ثم یشیع خبره فی کل مکان فینزل حینئذ جبرائیل علی صخرة بیت المقدس فیصیح فی اهل الدنیا قد جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے گا اور اس کے پیٹ سے بچّہ نکل کر زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے اظہارِ نفرت کرے۔ اس وقت آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں گے اور اللہ قائم کو جو میری ذرّیت سے ہے خروج کا اذن دے گا اور وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس وقت جبریل صخرۂ بیت المقدس پر اتریں گے اور اہلِ دنیا کے لیے آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انہ علیہ السلام تنفس الصعداء فان کمدا وجعل یقول:

ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السّلام نے ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ و زاری کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مهدی یقول ویعدل
وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یذل ویهزل
صبی من الصبیان لا رأی عنده
ولا عنده جد ولا هو یعقل
وثم یقوم القائم الحق منكم
وبالحق یأتیكم وبالحق یعمل
سمی رسول الله نفسی فداؤه
فلا تخذلوه یا بنی وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

① میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔

② اور آلِ ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذّت کے خواہاں اور بے ہُودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

(۳) اور وہ بچوں میں سے ایک بچّہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

(۴) پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کریگا

(۵) وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے میری جان اس پر فدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصّہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات وحوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو از دیاد بصیرت کے لیے پورا خطبہ مع ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

(۱) الزام الناصب شیخ علی یزدی حائری جزء دوم تین خطبے۔

(۲) الشیعہ والرجعۃ جزء اوّل محمد رضا طبلسی

(۳) نوائب الدہور حسن میر جہانی جزء دوم

(۴) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

(۵) خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعہ والرجعۃ میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد انباری ـ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے ـ طوق ابن مالک ـ عن ابیہ ـ عبداللہ بن مسعود ـ رفعہ الی علی ابن ابی طالب ـ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ کو روحۃ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نوائب الدہور میں یہ خطبہ عجائب الاخبار سید حسین تو بلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلۂ سند ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں ان والیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاعظم تالیف محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے، شیخ سراج الدین حسن نے اس کے بعض اجزا الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبۂ اقالیم کے ساتھ مکتبۂ آستانِ قدس میں موجود ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۳ ہے۔ سید شبر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رجب برسی کی مشارق الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبۃ البیان کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفی ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غمامہ میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفی ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱/۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۱۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبۂ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدین محمد کے حکم سے سن ۸۴۴ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ نہج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کوفہ کا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استنساخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبانِ غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو اُن کے مفیدِ مطلب تھے۔ لہذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ الحاقی ہیں اور کلام امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیئے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقروں

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبۃ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیئے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب ولہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جملوں میں ہے جن میں امیرالمومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے آنا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں نامانوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب غریب اور ناقابل فہم معموں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب ولہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر متشابہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔

روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر علیه السّلام یقول: الزم الارض لا تحرک یدك ولا رجلك ابدا حتّٰی تری علامات اذکرها لك فی سنة وتری منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رایت الترك جازوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیروں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصّہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ[1] میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

---

[1] بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد جزیرۂ موصل ہے۔

اختلاف فی کل ارض من ارض العرب - وان اهل الشام یختلفون عند ذلك علی ثلاث رایات: الاصهب والابقع والسفیانی مع ذنب الحمار مضر، ومع السفیانی اخواله من کلب فیظهر السفیانی ومن معه علی بنی ذنب الحمار، حتی یقتلو قتلا لم یقتله شی قط۔

ویحضر رجل بدمشق فیقتل هو ومن معه قتلا لم یقتله شی قط وهو من بنی ذنب الحمار و وهی الایة التی یقول الله تبارك وتعالی: فاختلف الاحزاب من بینهم فویل للذین کفروا من مشهد یوم عظیم (مریم ، ۳۷)

اس وقت اہل شام تین مختلف پرچموں کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے ننہالی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی کلب سے ہوں گے، خروج کرے گا اور ...... بنی ذنب الحمار پر جو کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی ماضی میں کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔

پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک شخص دمشق آئے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے جیسے کوئی قتل نہ ہُوا ہوگا اور یہی اس آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے فرمایا ہے " پھر گروہ نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۳۷)

ویظهر السّفیانی ومن معه
حتّٰی لایکون له همة الا
آل محمد صلی الله علیه
وآلہ وسلم وشیعتهم
فیبعث بعثا الی الکوفه
فیصاب باناس من
شیعة آل محمد بالکوفة
قتلا وصلبا، ویقبل رایة
من خراسان حتی ینزل
ساحل الدّجلة یخرج رجل
من الموالی ضعیف ومن تبعه
فیصاب بظهر الکوفه ویبعث
بعثا الی المدینة فیقتل بها
رجلا ویهرب۔

المهدی والمنصور
منها ویوخذ آل محمد
صغیرهم وکبیرهم لا
یترك منهم احد الا
حبس ویخرج الجیش

سفیانی اور اس کے ساتھی خرُوج
کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسُول
اور شیعیان آلِ محمدؐ کو قتل کے سوا
کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک لشکر کوفہ کی
طرف بھیجے گا، جو شیعوں میں سے
کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے
گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف
سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے
ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں
میں سے ایک کمزور شخص سفیانی کے مقابلہ
کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خرُوج
کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے
جنگ کر کے مغلُوب ہو جائے گا (یا
قتل ہو جائے گا)

پھر سفیانی ایک دوسرا لشکر مدینہ
کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصور
نکل جائیں گے اور لشکر سادات
کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے
گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

فی طلب الرّجلین ویخرج المهدی منها علی سُنّۃ مُوسیٰ خائفا یترقب حتی یقدم مکّۃ و یقبل الجیش حتّٰی اذا نزلوا البیداء وهو جیش الهلاک خسف بهم فلا یفلت منهم الا مخبر، فیقوم القائم بین الرکن والمقام فیصلی و ینصرف و معه وزیره، فیقول یا ایها الناس انا نستنصر الله علی من ظلمنا وسلب حقنا، من یحاجنا فی الله فانا اولیٰ بالله ومن یحاجنا

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش میں روانہ ہوگا۔

اور مہدیؑ سنت مُوسیٰ کے مطابق مدینہ سے ہراساں ہوکر نکلے گا اور اسی حال میں مکّہ میں وارد ہوگا اور وہ لشکر بھی اُس کے تعاقب میں ہوگا، جب وہ لشکر مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا۔ تو سارے فوجی زمین میں دھنس کر ہلاک ہوجائیں گے، فقط ایک شخص زندہ بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر جائے گا۔ پھر قائمؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہوکر نماز پڑھے گا اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمدؐ پر ظلم کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

في آدم فانا اولى
الناس بآدم، ومن
حاجنا في نوح
فانا اولى الناس
بنوح ، ومن حاجنا
في ابراهيم فانا
اولى الناس بابراهيم
ومن حاجنا بمحمد
فانا اولى الناس
بمحمد، ومن
حاجنا في النبيين
فنحن اولى الناس
بالنبيين ومن
حاجنا في كتاب
الله فنحن اولى
الناس بكتاب الله
انا نشهد وكل
مسلم اليوم انا
قد ظلمنا، وطردنا،

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
لیے کہ میں سب کی نسبت آدمؑ سے
نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
ابراہیمؑ کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بغی علینا، واخرجنا من
دیارنا واموالنا و
اهالینا وقهرنا الا
انا نستنصر اللّٰه
الیوم وکل مسلم
ویجی واللّٰه ثلاث
مائة و بضعة عشر رجلا
فیهم خمسون امراة
یجتمعون بمکة
علی غیر میعاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضهم بعضا وهی
الاٰیة التی قال اللّٰه
اینما تکونوا یات
بکم اللّٰه جمیعا انّ
اللّٰه علی کُلّ شئ قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
اللّٰه علیه وآله وسلم و
هی القریة الظالمة

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہم
ہیں ہم گواہی دیتے ہیں اور ہر مسلمان گواہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور ہر مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔
(امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں) خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لکہ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسولؐ میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اهلها۔

ثم یخرج من مکة هو ومن معه الثلاثمائة وبضعة عشر یبایعونه بین الرکن والمقام معه عهد نبی الله صلی الله علیه واله ورایته، و سلاحه، ووزیره معه فینادی المنادی بمکة باسمه وامره من السماء حتی یسمعه اهل الارض کلهم اسمه اسمه نبیؐ ۔ما اشکل علیکم فلم یشکل علیکم عهد نبی الله صلی الله علیه واله وسلم ورایه وسلاحه والنّفس الذکیة من ولد الحسین فان اشکل علیکم هذا فلا

ظالم ہیں۔

پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ قائمؑ کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر سب شہر مکہ سے باہر نکل آئیں گے اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا اس وقت ایک منادی آسمان سے اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز کو دُنیا کے سارے لوگ سنیں گے، اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسولؐ اللہؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا اسلحہ اور نفسِ زکیہ جو اولادِ حسینؑ سے ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشكل عليكم الصوت من
السماء باسمه وامره وایاك
وشذاذ من آل محمد علیه
السلام فان لآل محمد و
علی رایة ولغیرهم رایات
فالزم الارض ولا تتبع
منهم رجلا ابدا حتی تری
رجلا من ولد الحسین
معه عهد نبی الله ورایته و
سلاحه، فان عهد نبی الله
صار عند علی بن الحسین
ثم صار عند محمد
بن علی و یفعل الله
ما یشاء۔

فالزم هولاء ابدا وایاك
ومن ذکرت لك فاذا خرج
رجل منهم معه ثلاث
مائة وبضعة عشر
رجلا ومعه رایة رسول

(پھر جابر جعفی) سے ارشاد فرمایا کہ خبردار
سادات میں سے معدودے چند لوگ
مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا
نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمدؐ و علیؑ کی حکومت
ایک بار ہے اوران کے غیروں کی
حکومت بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو
اوران دعویداروں میں سے کسی کی پیروی
نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں
سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس
رسولؐ کا عہد نامہ پرچم اور اسلحہ ہے
اس لیے کہ وہ عہد نامہ علی بن الحسینؑ
تک پہنچا اوران کے بعد محمدؐ بن علی
(خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا
اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔

تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو
اوراشخاص مذکورہ (مدعیان) سے
بچتے رہو، تو جب خاندان رسولؐ
سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص
کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

الله صلى الله عليه واله عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيدا حتى يقول: هذا مكان القوم الّذين يخسف بهم وهى الاية التى قال الله افامن الّذين مكروا السّئات ان يخسف الله بهم الارض اوياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون اوياخذهم فى تقلبهم فما هم بمعجزين۔

پاس رسولؐ کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) سے گزرے تو کہے کہ یہ اس قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم سے دھنسنے والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ کہ "تو کیا وہ لوگ جو مکر سے گناہ کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے (اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں مشغولیت کی حالت میں عذاب الٰہی گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے [1]

فاذا قدم المدينة اخرج محمد بن الشجرى

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو محمد بن شجری کو یوسفؑ کی طرح زندان

---

[1] سورہ نحل آیت ۴۵-۴۶۔

على سنة يوسف ثم ياتي	سے نکالے گا۔ پھر کوفہ آئے گا اور ایک
الكوفه فيطيل بها	طویل مدّت تک وہاں قیام کرے گا
المكث ماشاء الله ان	اس کے بعد وہ حکمِ خدا سے کوفہ پر
يمكث حتى يظهر عليها	غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
ثمّ يسير حتى ياتي	کے ساتھ عذرا[1] پہنچے گا اور یہاں پر
العذراء هو ومن معه	بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
وقد الحق به ناس	جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادی
كثير والسفياني يومئذ	رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک
بوادي الرملة حتى اذا التقوا	دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
وهم يوم الابدال يخرج	اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
اناس كانوا مع السفياني	کہ شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے جو سفیانی
من شيعة آلِ محمد	کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
عليهم السلام ويخرج	سے ملحق ہوں گے اور دوستانِ آلِ
ناس كانوا مع آل محمد الى	ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
السفياني فهم من شيعة	وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں
حتى يلحقوا بهم و	گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
يخرج كل ناس الى رايتهم	پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

---

[1] دمشق کے قریب گاؤں۔

وهو يوم الابدال	وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔
قال امیرالمؤمنین علیه السلام: ویقتل یومئذ السفیانی ومن معهم حتی لا یدرك منهم مخبر والخائب یومئذ من خاب من غنیمة کلب، ثم یقبل الی الکوفه فیکون منزله بها۔	امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ قتل ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جا سکے۔ وہ شخص بدنصیب ہے جو اس دن قبیلہ کلب[1] کے مالِ غنیمت کے حصّہ نہ لے سکے۔ پھر قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت پذیر ہوگا۔
فلا یترك عبدا مسلما الا اشتراه واعتقه ولا غارما الا قضی دینه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردها،	پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کردے گا، ہر مقروض کے قرض کو ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی مظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

---

[1] اس روایت میں سابقاً کہا جاچکا ہے کہ سفیانی کے ننھیالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے سفیانی ابوسفیانی، ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کی بیوی میسون ایک عیسائی قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد واحفاد کی ننھیالی

ولا یقتل منهم عبد الا ادی ثمنه
دیة مسلمة الی اهلها" ولا یقتل
قتیل الا قضی عنه دینه والحق
عیاله فی العطاء حتی یملأ الارض
قسطاً عدلاً کما ملئت ظلماً
وجوراً وعدواناً ویسکنه هو
واهل بیته الرحبة والرحبة انما
کانت مسکن نوح وهی ارض
طیبة ولا یسکن رجل من
آل محمد علیه السلام ولا یقتل الا
بارض طیبة زاکیة، فهم الا
وصیا الطیبون۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث
تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض
ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے
گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے
گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل وداد
سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس
سے قبل ظلم وجور سے پُر تھی، وہ
اور اس کے اہل بیت رحبہ[1]
میں سکونت پذیر ہوں گے وہاں
حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین
ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آلِ محمدؐ
کی سکونت و شہادت کی جگہیں
ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔

---

[1] رحبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مسجد سہلہ اور نجف اشرف کے اطراف ومضافات ہیں۔

روایت ابوبصیر

عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام انہ قال اذا رایتم نارًا من المشرق شبہ الھروی العظیم تطلع ثلثۃ ایام او سبعۃ فتوقعوا فرج ال محمد علیھم السلام انشاء اللہ عز وجل ان اللہ عزیز حکیم۔

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراتی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔

ثم قال الصیحۃ لا تکون الا فی شھر رمضان شھر اللہ وھی صیحۃ جبریل الی ھذا الخلق۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر ہو گی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی صدا ہو گی۔

ثم قال ینادی منادٍ من السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا، اور اسے مشرق و مغرب کے سارے

لا يبقى راقد الا استيقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام على رجليه فزعا من ذالك الصوت فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل هو صوت جبريل الروح الامين۔

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا، بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا جبریل امینؑ کی ہو گی۔

وقال عليه السلام لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم عليه السلام صوت من السماء وهو صوت جبريل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللعين ينادي باسم فلان انه قتل مظلوما يريد الفتنة فاتبعوا الصوت الاوّل واياكم والاخيران تفتنوا به

آپ نے فرمایا کہ خروج قائمؑ سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں۔ ایک آسمان کی آواز جو جبریل کی ہو گی اور دوسری زمین کی آواز ہو گی جو ابلیس لعین کی ہو گی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ پھنسنا۔

قال عليه السلام لا يقوم القائم عليه السلام الا على خوف شديد من الناس وزلازل

آپ نے فرمایا کہ قائمؑ (علیہ السلام) کا خروج اس وقت ہو گا جب لوگوں پر شدید خوف طاری

و فتنة و بلاء يصب الناس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين العرب و اختلاف شديد بين الناس وتشتيت فى دينهم وتغير فى حالهم حتى يتمنى المتمنى صباحًا ومساء من عظم ما يرى من كلب الناس و اكل بعضهم فخروجه عليه السلام اذا خرج يكون عند الياس و القنوط من ان يروا فرجا فيا طوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كل الويل لمن ناواه خالفه وخالف امره و كان من اعدائه ۔

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف الرّائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیّر ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیّت رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے موت (یا ظہور مہدیؑ) کی تمنّا صبح و شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ جو اسے دیکھے اور اس کے انصار میں شامل ہوجائے، اور وائے اس شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

وقال عليه السلام يقوم

اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

بامر جديد وكتاب جديد
وسنة جديدة وقضاء على
العرب شديد وليس
شانه الا القتل لا
يستبقي احدًا ولا يا خذه في
الله لومة لائم ثم قال
اذا اختلفوا بنو فلان فيما
بينهم فعند ذلك الفرج
وليس فرجكم الا في
اختلاف بني فلان فاذا
اختلفو قد وقعوا الصيحة
في شهر رمضان بخروج
القائم انّ الله يفعل ما
يشاء ولن يخرج القائم
عليه السلام ولا ترون
ما تحبون حتى يختلف
بنو فلان فيما بينهم
فاذا كان ذلك طمع
الناس فيهم واختلف

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمنِ
خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو
جو خروج قائم (علیہ السلام) کی بشارت
ہو گی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خروج نہیں
ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں
اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

الكلمة وخرج السفياني و قال لابد لبني فلان ان يملكوا فاذا ملكوا ثم اختلفوا تفرق ملكهم وتشتت امرهم حتى يخرج عليهم الخراساني والسفياني هذا من المشرق وهذا من المغرب يستبقان الى الكوفة كفرسي رهان هذا من هنا حتى يكون هلاك بني فلان على ايديهما اما انهما لا يبقون منهم احدًا۔

ثم قال عليه السلام خروج السفياني واليماني والخراساني في سنة واحده وفي شهر واحد

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہوجائے تو ان کی سلطنت پراگندہ ہوجائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی وسفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا کہ سفیانی ویمانی، اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

وفي يوم واحد نظام كنظام
الخرز يتبع بعضه بعضا
فيكون البأس من كل
وجه ويل لمن ناواهم
وليس في الرّيات اهدى
من رايات اليماني وهي
راية هدى لانّه يدعوا
الى صاحبكم فاذا خرج
اليماني حرم بيع السلاح
على كل مسلم و اذا
اخرج اليماني فانهض
اليه فان رايته راية هدى
ولا يحل لمسلم ان يلتوي
عليه فمن فعل فهو من اهل
النار لانه يدعو الى الحق و الى
طريق المستقيم [1]

منظم اور ایک دوسرے کے بعد
ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی
ہو گی۔ وائے ہو اس پر جو ان کی
مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں
یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت
نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں
کو تمہارے امام (علیہ السّلام) کی
طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج
کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس
لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت
ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز
نہیں ہے کہ اس سے کجی اختیار کرے
اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی
ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق
اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے
گا۔

---

[1] غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵ تہران ۱۳۱۸ھ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۰ چھاپہ جدید۔

توضیح

مشرق کی سہ روزہ یا ہفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الھدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علامات ظہور مہدیؑ کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

(۱) اگر اسے ہردی (دال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہرد میں یائے نسبتی کا اضافہ کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سُرخ پھُول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سُرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سُرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہہ ہو جس سے گھاس لپٹی ہوئی ہو۔

(۲) اگر اسے ہروی (واؤ کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا "عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول وعرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا اعظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ھراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آتے۔

(۳) اثبات الہداۃ جلد ہفتم صفحہ ۴۱۸ پر محمد ابن مُسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا رائیتم نارا من المشرق کھیئة عن المرامی (الھروی) العظیم تطلع ثلاثة ایام او سبعة

(الشك من الراوی) فتوقعوا فرج آلِ محمد انّ الله عزیز کریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے، (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آلِ محمدؐ کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیستہ عنہ المرامی العظیم بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہوگی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابوجعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابوجعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوّت و عزّت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں یہ مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امامؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھ تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابوجعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جادوگر ہیں، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزردہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ بہ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ہمیں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہو گی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہو گی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہا دو گے۔ (معصُوم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے، کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بد (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہو گیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصُور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف جھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہُوا کہ جیسے آپ، اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجّت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدار ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولاد رسُولؐ کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پر سوار ہیں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب سکون نصیب ہوگا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت معین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جاننا تیرے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہوگا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہدِ حکومت کا انتظار کرے گا اور خوف و اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہوگا۔

(مولف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں)؛

(۱) اذارایت الحق قدمات وذھباھله۔	(۱) جب تو دیکھے کہ حق مرگیا اور اہلِ حق ختم ہوگئے۔
(۲) ورایت الجور قد شمل البلاد۔	(۲) اور دیکھے کہ ظلم وجور سارے شہروں پر مسلط ہوگیا۔
(۳) ورایت القرآن قد خلق واحدیث فیه ما لیس فیه ووجه علی الاھواء	(۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہوگیا اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش نفس پر اس کی توجیہہ کی گئی۔
(۴) ورایت الدّین قد انکفی کما ینکفی الماء	(۴) اور جب دیکھے کہ دین اس طرح متغیر ہوگیا جس طرح پانی متغیر ہوتا ہے
(۵) ورایت اھل الباطل قد استعلوا علی اھل الحق	(۵) اور جب دیکھے کہ اہلِ باطل اہلِ حق سے بلند و برتر ہوگئے۔
(۶) ورایت الشر ظاھرا لا ینھی عنه و یعذر اصحابه	(۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور آشکار ہوگیا اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہوا اور خود اصحاب شر معذرت خواہ نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)
(۷) ورایت الفسق قد ظھر واکتفی	(۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر و آشکار ہوگیا اور مرد مردوں پر

الرّجال بالرجال والنسآء بالنسآء	اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں۔
(۸) ورایت المؤمن صامتا لا یقبل قوله۔	(۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش اور لب بستہ ہے اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔
(۹) ورایت الفاسق یکذب و لا یرد علیه کذبه۔	(۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جارہی ہے۔
(۱۰) ورایت الصغیر یستحقر بالکبیر	(۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔
(۱۱) ورایت الارحام قد انقطعت۔	(۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے قطع رحم ہو رہا ہے۔
(۱۲) ورایت من یمتدح بالفسق یضحك منه ولا یرد علیه قوله۔	(۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی تعریف کی جارہی ہے اور وہ اس پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔
(۱۳) ورایت الغلام یعطی ما تعطی المراة۔	(۱۳) اور جب دیکھے کہ نوعمر لڑکے عورتوں کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

(١٤) ورایت النساء یتزوجن النسآء۔	(١٤) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔
(١٥) ورایت الثناء قد کثر۔	(١٥) اور جب دیکھیں کہ مدح و ثنا کی کثرت ہوگئی ہے۔
(١٦) ورایت الرجل ینفق المال فی غیر طاعة اللہ فلا ینھی و لا یؤخذ علی یدیہ۔	(١٦) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔
(١٧) ورایت الناظر یتعوذ ممایری المؤمن فیہ من الاجتھاد۔	(١٧) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدّ وجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے
(١٨) ورأیت الجار یوذی جارہٗ ولیس لہٗ مانع۔	(١٨) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے
(١٩) ورأیت الکافر فرحا لمایری فی المؤمن مرحا لمایری فی الارض من الفساد۔	(١٩) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ و فساد سے غمگین ہے۔
(٢٠) ورأیت الخمور	(٢٠) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

تشرب علانیة و یجتمع علیها من لا یخاف الله عزّ وجلّ۔	قسم کی شرابیں علانیہ پی جارہی ہیں۔ اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں ہے۔
(۲۱) ورایت الامر بالمعروف ذلیلا۔	(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔
(۲۲) ورایت الفاسق فیما لا یحب الله قویا محمودًا۔	(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء میں طاقت ور اور مقبول ہے۔
(۲۳) ورأیت اصحاب الایات یحقرون ویحتقر من یحبهم۔	(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب آیات (شاید علمائے دین مراد ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔
(۲۴) ورأیت سبیل الخیر منقطعًا وسبیل الشرّ مسلوکا۔	(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند ہے اور شر کا راستہ کھلا ہوا ہے۔
(۲۵) ورأیت بیت الله قد عطل ویومر	(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

باتركة.

کرنے کا حکم دیا جارہا ہے

(۲۶) ورأيت الرجل يقول مالا يفعل

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورايت الرجال يتسمون الرجال والنساء للنساء

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی اور فربہ کرنے والی غذا میں مشغول ہیں۔

(۲۸) ورايت الرجل معيشته من دبره ومعيشة المراه من فرجها.

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت اس کی پشت کی طرف سے اور عورت کی معیشت اس کے سامنے کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورايت النساء يتخذن المجالس كما يتخذ الرّجال.

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں مردوں کی طرح اجتماعات کرنے لگی ہیں۔

(۳۰) ورايت التانيث في ولد العباس قد اظهر والخضاب وامتشوا كما تمتشط

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس میں عورتوں کی صفات پیدا ہو گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

المراة لزوجها و اعطوا الرجال الاموال على فروجهم و تنوفس في الرجل وتغاير عليه الرجال و كان صاحب المال اعز من المؤمن وكان الرباء ظاهر الا يعير وكان الزنا يتمدح به النساء۔

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں مفاخرت کرنے لگیں اور اس عمل میں ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے زیادہ عزّت دار ہو، سُود عام ہو جائے اور سود خوار قابل مذمت نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف کی جانے لگے۔

(۳۱) ورایت المراة تصانع زوجها على نكاح الرّجال

(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے ساتھ نکاح کرنے میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(۳۲) ورایت اکثر النّاس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن۔

(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے لگیں۔

(۳۳) ورایت المؤمن محزونا محتقرا ذلیلا۔	(۳۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین، حقیر و ذلیل ہے۔
(۳۴) وراایت البدع والزنا قد ظهر	(۳۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور زناکاریاں عام ہوگئیں ہیں۔
(۳۵) وراایت الناس یعتدون بشاهر الزور۔	(۳۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے لگے ہیں۔
(۳۶) وراایت الحرام یحلل۔	(۳۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال ہوگیا ہے۔
(۳۷) وراایت الحلال یحرم	(۳۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو حرام کر دیا گیا ہے۔
(۳۸) وراایت الدین بالرای وعطل الکتاب واحکامه۔	(۳۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی رائے بن گیا ہے اور قرآن و احکام قرآن معطل ہو گئے ہیں۔
(۳۹) وراایت الیل لا یستخفی به من المجراة علی الله۔	(۳۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ارتکاب گناہ کے لیے رات کا بھی انتظار نہیں کرتے۔
(۴۰) وراایت المومن لا یستطیع ان ینکر الا	(۴۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبله۔	نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔
(۴۱) ورایت العظیم من المال ینفق فی سخط اللہ عز وجل۔	(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی ہے۔ جن سے خدا غضب ناک ہوتا ہے۔
(۴۲) ورایت الولاۃ یقربون اھل الکفر ویباعدون اھل الخیر۔	(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کافروں کو اپنے سے قریب کرتے ہیں اور اہلِ خیر کو دُور کرتے ہیں۔
(۴۳) ورایت الولاۃ یرتشون فی الحکم	(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت لینے لگے ہیں۔
(۴۴) ورایت الولاۃ قبالہ لمن زاد۔	(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی پیش کش کرے۔
(۴۵) ورایت ذوات الارحام ینکحن ویکتفی بھن۔	(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں سے نکاح ہونے لگے اور انہیں پر اکتفا ہونے لگے۔
(۴۶) ورایت الرجل یقتل	(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

(على التهمته وعلى) المظنهة ويتغاير على الرجل الذكر فيبذل له نفسه وماله۔

اور سوءظن پر قتل کیا جا رہا ہے، اور مرد مردوں کے لیے جان و مال نثار کرنے لگے ہیں۔

(۴۷) ورایت الرّجل یعیر علی ایتان النساء۔

(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد کو عورت سے تعلق کرنے پر ملامت کرنے لگے ہیں۔

(۴۸) ورایت الرجل یاکل من کسب امراته من الفجور یعلم ذلک ویقیم علیه۔

(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت کی اس کمائی پر گذارا کرنے لگے جو فسق و فجور سے حاصل ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔

(۴۹) ورایت المرة تقهر زوجها وتعمل مالا یشتهی وتنفق علی زوجها۔

(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے اخراجات برداشت کرنے لگے۔

(۵۰) ورایت الرجل یکری امراته وجاریته و یرضی بالدنی من

(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے لگے اور ذلیل و پست غذا پر

الطعام والشراب۔

راضی ہو جائے۔

(۵۱) ورایت الایمان باللہ عج کثیرۃ علی الزور۔

(۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔

(۵۲) ورایت القمار قد ظھر۔

(۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہوگئی ہے۔

(۵۳) ورایت الشراب تباع ظاھرا لیس علیہ مانع۔

(۵۲) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

(۵۴) ورایت النساء یبذلن انفسھن لاھل الکفر۔

(۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔

(۵۵) ورایت الملاھی قد ظھرت یمر بھا یمنعھا احد احدا ولا یجتری احد علی منعھا۔

(۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو ولعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہوگئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرات نہیں کرتا۔

(۵۶) ورایت الشریف یستذلہ، الذی

۵۶ اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

يخاف سلطانه۔

ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورایت اقرب الناس من لولاة من یمتدح بشتمنا اهل البیت۔

(۵۷) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہل بیت پر سب و شتم کرتے ہیں اور اس پر ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) و رایت یجنا یذور ولا یقبل شهادته۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورایت الزور من القول یتنافس فیه

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے

(۶۰) ورایت القرآن قد ثقل علی النّاس استماعه وخف علی الناس استماع الباطل

(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سننا لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۶۱) ورایت الجار یکرم الجار خوفاً من لسانه

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورایت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدود الٰہی

عطلت وعمل	معطل ہوگئے اوران کی جگہ خواہش
فیها بالاهواءِ۔	نفس پرعمل کیا جارہا ہے۔
(۶۳) ورایت المساجد	(۶۳) اورجب تو دیکھے کہ مسجدوں میں
قد زخرفت۔	نقش ونگاراورطلا کاری ہورہی ہے۔
(۶۴) ورایت اصدق	(۶۴) اورجب تو دیکھے کہ لوگوں کے
النّاس عند	نزدیک سب سے بڑا سچا وہ
الناس المفتری	ہے جوسب سے بڑا افتراپرداز اورجھوٹا
الکذب۔	ہے۔
(۶۵) ورایت الشر قد	(۶۵) اورجب تو دیکھے کہ شر وفساد
ظهر والسعی	ظاہر وآشکار ہوگیا ہے اورچغل
بالنمیمة۔	خوری کی باقاعدہ کوشش کی جارہی ہے
(۶۶) ورایت البغی	(۶۶) اورجب تو دیکھے کہ ظلم وتعدّی
قد فشا۔	عام ہے۔
(۶۷) ورایت الغیبة تستملح	(۶۷) اورجب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں
ویبشر بها الناس	نمک اورمزہ پیدا کیا جارہا ہے اورلوگ اس
بعضهم بعضا۔	کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سنارہے ہیں
(۶۸) ورایت طلب	(۶۸) اورجب تو دیکھے کہ حج اورجہاد
الحج والجهاد لغیر	کا مطالبہ غیر خدا کے لیے
اللّٰه۔	ہورہا ہے۔

(۶۹) ورایت السُّلطان یذل

(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔

(۷۰) ورایت الخراب قد ادیل من العمران

(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے آبادیوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(۷۱) ورایت الرجل معیشة من بخس المیکال والمیزان۔

(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے سے ہو رہی ہے۔

(۷۲) ورایت سفك الدماء یستخف بھا۔

(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں رہی اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔

(۷۳) ورایت الرجل یطلب الرّیاسة لغرض الدنیا و یشھر نفسه بخبث اللسان لیتقی و یسند الامور الیه۔

(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان ریاست اور حکومت کو دنیا کے لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اس لیے بدزبان مشہور کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔

(۷۴) ورایت الصلٰوۃ قد استخف بھا۔

(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا استخفاف کیا جا رہا ہے۔

(۷۵) ورایت الرجل عنده المال الکثیر لم یزکه منذ ملکه۔

(۷۵) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔

(۷۶) ورایت المیت ینشر من قبره ویوذی وتباع اکفانه۔

(۷۶) اور جب تو دیکھے کہ مُردے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔

(۷۷) ورایت الهرج قد کثر۔

(۷۷) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔

(۷۸) ورایت الرجل یمشی نشوان ویصبح سکران لا یهتم بها النّاس فیه

(۷۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔

(۷۹) ورایت البهائم تنکح

(۷۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔

(۸۰) ورایت البهائم تفرش بعضها بعضًا۔

(۸۰) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں

(۸۱) ورایت الرجل یخرج

(۸۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

الی مصلاہ ویرجع و لیس علیہ شی من ثیابہ۔

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس آئے تو اس کے جسم پر کپڑا نہ ہو۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس قد قسمت وجمدت اعینھم وثقل الذکر علیھم۔

(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکرِ خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۲) ورایت المصلی انّما یصلی لیراہ النّاس۔

(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۸۴) ورایت الفقیہ ینفقہ لغیر الدین یطلب الدنیا وریاستہ۔

(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہہ دُنیا داری حب ریاست اور طلب دنیا کے لیے تفقہ کر رہا ہے۔

(۸۵) ورایت الناس مع من غلب۔

(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس کے ساتھ ہیں جس کے پاس غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۶) ورایت طالب الحرام یذم و یعیر وطالب الحرام

(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال رکھنے والا قابل سرزنش اور لائق مذمت ہے، اور طلب

يمدح ويعظم۔

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(۸۷) ورابت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله يمنعهم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح احد۔

(۸۷) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور مدینہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز رکھنے والا ہے۔

(۸۸) ورايت المعازف ظاهرة في الحرمين۔

(۸۸) اور جب تو دیکھے کہ آلاتِ موسیقی مکہ و مدینہ میں علانیہ و آشکار ہیں۔

(۸۹) ورايت الرجل يتكلم بشي من الحق ويامر بالمعروف وينهى عن المنكر ويقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موضوع۔

(۸۹) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی حق بات بیان کر رہا ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر رہا ہے اور اس وقت کوئی اس کے پاس جائے اور نصیحت کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی نہیں ہے۔

(۹۰) ورايت الناس ينظر بعضهم الى

(۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض ويقتدون باهل الشر۔

ہیں اور اہلِ شر کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۹۱) ورايت مسلك الخير وطريقة خيالا يسلكه احد۔

(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلکِ حق اور راہِ حق خالی ہے اور کوئی اس پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۲) ورايت الميت يهزبه فلا يفزع له احد۔

(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میّت کا استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۳) ورايت كل عام يحدث فيه من البدعة والشر اكثر مما كان۔

(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال کی نسبت ہر آنے والے سال میں بدعت اور شر کا اضافہ ہونے لگے

(۹۴) ورايت الخلق والمجالس لايتابعون الا الاغنياء۔

(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور اجتماعات میں سرمایہ داروں کی مطابقت ہونے لگے۔

(۹۵) ورايت المحتاج يعطى على الضحك به ويرحم لغير وجه الله۔

(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد اس لیے کی جائے کہ اس پر ہنسا جا سکے اور غیر خدا کے لیے اس پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورایت الایات فی السماء لا یفزع لها احد۔

(۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ نہیں ہے۔

(۹۷) ورایت الناس یتساقدون کما تساقد البهائم لا ینکر احد منکرا تخوفا من الناس۔

(۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علانیہ لوگ ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے) سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔

(۹۸) ورایت الرجل ینفق الکثیر فی غیر طاعة اللّٰه ویمنع الیسیر فی طاعة اللّٰه۔

(۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

(۹۹) ورایت العقوق قد ظهر واستخف بالوالدین وکان من اسوء الناس حالا عند الولد و یفرح بان یفتری

(۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے پاس بدترین انسان کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد اپنے والدین پر افترا پردازی کر

عليهما۔

کے خوش ہو رہی ہے۔

(١٠٠) ورايت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امر لا يوتى الى ما لهن فيه هوى۔

(١٠٠) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب آگئی ہے۔

(١٠١) ورايت ابن الرجل يفترى على ابيه ويدعو على والديه ويفرح بموتها

(١٠١) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں باپ کے مرنے کی دعا مانگ رہا ہے اور ان کی موت سے خوش ہو رہا ہے۔

(١٠٢) ورايت الرجل اذ مر به يوم لم يكسب فيه الذنب العظيم من فجور او بخس مكيال او ميزان او غشيان حرام او شرب مسكر اكتيبا حزينا يحسب ان ذلك اليوم عليه وضيعة من عمره۔

(١٠٢) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی گناہِ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر غمگین ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے ضائع ہوا۔

(١٠٣) ورايت السلطان يحتكر الطعام

(١٠٣) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کر رہا ہے

(۱۰۴) ورایت اموال ذی القربی تقسیم فی الزور ویتعامر بها ویشرب بها الخمور۔

(۱۰۴) اور جب تو دیکھے کہ اولاد رسولؑ کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور شراب خوری میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) ورایت الخمر یتداوی بها و توصف للمرض ویستشفی بها۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کے فوائد بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) ورایت النّاس قد استووا فی ترك الامر بالمعروف والنهی عن المنكر وترك التدین صحه

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین کے ترک کرنے میں برابر ہیں۔

(۱۰۷) ورایت الرّیاح المنافقین واهل النفاق دائمة وریاح اهل الحق لا تحرك۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین اور اہلِ نفاق کی ہوا مسلسل بندھی ہوئی ہے اور اہلِ حق کی ہوا ساکن ہے۔

(۱۰۸) ورایت الاذان بالاجر والصّلوة

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

بالاجر۔

جاتی ہے

(۱۰۹) ورایت المساجد محتشبہ ممن لایخاف اللہ مجتمعون فیھا للغیبۃ واکل الحوم اھل الحق و یتواصفون فیھا شراب المسکر۔

(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہلِ حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔

(۱۱۰) ورایت السکران یصلی بالناس فھو لا یعقل ولا یشان بالسکر واذا سکر اکرم واتقی وخیف وترک لا یعقب ویعذر لسکرۃ۔

(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بدمست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدمستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں، اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں

(۱۱۱) ورایت من اکل اموال الیتامی یحدث

(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحه	ذکر کرتا ہے۔
(۱۱۲) ورایت القضاة یقضون بخلاف ما امر اللّٰہ۔	(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے کرے۔
(۱۱۳) ورایت ولاة یاتمنون الخونة للطمع۔	(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت کرنے والوں کو حرص و طمع کے سبب امین بنا رہے ہیں۔
(۱۱۴) ورایت المیراث قد وضعة الولاة لاهل الفسوق والجرءة علی اللّٰہ یاخزون منهم و یخلونهم وما یشتهون۔	(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث کو گناہ میں جری فاسقوں کو دے رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔
(۱۱۵) ورایت المنابر یؤمر علیها بالتقوی ولا یعمل القائل بما یامر۔	(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فرازِ منبر سے تقویٰ کا حکم دیا جائے اور حکم دینے والا خود اس پر عامل نہ ہو۔
(۱۱۶) ورایت الصلٰوة قد استخف باوقاتها۔	(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقاتِ نماز کا استخفاف کیا جائے۔
(۱۱۷) ورایت الصدقة	(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

بالشفاعة لايراد بها
وجه الله وتعطى
لطلب الناس۔

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے
جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ
لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(١١٨) ورايت الناس همهم
بطونهم وفروجهم
لا يالون بما اكلو
وبما نكحوا۔

(١١٨) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد
زندگی ان کا پیٹ اور ان کی
شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں
کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(١١٩) ورايت الدّنيا مقبلة
عليهم۔

(١١٩) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے
پاس آگئی۔

(١٢٠) ورايت اعلام الحق
قد درست

(١٢٠) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم
بوسیدہ ہو گئے۔

فكن على حذر واطلب
من الله عزوجل النجاة واعلم
ان النّاس فى سخط الله عزّ
وجلّ انّما يمهلهم لامر يراد
بهم فكن مترقبا واجهد
ليراك الله فى خلاف
ماهم عليه فان
نزل بهم العذاب و

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خدا
وندِ عالم سے نجات طلب کر اور جان
لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب
کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس
امر کے سبب مہلت دے رہا ہے
جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ
متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ
جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

جمہوریت

عن هشام بن سالم عن الصادق عليه السّلام انّهٗ قال ما يكون هذا الامر حتى لا يبقىٰ صنف من النّاس الا ولوا على النّاس حتى لا يقولوا انا لو ولينا لعدلنا ثمّ يقوم القائم بالحق والعدل [1]

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس وقت تک واقع نہیں ہوگا جب تک کہ ہر صنف وجنس کے لوگ انسانوں پر حکومت نہ کرلیں، تاکہ بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی (کتاب البیان) للکنجی فی باب ۲۱ ص ۲۲ بسند طویل عن الاوزاعی عن قیس بن جابر الصدفی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۲۰۰

ابيه عن جده ان رسول الله قال	بعد امرار ہوں گے اور بادشاہوں
سيكون بعدى خلفاء ومن بعد الخلفاء	کے بعد جابر اشخاص حکمران
امراء ومن بعد الامراء ملوك	ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے
جبابره ثم يخرج المهدى	اہل بیتؑ سے مہدی خروج کرے
عج من اهلبيتى يملاء	گا جو زمین کو عدل وداد سے بھر
الارض عدلا ۔[1]	دے گا۔

مدعی نبوّت

عبد الله ابن عمر قال	کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر
قال رسول الله صلى الله	سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
عليه و آله وسلم لا تقوم	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
الساعة حتى يخرج	قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں
المهدى عليه السلام	آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور
من ولدى ولا يخرج المهدى	مہدی اس وقت خروج نہیں کرے
حتى يخرج ستون كذابا	گا جب تک ساٹھ کذاب خروج
كلهم يقولون انا	نہ کرلیں اور سب کا دعوٰی یہ ہوگا
نبى ۔[2]	میں نبی ہوں۔

---

[1] الشیعۃ الرجعۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔

[2] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے ؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعویٰ نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افراد نسل ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علمِ دین

عن الصادق علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام نے
عن رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
و الیہ سیاتی علی اُمتی	روایت کی ہے کہ میری اُمّت پر ایک
زمان لا یبقی من القرآن	ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے
الا رسمہ ولا من الاسلام	فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام
الا اسمہ یسمون بہ	کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے
وھم ابعد النّاس	آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن
منہ مساجدھم عامرہ	اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی
من البناء وھی	مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں
خراب من الھدی	گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب
فقھا ذالک الزمان	ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بد ترین
شر فقھا تحت	اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

ظل السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود[1]

کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف واپس جائے گا۔

—— ۲ ——

قال یاتی علی الناس زمان یقتل فیه العلماء کما یقتل فیه اللصوص یا لیت العلماء تحامقوا فی ذالک الزمان[2]

ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنا لیں

—— ۳ ——

قال رسول الله اذا ابغض المسلمون علماء هم واظهروا عمارة اسواقهم وتناكحوا اعلى

امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۲۴۔

[2] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

جمع الذراهم ورماهم الله باربع خصال بالقحط من الزمان وجود السلطان الجائر والخيانة من ولاة الاحكام والصولة من العدو[1]

کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ويل لطغاة العرب من امر قد اقترب قلت جعلت فداك كم مع القائم من العرب قال نفر يسير قلت والله

ابن یعفور نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے میں نے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

---

[1] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

ان من يصف هذا الامر منهم لكثير قال لا بد للناس من ان يمحصوا ويميزوا ويغربلوا ويستخرجوا في الغربال خلق كثير[1]

سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں (تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا، انہیں ایک دوسرے سے الگ کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس چھلنی سے باہر آ جائیں گے۔

—— ۲ ——

قال امیر المؤمنين عليه السلام والذی بعث بالحق نبينا لتبلبلن بلبلة ولتغربلن غربلة لتساطن سوط القدر حتى يعود اسفلكم اعلاكم واعلاكم اسفلكم

امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے رسولؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تم بُری طرح تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور تمہیں ابلتی ہوئی دیگ کی طرح نیچے اوپر

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۴۵۔

ولیبلقن سباقون	کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
کانوا قصروا و	پست بلند اور تمہارے بلند پست
لیقصرون سباقون	ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے
کانوا سبقوا و	تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی
اللہ ما کتمت	قسم میں نے کوئی بات پردے میں
وشمۃ ولا کذبت	نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت
کذبۃ۔ ؎۱	گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی	رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، کہ
ان تدرکوا زمانا یغدی	تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے
علی احدکم بعضہ	کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے،
ویراح باخری و	اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
تلبسوا مثال استار	پہنچ جاؤ گے تم اس زمانے میں
الکعبۃ قالوا	غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال
یارسول اللہ انحن	کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول
الیوم خیر ام ذالک	اللہؐ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

؎۱ نہج البلاغہ خطبہ، ۱۸۔

فقال بل انتم اليوم متحابون و انتم يومئذ متباغضون يضرب بعضكم رقاب بعض۔

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟ فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت ہے اور اس زمانے میں ایک دوسرے سے دُشمنی کروگے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹوگے۔

فریبی معاشرہ

۱

عن علی علیہ السلام ان بین یدی القائم سنین خداعة یكذب فیها الصادق و یصدق فیها الكاذب ویقرب فیها الماحل و یتعلق فیها الرویبضة

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ قائمؑ سے چند سال قبل بہت دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن میں راست گو انسان کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد تاحل، مقرب ہوں گے اور "رویبضہ"

۱؎ ظہور الحجۃ ص ۳۰۔

قلت وما الرّويبضة	ان چند برسوں سے بہت متعلق
وما الماحل قال	ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ رویبضہ
اما تقرؤون قوله	کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا
وهو شديد المحال	تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وھو
قال قلت وما	شدید المحال میں نے پھر
المحال قال يريد	پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود
المكار۔[1]	مکار ہے۔

۲

قال امير المؤمنين	امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
عليه السّلام ياتی على	کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے
النّاس زمان لا	والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا مگر
يقرب فيه الا الماحل	چغل خور اور باتیں بنانے والا ظریف
ولا يظرف فيه	نہیں سمجھا جائے گا مگر وہ جو فاجر
الا الفاجر ولا يضعف	ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ
فيه الا المنصف	ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو جرمانہ
يعدون الصدقة غرما	شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان
وصلة الرحم منا	سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

---

[1] الزام الناصب، جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۔

والعبادة استطالة على	لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جتائیں
الناس فعند ذالك يكون	گے، تو ایسے زمانے میں حکومت
السلطان بمشورة النساء	عورتوں کے مشورہ سے ہوگی لڑکوں
وامارت الصبيان و	کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی
تدبير الخصيان [1]	تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

— ۳ —

كافي قال رسول الله صلى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
الله عليه وآله وسلم يأتي	وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک
على الناس زمان يكون	ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان
الناس فيه ذءابا فمن	بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں
لم يكن فيه ذءابا	بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے
اكلة الذءاب [2]	مل کر کھا جائیں گے۔

— ۴ —

قال رسول الله صلى الله	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
عليه وآله امتة	وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری
ليظهر النفاق و	امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۱۸۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

ترفع الامانة و تقبض الرحمة ينخض الامين و يومن الخائن اتتكم الفتن كامثال الليل المظلم[1]

گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت روک لی جائے گی۔ امانت دار پست سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا امین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن علی علیهم السلام قال جاء رجل الی امیر المومنین نبئنا بمهديكم هذا فقال اذا درج الدارجون وقل المومنون و ذهب المجلبون فهناك[2]

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفّار و اشرار کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو جائیں گے اور جب دین کی نصرت کرنے والے اُٹھ جائیں اس وقت ظہور ہوگا۔

---

[1] ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

— ۶ —

سئل الصادق عن	امام جعفر صادق علیہ السلام
ظهوره فقال اذا حكمت	سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا
فی دولة خضبان و	گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب
والنسوان واحذت الامارة	خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں
الشبان والصبيان وخرب	اور مسجد کوفہ ویران ہو جائے،
جامع الكوفة من	اور نوجوان افراد اور لڑکے حاکم بن
العمران وانعقدت الجيران	جائیں اور پڑوسی معاہدے کرنے
فذالك الوقت زوال	لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت
ملك بنى عمى العباس و	کا زوال ہوگا اور ہم اہل بیت میں
ظهور قائمنا اهل البيت۔[1]	سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

① اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

— ۲ —

قال رسول اللہ یکون	ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
فی اخر ھذہ الامۃ رجال	اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے
یرکبون علی المیاثۃ	آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے
حتی یاتوا ابواب المساجد	والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور
نساءھم کاسیات	مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان
عاریات علی رؤسھن	کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن
کاسنمۃ البخت	برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر
العجاف ۔[۱]	اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبیؐ قال اذا اتی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی اُمتی مأۃ وثمانون	نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمت
سنۃ بعد الالف فقد	پر ۱۱۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا
حلت العزوبۃ والعزلۃ	رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جاکر
والترھب علی رؤس	رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے
الجبال وذالک لان	گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

[۱] علائم ظہور، ۳۶۳

الخلق فی لماتین
اھل الحرب والقتل
فتربیۃ جرو خیر
من تربیۃ الولد وان
تلد المراہ حیۃ
خیر من ان تلد
الولد۔ ؎

جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
وغارت والے ہوں گے، تو اس
زمانے میں ایک کُتے کے بچّہ کی
پرورش ایک لڑکے کی پرورش
سے بہتر ہو گی، اور اس زمانے میں
اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچّہ
پیدا کرنے سے بہتر ہو گا۔

مُسلمان

قال رسول اللّٰہ
(صلی اللہ علیہ والہ
وسلم) علی الناس
زمان اذا سمعت
باسم الرجل
خیر من تلقاہ
اذا لقیتہ خیر من
تجربۃ ولو

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
تم نے اس سے ملاقات کر لی تو
اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

؎ علائم ظہور صفحہ ۲۲۴۔

جربته اظهر لك	تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے
احوالا دينهم دنا	گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
نيرهم همتهم	کی دولت ہوگی۔ ان کی ہمت ان کے
بطونهم قبلتهم	پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
نساءُهم يركعون	ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
للرغيف يسجدون	کریں گے اور ایک درہم کے لیے
للدرهم حيارى	سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
سكارى لا مسلمين ولا	بدمست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
نصارى۔ [1]	نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت مرد اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔(LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ " یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی" لفظ " عیسائی " سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

---

[1] علائم ظہور، ص ۲۰۵۔

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

مسنداً عن عمیرہ بنت نفیل قال سمعت الحسن بن علی علیہما السلام یقول لا یکون الامر الذی ینتظرون حتی لیبراء بعضکم من بعض حتی بعضکم بعضاً وحتی یسمی بعضکم بعضا کذابین۔[1]

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے اور بعض بعض پر لعن وطعن نہ کریں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔

○

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۱۱۵۔

بعضكم من بعض و
يلعن بعضكم بعضا و
يتفل بعضكم في وجه
بعض وحتى يشهد
بعضكم بالكفر على
بعض قلت ما في
ذالك خير قال الخير
كُله في ذالك
عند ذالك يقوم
قائمنا فيرفع ذالك
كُله[1]

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار
برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ
بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے
بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک
دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی
نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں
ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت
ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا
قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری
باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسندا عن الصقر الف
قال سمعت ابا جعفر
محمد بن علي الرضا
عليه السلام يقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے
امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ
انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا
بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۵۔

ان الامام بعدی ابنی
علی امره امری و
قوله قولی وطاعته
طاعتی والامامة بعدهٗ
فی ابنه الحسن علیه
السلام اَمرُه امر ابیه
وطاعة طاعة ابیه ثم
قال ان من بعد الحسن
علیه السلام ابنه القائم
بالحق المنتظر فقلت
له یا ابن رسول الله
ولم سمی القائم
قال لانه یقوم
بعد موت ذکره
وارتداد کثیر القائلین
بامامة فقلت له ولم
سمّی المنتظر قال لان له
غیبة تکثر ایامها و
یطول امدها فینتظر خروجهٗ

ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس
کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور
اس کے بعد یہ امر امامت اس
کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔
اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے
اور اس کی اطاعت اس کے باپ
کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسنؑ کے
کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام
منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزندِ
رسولؐ! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں
یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام
کرے گا۔ جب اس کا ذکر مر جائے
گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر
پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا
جاتاہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت
کے ایام بہت ہوں گے اور مدت
طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج
کا انتظار کریں گے اور صاحبانِ
شک وریب اس کا انتظار

امر اللہ عزوجل فقلت جعلت فداك هذه الفاقة والحاجة قد عرفتها فما انكار الناس بعضهم بعض قال ياتی الرجل منکم اخاه لحاجة فينظر اليه بغير الوجه الذی کان ينظر اليه۔ [1]

اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت اور فاقہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن لوگوں کا ایک دوسرے سے انکار کرنے کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادرِ دینی کے پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔ تو وہ اس حاجت مند سے اس رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر الھمدانی عن الصادق

محمد ابن بشر ہمدانی نے امام صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

---

[1] علائم الظہور زنجانی، صفحہ ۳۱۲۔

عليه السلام فی حديث
طويل قد اخذ نا
موضع الحاجة انّهٗ
قال لبنی فلان ملكا
موجلا حتی اذا اٰمنوا
واطماء نواء وظنوا
ان ملكهم لا يزول صيح
فيهم صيحة فلم
يبق لهم راع بجمعهم
ولا راع يسمعهم و
ذلك قول الله عج
حتی اذا اخذت
الارض زخرفها
وازينت وظن اهلها
انهم قادرون عليها
انها امرنا ليلا
او نهارا فجعلناها
حصيدا كان لم
تغن بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصّہ یہاں
نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد
فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو
گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ
کو مامون و مطمئن محسوس کریں گے اور
یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت
کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان
ایک چیخ بلند ہوگی جس کے سبب
ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو
ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ
نہ رہے گا جو ان کی بات سن سکے
یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب
ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے
کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور
مالکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ
اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم
رات یا دن میں آپ تک پہنچا
تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا
بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كذالك نفصل الآيات	ہم اس طرح فکر کرنے والوں کے لیے
لقوم يتفكرون قلت	اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
جعلت فداك هل	ہیں[1] راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
لذالك وقت قال	کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
لا لان علم الاغلب	فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
علم المؤقتين ان	معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
الله وعد موسى	اللہ نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ
ثلاثين ليلة واتمها	کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
بعشر لم يعلمها موسى	مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
ولم يعلمها بنى	بنی اسرائیل کو تو جب وقتِ موعود گزر
اسرائيل فلما جاز	گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں
الوقت قالوا غرنا	دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
موسى فعبدوا العجل	کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
ولكن اذ كثر الاحاجة و	فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
الفاقه فى الناس وانكر بعضهم	اور لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ
بعضا فعند ذالك تو	نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
قعوا عند الله صباحًا	زمانے میں صبح و شام امرِ الٰہی کے

[1] سورۃ یونس آیت ۲۴۔

ومساء۔ [1]	ظہور کی توقع رکھو۔

قتل اور موت

عن البزنطی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر ھذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یفتر [2]	بزنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ مہدیؑ سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ مَیں نے پوچھا "بیوح" کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

۲

مسندا عن سلیمان بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدام القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی یذھب من کل سبعة خمسة الموت الاحمر السیف الموت	سلمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سُرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

---

[1] ظہور الحجہ چاپ قدیم

[2] بحار الانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۵۲۔

الابیض الطاعون۔ [1]	طاعون ہے

۔۔۔۔۔ ۳ ۔۔۔۔۔

مسندا عن ابی بصیر	ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر
ومحمد بن مسلم عن	صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
الصادق علیہ السلام لا	ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب
یکون ھذا الامر حتی	تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ
یذھب ثلثا الناس	ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا
فما یبقی فقال علیہ	کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے
السلام اما ترضون	تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم
ان تکونوا الثلث	اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ
الباقی۔ [2]	ایک تہائی تمہاری ہو۔

امراض

عن رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ والہ وسلم ظھور	نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر (ریاحی
البواسیر وموت	امراض) اور ناگہانی موت اور

---

[1] بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چھاپ قدیم

[2] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاة والجذام مت — جذام (جلدی بیماریاں) وقت
اقترب الساعة۔[1] — نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۔

جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی
جزیرة تسمی بالاندلس
فیغلب علیهما اهل
الکفر فیاخذون
اموالهم و اکثر
بلادهم ولیسبون
نسائهم و اولادهم
و یهتکون الاستار
و یخربون الدیار
و ترجع اکثر البلاد
فیافی و قفار
و یتخلس اکثر
الناس من دیارهم
و اموالهم فیاخذون
اکثر الجزیرة

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی
زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰
پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں
شمار کیا ہے۔ علائم ظہور میں عماد زادہ
اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا
ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا
جائے گا۔ ان پر اہل کفر غالب آ
جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال
ودولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں
گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر
کریں گے۔ پردے چاک کر دیں گے
اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر
بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل
ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی
زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا يبقى الا اقلها	کردیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر
ويكون في	حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
الغرب المهرج	رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر
والخوف وليستولى عليهم	ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک
الجوع والغلاء وتكثر الفتنة	اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
وياكل الناس بعضهم بعضًا	ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
فعند ذلك يخرج رجل	کو کھانے لگیں گے اس وقت
من المغرب الاقصى من	مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا
ولد فاطمة بنت رسول الله	بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
وهو المهدى القائم	کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہوگا۔ یہ
في آخر الزمان وهو اوّل	آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط ساعت
اشراط الساعة [1]	کی حد اوّل ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدیؑ کا تعلق ہے تو یہ

---

[1] علائم الظہور زنجانی صفحہ ۳۰۰۔

تواتر روایت کے خلاف ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف وتحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔

○

افریقہ

وفی العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن نعیم ابن حماد عن ابی قبیل کان یکون بافریقیہ امیر اثنی عشر سنۃ ویکون بعدہ فتنۃ ثم یملک رجل اسمر یملاھا عدلا ثم لیسر الی المھدی فیودی الیہ الطاعتہ۔

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸ پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا اور عدل و داد سے پُر کرے گا۔ پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا۔

○

چین

فی اربعین المیر اللوحی
عن فضل بن شاذان عن
ابی جعفر علیہ السلام
یقول کانی بقوم قد
خرجوا من اقصی البلاد
المشرق من بلدۃ یقال
لہا شیلا یطالبون حقہم من
اہل الصین فلا یعطون
فاذاراوا ذلک وضعوا
سیوفہم علی عواتقہم
فرضوا باعطاء ما
سالوہ فما یقبلوا
وقتلو منہم خلق
کثیرا ثمّ یسخرون
بلاد الترک والہند
کلہا و یستوجہون

اربعین میر لوحی میں فضل ابن شاذان
نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
"شیلا" سے ایک قوم خروج کرے گی،
اور اہلِ چین سے اپنے حق کا مطالبہ
کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
رکھ لیں گے تو اہلِ چین ان کا مطالبہ
پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن
وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
اور خلقِ کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
ترک اور ہندوستان کے سارے
علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

الی خراسان و یطلبونها من اهلها فلا یعطونها خدونها قهرا و یریدون ان لا یدفعوا الملك الا الی صاحبکم مع الذین قتلوهم فانتقموا منهم و تعیشو فی سلطانه الی اخر الدنیا[1]

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہلِ خراسان سے ان کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔

○

چین، خروج عمانی

فی مناقب ابن شهر علائم الظهور اذا فقد الصین و

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰

تحرك المغربي وسار العباسي او العماني وبويع السفياني اذن لولی الله [1]

مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا جائے گا۔

رُوس

واما الروس فطالعها منحوس وعسكرها منكوس وملكها مايوس يصيبها الندم بعد استيلاء على العجم ويصير له داهيتان (الاولی) الاختلاف

رسالۃ الرزیہ تالیف محی الدین عربی ۱۱۳۲ھ میں ممایرد علی الملوک (جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے) کے ذیل میں تحریر ہے: روس کا طالع منحوس ہے اس کا لشکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

---

[1] اثبات الہجۃ صفحہ ۲۱۲۔

بنواحی ملکه بحیث
یعجزعن تسکینه
وتامینه روالشانته
امراض تتابعة تخسره
مالا ونفوسًا وّ
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشه (نمسه) ونصره
ترکی وقفقازیه و
لکل طائران یقح
ولکل صعودت نزول
الی ان قال دارالظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
له یا نصرار والبعد
عن الدیار واما الایران فیدوم
اختلافها بستین وساقطها
یعود ولا یسرع بالعقود
تتحد ارکانها فیکون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان ومال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دو سال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلاً انشاء الله الی ان قال قم یا سین واخطب یالام واحکم یامیم واجمع المسلمین قد مضت الملوک الجبابرة جاء الحق و زھق الباطل قال الامام جعفر بن محمد الصادق لکل اناس دولة یرقبونها ودولتنا فی آخر الدھر تظھر [1]

وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر کہا کہ اے سین قیام کر، اے لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔ اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ گزر گئے، حق آگیا اور باطل بھاگ گیا، جیسا کہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے فرمایا کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری حکومت آخری زمانے میں ظاہر ہوگی۔

○

آذربائیجان

وفی غیبة النعمانی عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال لی

غیبت نعمانی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

---

[1]

ابی یعنی الباقر لابد لنا من	مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
آذربائیجان لا یقوم لها شیٔ	نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت
واذا کان کذالک فکونوا	آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
احلاس بیوتکم والبدوا ما	پھر صحرا سے ندا ہو گی تو حرکت
لبدنا والنداء بالبیداء فاذا	کرنے والا حرکت کرے تو
تحرک متحرک فاسعوا	اس کی طرف جاؤ اگرچہ
الیه ولو حبوا واللّٰہ لکانی	گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
انظر الیه بین الرکن و	رہا ہوں کہ رکن ومقام کے درمیان
المقام یبایع النّاس علیٰ	وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
کتاب جدید علی العرب	پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
شدید قال وویل للعرب من شرقد	کے لیے ہے۔
اقترب۔ ؎	

○

مشرق

۱

اخرج جلال الدّین السیوطی	جلال الدین سیوطی نے العرف
فی العرف الوردی	الوردی صفحہ ۰ جلد دوم میں اپنے

المهدی فیسمع من المشرق والمغرب حتی لا یبقی راقد الا استیقظ ولا نائم الا قعد وقاعد الا قام علی رجلیه فزعاً ورحم الله من سمع ذالك الصوت فاجاب فانه صوت جبریل الروح الامین [1]

کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا اس پر رحم کرے گا جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس لیے کہ یہ آواز جبرئیل امینؑ کی ہو گی [1]

— ۲ —

وعن خالد ابن سعد ان قال ستبدو ایة عمود من نار تطلع من قبل المشرق یراها اهل الارض کلهم فمن ادرك ذلك فلیعد لاهله طعام سنة۔ [2]

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود کی صورت میں مشرق سے ایک نشانی ظاہر ہو گی، جسے دُنیا کے سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے ایک سال کا غلہ ذخیرہ کرلے [2]

---

[1]

[2]

۳

وقال علیه السلام اذا	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
رائیتم علامة فی السماء	جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو
نارا عظیمة من قبل	جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے
المشرق یراها اهل	ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے
الارض کلهم فمن	گی اس وقت لوگوں کی پریشانی
ادرك ذلك فلیعد	کے دُور ہونے کا وقت ہے اور یہ
لاهله طعام سنة. ؎	ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

۴

عن الصادق علیه السلام	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
یزجو الناس قبل قیام	کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں
القائم علیه السلام	کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱)
عن معاصیهم بنار	آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر
تظهر فی السماء و	ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان
حمرة تجلل السماء	میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں
وخسف ببغداد وخسف	زمین دھنسنے کے ذریعے (۴)
ببلدة البصرة و دماء	بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے

؎

تسفك بها وخراب دورها	(۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے
وفناء يقع فی اهلها و	ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے
شمول اهل العراق	(۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے
خوفا لا يكون لهم	(۸) اہلِ عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے
معه قرار۔ ؎	لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلا دیا گیا ہے (شبه الهروی العظيم) بظاہر ان دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلۂ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۷۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثویّہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

؎

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آلِ محمدؐ کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گردن پر آلِ محمدؐ کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ شاید ثویہ سے مراد پشت کوفہ پر نجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کمیل ابنِ زیاد کی قبر ہے۔ بہرصورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔

○

مختلف ممالک

قال امیرالمومنین یا	امیرالمومنین نے فرمایا، اے جابرؓ
جابر اذا اصاح الناقوس	جب ناقوس ۲ چیخنے لگے، جب
وکبس الکابوس وتکلم	کابوس ۳ عارض ہوجائے اور
الجاموس فعند ذلك	جب بھینسیں ۴ بولنے لگیں تو اس
عجائب وای عجائب	وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور
اذا انار النار بنصیبین و	کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں
ظهرت الریات العثمانیه	آگ روشن ہوجائے اور سیاہ ۶
بوادی سود واضطربت	وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہوجائیں
البصرة وغلب بعضهم	اور شہر بصرہ مضطرب ہوجائے اور
بعضا وصبا کل	ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب
قوم الی قوم واختلف	آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی

المقالات وحركت
عساكرخراسان رو
يويع لشعيب) وتبع شعيب
بن صالح تميمي من
بطن طالقان وبويع
لسعيد السوسى ؎
لخوزستان وعقدت
الراية لعماليق كرمان
وتغليب العرب على بلاد
الارمن والسقلاب واذا
عن هرقل الرومى و
السقلاب واذاعن هرقل
الرّومى بقسطنطنيه لطارقه
سفيانى فتوقعوا طهورمكلم
مُوسى بن عمران من
الشجرة على الطور فيظهر هذا
ظاهر مكشوف ومعاين

طرف جست کرے اور خراسان
کی فوجیں حرکت میں آ جائیں،
اور بیعت یا پیروی کی جائے
ارضِ طالقان سے شعیب ابن
صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت
خوزستان ؎ میں کی جائے؟ اور
مردان کرد پر پرچم نصب ہو جاتے
اور عرب ارمن ؎ و سقلاب کے
علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
؎ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
کی اطاعت کرے تو اس وقت
توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
مُوسٰی سے بذریعہ درخت کوہ طور
پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

؎

موصوف الاوکمہ عجائب توکتھاو دیں اس لیے کہ ان کا برداشت
دلائل کتمتھا لاجلالھا حملۃ [1] کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کابوس زدہ مریض کی حالت ہوگی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے حلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ وفساد کے مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں وادی سُوکو وادی سوا تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وادی وادیٔ دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیوں کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں وادی سو سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدیؑ سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

---

[1]

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نورالانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہو گا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم الے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ تبلا دے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدیؑ کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہو گا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مروزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے ہیں بلخ اور مرورود

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔

(ک) کردان کو کردار اور کرور بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔

○

تہران و بغداد

في غيبة النعماني يظهر بعد غيبة مع طلوع النجم الآخر وخراب الزوراء وهي الري وخسف المزورة وهي بغداد وخروج السفياني وحرب ولد العباس مع فتيان آرمينية وآذربايجان تلك حرب يقتل فيها الوف كل يقبض على سيف مخلى تخفق عليه رايات سود تلك حرب يستبشر بها الموت الموت

غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم غیبت کے بعد اس وقت ظاہر ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی کا خروج ہوگا اور آرمینیہ اور آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس کی جنگ ہوگی جس میں ہزاروں قتل ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی

الاحمر والطاعون الاکبر۔ سرخ موت اور عظیم طاعون۔

○

تہران

الویل الویل لامتی من الشوری الکبریٰ و الشوریٰ الصغری سئل من بعتینھا۔ قال الشوری الکبریٰ تنعقد فی بلدی بعد وفاتی و الصغریٰ تنعقد فی الغیبۃ الکبریٰ فی الزوراء لتغیر سنتی وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو میری اُمت پر شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغریٰ کے سلسلے میں۔ کسی نے بڑے اور چھوٹے شوریٰ کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا شوریٰ کبریٰ میں میری وفات کے بعد منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شوریٰ غیبت کبریٰ میں شہر زوراء[۲۲] میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے لیے منعقد ہوگا۔

○

عجم

فی مجمع النورین عن غیبة ابن عقدة عن الصادق علیہ السّلام اختلاف الصنفین من العجم فی لفظ کلمة العدل یقتل فیه الوف الوف یخالفهم الشیخ الطبرسی فیصلب ویقتل۔	مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔ ؎

○

قبور ائمہ

یاتی علی الناس زمان یخربون قباب الائمة	رسول اللہ ص نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ ائمہ کے قبروں کو بندوقوں سے خراب

؎

بالبنادیق۔	کریں گے۔[1]

خراسان وسیستان

عن معروف بن خربُوذ قال ما دخلنا علی ابی جعفر قط الا قال خراسان خراسان سجستان سجستان کانه یبشرنا بذلک۔	معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔[2]

قم

عن الصادق علیه السّلام	امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

[1]

[2]

فی ذکر الکوفہ الی ان قال یظھر العلم ببلدۃ یقال لھا قم فتصیر معدنا للعلم والفضل حتی لا یبقی فی الارض مستضعف فی الدین وذلک عند ظھور قائمنا فیجعل اللہ قم واھل قائمین مقام الحجّۃ لولا ذالک لساخت الارض باھلھا۔

کا تذکرہ کرتے ہُوئے فرمایا کہ علم ایک شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام "قم" ہے۔ وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا تو اللہ قم اور اہلِ قم کو حجّت کا قائم مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو تو زمین اہل سمیت تباہ ہو جائے گی[۱]

۲

عن ابی الحسن الاوّل قال رجل من اھل قم یدعو النّاس الی الحق یجتمع معہ قوم کزبر الحدید لا تذلھم الریاح العواصف ولا یملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ اہلِ قم سے ایک شخص لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں گے جو لوہے کی طرح سخت ہونگے انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

---

[۱]

ولا یتجنبون وعلی اللہ یتوکلون و العاقبۃ للمتقین۔

عاجز و خستہ ہوں گے اور نہ بزدلی دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل کریں گے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔[1]

قم / تہران

عبد اللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بلادِ جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلاد جبل کا کچھ علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیھا موضعا یقال لہٗ بحر ویسمی بقم وھو معدن شیعتنا فاما الری فویل لہ من جناحیہ وان الامن فیہ

اس میں ایک علاقہ ہے، جسے بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے، اب رہ گیا رے تو وہ دونوں طرف سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

---

[1]

من جهة قم واهله قيل ما حناحاه قال عليه السلام احدهما بغداد والآخر خراسان فانه تلتقي فيه سيوف الخراسانين وسيوف البغداديين فيعجل الله عقوبتهم ويهلكهم فياوی اهل الري الی قم فيؤويهم اهله ثم ينتقلون منه الی موضع يقال له اردستان۔

فقط قم اور اہل قم کی طرف سے ہوگا، پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔ اور اہل قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہل رے وہاں سے اردستان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

○

قزوین

عن غيبة الطوسی عن النبیؐ يخرج بقزوين رجل اسمه اسم النبی يسرع الناس الی طاعة المشرك والمؤمن يملاء

شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت میں رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قزوین سے خروج کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی اطاعت کریں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوفا۔ ؎	یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے پُر کرے گا۔

○

○

عن محمد بن بشر	محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں
قال قلت لمحمد	کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ
بن الحنفیه قد طال	امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب
هذا الامر حتی متی	تک اس کا انتظار رہوگا؟ آپ
قال فحرك راسه	نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ
ثم قال انی یکون	ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو
ذلك ولم یعض الزمان	زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی
انی یکون ذلك ولم	اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے
یجف الاخوان انی یکون	پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے
ذلك ولم یظلم السلطان	وقوع پذیر ہوسکتا ہے ابھی اس
انی یکون ذالك	بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے
ولم یقم الذندیق	ابھی یہ امر کیسے واقع ہوسکتا،
من قزوین یهتك	ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج
ستورها ویکفر	نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

؎

صدورها ويغير	پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تکفیر کرے
سورها ويذهب	گا، اس کی فصیلوں کو تبدیل کر دے گا،
ببهجتها من فرمنه	اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو بھی
ادركه ومن حاربه	اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا۔
قتله ومن اعتزله	اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو
افتقر ومن تابعه	جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا
كفر حتى يقوم	وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں
باكيان باك يبكي	کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک
على دينه وباك	گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے
يبكي على	اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر
دنياه ؎	گریہ کرے گا۔

توضیح

قزوین کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔

○

کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراهيم بن عبدالله	امام صادق علیہ السلام سے

؎

بن العلا عن ابي عبد الله عليه السّلام عن امير المومنين عليه السلام حدّث عن اشياء تكون بعده الى قيام القائم عليه السلام فقال الحسين عليه السّلام يا امير المؤمنين متى يطهر الله الارض من الظالمين ؟ قال لا يطهر الله الارض من الظالمين حتى يسفك الدم الحرام ثم ذكر امر بني اميه و بني العباس في حديث الطول وقال اذا قام القائم بخراسان وغلب على ارض كوفان والملتان وجاز جزيره بني كاوان وقام منا قائم بجيلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور اپنے جد امیر المومنینؑ نے کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد سے لے کر قیام قائم تک وقوع پذیر ہونے والی تھیں اس پر امام حسین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا امیر المومنینؑ! اللہ کب اس زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ جب ایک قیام کرنے والا خراسان سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ حاصل کرے اور جزیرہ کاوان سے گزر جائے اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا جیلان میں قیام کرے اور ابر و دیلم کے لوگ اس

الابروالديلم وظهرت	کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
لولدی رایات الترك	میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
متفرقات فی الاقطار	مختلف اطراف وجوانب میں پراگندہ
والحرامات وكانو	رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت
بين هنات وهنات واذا	دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
يترلف فی الارض الاذنين	ہوجائے اور مصر میں امیروں کا امیر
طوبی لمن ادرك زمانه	قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
ولحق اوانه وشهد ايامه	طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
خربت البصرة فقام امير	کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
الامراء فحكى عليه السلام	آمادہ ہوجائیں اور صفیں تیار ہوجائیں
حكاية طويلة ثم قال	اور مینڈھا اپنے بچہ کو قتل کردے
اذا ظهرت الالوف و	اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
صفت الصفوف وقتل	کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
الكبش المخروف هناك	کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
يقوم الآخر ويثور الثاير	جس کی تمنا کی جارہی ہے اور وہ
ويهلك الكافر ثم يقوم القائم	غائب امام جو صاحب شرف
المامول والامام المجهول	فضیلت ہے، خروج کرے گا۔
له الشرف والفضل و	اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
هو من ولدك يا حسين لا ابن	ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

مثله بين الركنين في درليسين بالتين يظهر على الثقلين ولا في الارض الاذنين طوبى لمن ادرك زمانه و الحق اوانه و شهد ايامه۔ [1]

ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن وانس پہ غالب ہوجائے گا اور زمین پر پست لوگوں کا خاتمہ کردے گا، بشارت ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔ اور اس دور میں موجود اور اس کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاہ پرچموں اور سیاہ لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۵۔

سفیانی اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرۂ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہٰذا یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرۂ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا" یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور دیلم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اور ترکمانی سلجوکی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔

ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا۔ جب ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے اور ہزارہا افراد لڑ پڑیں گے ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○

عراق

قال السید علی ھمدانی الاصل نجف المسکن ناقلا عن کتاب روضۃ العلویہ قال علیہ السلام اذا قتل فی العراق صبی من سلالۃ النبیؐ وتحکم الجندی انقلب الناس رأسا علی عقب وکثر الھرج والمرج واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سراپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ جائے گا، مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

ويقل الايمان ويكون من خطب	ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے
على المنابر عندهم كالجيفة و	نزدیک منبروں سے خطاب کرنے
يخاطر على نفسه ويقتل بعضهم في	والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص
سبيل الدّين والايمان ثم تحصل	اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں
الاضطراب بين النّاس ويبقى و	میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت
عندها تدمر اماكن كثيرة من	تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق
جهة الشمال ويقتل فيها	میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں
خلق كثيرة من الابرياء	گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل
ثم تحرث قصر و	ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے
الديار في البصرة ثم	علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس
ياتي عصابة من الشام	کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا
يطالبون الدّين وفي صحة	جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث
هذا الجزتامل ـله	کی صحت میں تامل ہے۔

ـله

ذات الفلاۃ الحمرا وفی
عقبھا قائم الحق یسفر
عن وجھہ بین الاقالیم
والقمر المضی بین
الکواکب الدریۃ الاوان
لخروجہ علامات عشرہ
اولھا طلوع الکواکب
ذی الذنب ویقارب من
الحاوی ویقع فیہ ھرج
ومرج وشغب وتلک
علامات الخصب ومن
العلامۃ الی العلامۃ
عجب فاذ انقضت
العلامات العشرۃ
اذا ذالک یظھر
القمر الازھر و
تمت الاخلاص علی

میدان میں بنایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اُٹھایا جاتے
گا کہ گویا چمکتے ہُوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دمدار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی[1]
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
وفساد اور شور وشر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیانی عہد تعجب کا ہے جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کلمہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

---

[1] حاوی کا مفہوم واضح نہیں ہے بظاہر یہ جدی ہے جو ایک ستارہ بھی ہے اور ایک برج کا نام بھی ہے

التوحید۔ ۱ہوجائے گا۔

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فتنوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر اُدھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہوجاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے فتنوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیصبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سُرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہوگئی۔ بغداد میں فیصل اوّل کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ وثمة الفتنة العبرا والقلادة الحمرا یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہوگا اور سُرخ رنگ کا گلوبند ہوگا (ملاحم وفتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل وغارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ایٹمی اسلحے استعمال ہوں گے۔

---

۱ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۲۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ معلوم کرنا کہ امیرالمومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے، مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارۂ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دُمدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلا فاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعجب کا ہے۔

۞

مسجدِ براثا

عن جابر بن عبد الله الانصاری حدثنی انس بن مالک وکان خادم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لما رجع امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام من قتال اهل	جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادمِ رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ نہروان سے پلٹے تو "براثا" پر پڑاؤ ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

النہروان نزل "براثا" وكان بها
راهب فى قلايته وكان اسمه
الحباب، فلما سمع الرّاهب الصيحة
والعسكر اشرف من قلايته
الى الارض فنظر الى عسكر امير
المُؤمنين فاستفظع ذالك و
نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن
رئيس هذا العسكر؟ فقيل له هذا
امير المومنين وقد رجع من قتال
اهل النہروان فجاء الحباب
مبادرا يتخطى الناس حتى وقف
على امير المومنينؑ فقال السّلام
عليك يا امير المومنين حقا حقا
فقال له: وما علمك بانى امير
المومنين حقا حقا؟ قال له: اخبرنا
علماؤنا واحبارنا، فقال له الراهب:
وما علمك باسمى؟ فقالؑ
اعلمنى بذالك حبيبىؐ
رسول الله صلى الله عليه وآله

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے
نکل کر امیر المؤمنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے
کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار
فوج کے قریب آ کر پوچھنے لگا۔ کہ
یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار
کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین
سالار ہیں اور جنگ نہروان سے
واپس آ رہے ہے۔ حباب تیزی کے ساتھ
فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی
کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا
السّلامُ علیک یا امیر المومنین حقا
حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم
ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین ہوں
اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء
اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ
نے فرمایا اے حباب! ابھی یہی
کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ
آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟
آپؑ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

وسلم فقال له الحباب ! مد يدك فانا اشهد ان لا اله الا الله وانّ محمد رسول الله وانك على ابن ابى طالب وصيه۔ فقال له يا امير المومنين عليه السّلام و اين تاوى ؟ فقال له اكون فى قلاية لى ههنا فقال له امير المومنين عليه السلام بعد يومك هذا لا تسكن فيها ولكن ابن ههنا مسجدًا وسمه باسم بانيه فبناه رجل اسمه براثا فسمى المسجد براثا باسم البانى له، ثم قال : ومن اين تشرب ياحباب: فقال يا امير المومنين من دجلة ههنا قال: فلم لا تحفر ههنا عينا اوبئرا۔ فقال له يا امير المومنين

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی طالب رسولؐ کے وصی و جانشین ہیں۔ آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ حباب! تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا دجلہ سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

كلما حفرنا بئرا وجدناها
مالحة غير عذبة فقال له
امير المومنين احفر ههنا بئرا
فحفر فخرجت عليهم صخرة
لم يستطيعوا قلعها. فقلعها امير
المومنين عليه السلام فانقلعت عن
عين احلى من الشهد والذ من الزبد
فقال له يا حباب يكون شربك
من هذه العين اما انه يا حباب !
ستبنى الى جنب مسجدك هذا
مدينة وتكثر الجبابرة فيها وتعظم
البلاء حتى انه ليركب فيها كل
ليلة جمعة سبعون الف فرج
حرام، فاذا عظم بلاؤهم شدوا على
مسجدك ليفطوه ثم وابنه بنيان
ثم وابنه لايهدمه الا كافر
ثم بيتا. فاذا فعلوا ذلك منعوا
الحج ثلاث سنين واحترقت خضر
هم سلط الله عليهم رجلا من اهل

کھود۔ جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان
برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب!
جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر
افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلاے
عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
جمعہ میں ستر ہزار زنا کاریاں ہونگی
اور اس مسجد کا راستہ بند کردیں
گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
حج سے روکیں گے، اس وقت
ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
اللہ ان پہ اہل سفح[1] میں سے ایک

[1] عراق کے ایک علاقے کا نام ہے۔

السفح لا يدخل بلدا الا اهلكه
واهلك اهله ثم ليحد عليهم
مرة اخرى ثم ياخذهم
القحط والغلاء ثلاث سنين
حتى يبلغ بهم الجهد ثم
يحود عليهم. ثم يدخل
البصرة فلا يدع فيها قائمة الا
سخطها واهلكها، واسخط
اهلها وذلك اذا عمرت الخربة
وبنى فيها مسجد جامع فعند
ذلك يكون هلاك البصرة
ثم يدخل مدينة بناها
الحجاج يقال لها واسط،
فيفعل مثل ذلك ثم
يتوجه نحو بغداد، فيدخلها
عنوًا ثم يلتجي الناس الى
الكوفة ولا يكون بلد
من الكوفة تشوش. الامر

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں
داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہریوں
کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان
لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔
اس وقت یہ لوگ تین سال تک
قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور
مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر
ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے
بعد وہ بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو
دیکھے گا اسے تباہ کردے گا اور اس کے
ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں
جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت
بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج[1] کے بنا
کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ
جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ
کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت
اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہونگے

---

[1] غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم يخرج هو الّذي ادخله
بغداد نحو قبري لينبشه
فيتلقاهما السفياني فيهزمها
ثم يقتلهما ويوجه جيشا
نحو الكوفة فيستعبد
بعض اهلها ويجي رجل
من اهل الكوفة
فيلجئهم الى سور فمن
لجاء اليها امن و
يدخل جيش السفياني
الى الكوفة فلا يدعون
احداً الا قتلوه وان
الرجل منهم ليمر بالدره
المطروحة العظيمة
فلا يتعرض لها ويرى
الصبي الصغير
فيلحقه فيقتله
فعند ذلك يا
حباب يتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کرلیں گے۔ پھر اہلِ کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مِل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدها هیهات هیهات وامور عظام فتن کقطع المظلم فاحفظ عنی ما اقول لك یا حباب[1]

تو قتل کر دے گا۔ اے حباب! آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر ہوں گے اور رات کی طرح تاریک فتنے پیدا ہوں گے۔ اے حباب! جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو[2]

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحائی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلک فان هذا المسجد یعمرو

لکن اذا هدم مسجد براثا بطل الحج قیل له

واین مسجد براثا هذا قال فی غربی الزوراء

من ارض العراق صلی فیه سبعون نبیا و

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

[2] مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخہ سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور سقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا وآخر من یصلی فیہ ھذا واشار بیدہ
الی مولانا علی ابن ابو طالب علیہ السلام۔

اس کام کو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی لیکن جب مسجد براثا منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مسجد براثا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے آپ نے ہاتھ سے حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

سلیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرمے کے درخت کو کاٹ ڈالا یہ سانحہ ۳۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرملی نے خروج کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت حباب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوگی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہوگی۔ اس دوسرے انہدام کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہوگی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سنع کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہوگا۔

○

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کر دیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں "یعنی فلاں" اور" ان لوگوں" کے الفاظ تقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جدا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومتِ وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیر المومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ الضارا در صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات ہیں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحار الانوار کتاب اسماء والعالم صفحہ ۳۰۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم وفضل کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے ناواقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو حجلہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔

○

کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن للخروج علامات عشرہ اولها تحریق الرایات فی ازقة الکوفه وتعطیل المساجد، انقطاع الحاج وخسف و قذف بخراسان وطلوع الکواکب المذنبه واقتران النجوم وهرج ومرج و قتل نهب فتلك علامات عشره من العلامة

ایک دوسرے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں (۱) کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳) حاجیوں کا رُک جانا (۴) خراسان میں زمین کا دھنسنا (۵) خراسان میں سنگباری (۶) دم دار ستاروں کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰) غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الی عجب فاذا تمت العلامات قام قائمنا۔[1]

کے درمیان جائے تعجب ہے، تو جب یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا قائم قیام کرے گا۔

○

الا و ان للباطل جولة و للحق دولة الا و انی ظاعن عن قریب فارتقبوا الفتنة الاموية و الدولة الكسروية ثم تقبل دولة بنی العباس بالفزع والباس و تبنی مدینة يقال لها الزوراء بين دجلة و دجيل و الفرات ملعون من سكنها منها تخرج طينة الجبارين تعلى فيها القصور و تسبل الستور

آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت کے منتظر رہو۔ پس بنی عباس کی حکومت آئے گی خوف و دہشت اور سختی و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے گا۔ دجلہ اور دجیل اور فرات کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا اس میں سکونت اختیار کرنے والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں محلات ظاہر ہوں گے اور ان

---

[1] نوائب الدهور جلد اوّل صفحہ ۲۷۔

وبتعاملون بالمكر و
الفجور فيبتدا ولها بنو
العباس اثنين واربعين
ملكاً عدد سنى الملك
ثم الفتنة الغبراء و
القلادة الحمراة في
عنقها قائم الحق ثم
اسفر عن وجهي بين
اجنحة الاقاليم كالقمر
المضى بين الكواكب
وان لخروجي
علامات عشرة اولها
تحريق الرايات تحريق
الزوايا في ازقة
الكوفة وتعطيل المساجد
وانقطاع الحاج وخسف
وقذف بخراسان و
طلوع الكوكب المذنب
واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
یہاں کے لوگ مکروفریب اور فسق و
فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
کے مطابق پے در پے اس میں حکومت
کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
ہوگی۔ پھر اس کے عقب میں حق
کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
میں پرچموں کا جلایا جانا اور مسجدوں
کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
اور خراسان میں سنگباری اور دمدار
ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسنا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بمباری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالباً اسی کا ذکر خطبہ لولوۃ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○

حجاز۔ نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار فی	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجازکم وجدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفکم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقعوا ظهوره۔ ۱؎	ظہور کی توقع رکھو

۱؎ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵

نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیه السلام اذا ملا نجفکم هذا السیل والمطر والمدر وملکت بغداد التتر فتوقعوا ظهور القائم المنتظر۔ [1]	امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جاتے اور جب حجاز اور مدر میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔

۲۔ امیر المومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵۔

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مَدَر میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تاتاریوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی زمانے کے عرصٰ میں ہوں گے۔ لہذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مَدَر یمن کا ایک دیہات ہے جو شہرِ صنعا سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

قبر کمیلؒ

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام قال کمیل بن زیاد یا سیدی ان لی سوال	کمیل ابن زیاد نے امیرالمومنینؑ سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیا اس

معك والحياء يمنعي عن ذلك فقال قل يا كميل ما تريد قال مجاورتي قبري بقربك وتوجه اليه فقال يا كميل ان قبرك هنا فقال يا سيدي انه بعيدة عنك قال كلا سيكون قريبا واعلم انه في آخر الزمان تحيط بقربك قصور والحدايق وفي كل قصر مصباح يحرسك ومراه ينظر بها البعيد والقريب و هي علامات قائمنا آلِ بيت رسول الله۔

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا! میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ ہُوئے اور فرمایا یا کمیل! تمہاری قبر یہاں بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ مکانات اور باغات ہوں گے اور ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کی علامات ہیں[1]

میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

لہ روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی صفحہ ۲۶۲

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد حنانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی حنانہ ہو گیا ہے۔

○

مصر و شام

— ۱ —

ابی الحسن علیہ السلام کانی برایات من مصر مقبلات خضر مصبغات حتی تاتی الشامات فتھدی الی ابن صاحب العصبات[1]	امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

— ۲ —

عنہ علیہ السلام سئل	امام علیہ السلام سے کسی نے

---

[1] الزام الناصب۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۷۔

عن الفرج فقال ترید	فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا
الاکثار ام اجمل لك	تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے
قبل بل تجمل لی	بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض
قال اذا رکزت رایات	کی کہ اختصار سے بیان فرمایئے
قیس بمصر ورایات	فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں
کندہ بخراسان [1]	اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز
	ہو جائیں[2] تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام، لبنان اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔

العصیات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصیات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ صاحبِ وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۷۔

[2] الخرائج والجرائح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

۱

عن علی علیہ السلام قال	حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
اذا اختلف اصحاب الرایات	کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف
السود خسف بقریۃ	کریں تو ارم[1] کی بستیوں میں سے ایک
من قری ارم وسقط جانب	بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد
مسجدھا الغربی، ثم	کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس
یخرج بالشام ثلاث	وقت شام میں تین جھنڈے خروج
رایات الاصحب والابقع	کریں گے اصحب، ابقع اور سفیانی
والسفیانی فیخرج السفیانی من	سفیانی شام سے خروج کرے گا اور
الشام والابقع من مصر فیظھر	ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں
السفیانی علیھم۔	پر غالب آجائے گا۔

---

[1] ارم کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض دمشق کو کہتے ہیں۔ ارم ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذربائیجان کا ایک علاقہ ہے اور ارم ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل معجم جلد ا، صفحہ ۱۵۰ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

— ۲ —

مسنداً عن عبد اللہ ابن منصور عن الصادق علیہ السلام سئل عن اسم السفیانی فقال وما تصنع باسمہ اذا ملک کنوز الشام الخمس دمشق وحمص وفلسطین والاردن وقنسرین فتوقعوا عند ذالک الفرج قلت یملک تسعۃ اشھر قال لا ولکن یملک ثمانیہ اشھر لا یزید یوما۔

عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

○

شام

عن ابی جعفر علیہ السلام قال للراوی الزم الارض ولا تحرک یدا ولا رجلا حتی

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

سیحون وجیحون والفراتین والنیل ینصر اللہ اھل بیتہ علی الضلال فلا ترفع لھم رایة الی یوم القیامة۔ [1]

سیحوں، جیہوں، دجلہ، فرات، نیل پر قابض نہ ہوجائیں تو اس وقت اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراط مستقیم نے غالبًا اسے تلخیص کرکے نقل کیا ہے اور بعینہ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○

گرہن

مسندا عن الباقر علیہ السلام آیتان تکونان قبل قیام القائم علیہ السلام لم یکونا منذ ھبط

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آلِ محمدؐ کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

---

[1] الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

آدم الی الارض تنکسف الشمس
فی النصف من شهر رمضان
والقمر فی اخره فقال
الرجل یا ابن رسول اللہ تنکسف
الشمس فی آخر الشهر و
القمر فی النصف فقال
علیه السلام انی لاعلم بما
تقول ولکنهما آیتان لم
یکونا منذ هبط آدمؑ۔

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے
وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند
گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ
فرزندِ رسولؐ! سورج گرہن آخر
ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا
کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ
رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن
یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ
سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

○

مسندا عن ورد عن ابی جعفر
علیه السلام آیتان بین
یدی هذا الامر خسوف
القمر لخمس وعشرین
وکسوف الشمس لخمس عشرة
ولم یکن ذالك منذ هبط
آدم الی الارض وعند
ذالك سقط حساب
المنجمین۔

ورد سے روایت ہے کہ امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں
ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا
اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔
اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے
اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس
وقت اہل نجوم کا حساب ساقط
ہوجائے گا۔

جمادی الثانیہ ورجب

و فی العوالم منه علیه السلام اذاان قیامه مطر الناس جمادی الاخره وعشرة ایام من رجب مطر الم تر الخلائق مثله فینبت لحوم المؤمنین وابدانهم فی قبورهم وکانی انظر الیهم مقبلین من قبل جهینة ینفضون شعورهم من التراب۔ [1]

عوالم میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قیام قائم کا وقت آجائے گا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو گی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۔

صفر

عن کتاب عبد اللہ بن بشار رضیع الحسین علیہ السلام اذا اراد اللہ ان یظھر قائم آل محمدؐ بدأ الحرب من صفر الی صفر و ذلك اوان خروج المھدیؑ [1]

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی کا زمانہ ہوگا۔

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ ۔ صفحہ ۱۲۵۔

خروج

روایت ابوذرؓ

روینا عن ابی ذر انه کان
یوشك ان یاتی علی الناس
زمان یغبط فی خفیف الحاذ
یعنی الّذی لا اھل لہ ولا ولد
کما یغبط الیوم ابو عشر من
الا ولاد وتمر الجنازۃ فی
السوق فیھز الناس روسھم
و یقولون لیت احدنا کان
مکانه فقال عبادۃ الصامت
یا ابا ذر ان ھذا امر
عظیم فقال لعم الامر اعظم
مما یطؤن رسول اللہ
فا یکون فی آخر الزمان
دیدان القراء فمن ادرك
ذلك الزمان فلیعوذ
باللہ من شرورھم ثم

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔
جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں
گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
مرجاتے۔ عبادہ بن صامت نے
کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہ نے
فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
گائیں گے اور استخفاف کریں گے
جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
لوگوں کے شر سے پناہ چاہے پھر

يظهر قلانص البرد فلا يستحي يومئذ من الرّباء المتمسك بدينه اجره كاجر خمسين وفي رواية ابن مسعود وان تغلو مهور النساء عن الخيل ثم يرخص فلا يغلو الى يوم القيامة ـ له

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی اور لوگ سُود کے استعمال سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابنِ مسعود کی روایت میں ہے کہ اس وقت عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور قیامت تک کمی نہ ہوگی۔

○

خُطبہ عجمار

بعد كلام طويل له عليه السلام فيما يخبر من الملاحم العظام يقول وينكر الاخ اخاه ويعق الولد اباه وتذم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیتے ہوئے مختلف جنگوں اور فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

ـله

النساء بحولتهن وتسخر
النساء والامهات بناتهن و
يتغمس الفقهاء بالكذب و
يميل العلماء للريب و
ينكشف الحظاء عن
الحجب وطلع الشمس
من المغرب وينادى
مناد من السماء يا ولى
الله الى الاحياء يظهر
قائمنا المغيب فيقدمه
الروح الامين ويليه
الكتاب المبين ثم
مواريث الانبياء ويديه
الشهداء هم عيسى بن
مريم فيبايعونه فى
البيت الحرام فيتم
الله له اصحاب مشوره
فيتقوعلى بيعة ثانى بهم
الملائكة۔

باپ کو عاق کردے گا، اور عورتیں اپنے
شوہروں کی مذمت کریں گی، اور
مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی
فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں
ڈوبے ہوئے ہوں گے، علماء رشک
و شبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ
چیزوں سے پردے اٹھ جائیں گے
اور سورج مغرب سے طلوع کرے گا
اور ایک ندا دینے والا آسمان
سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ!
زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس
وقت ہمارا قائم جو پردۂ غیب میں ہوگا
وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے
پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین
اور انبیاء کی میراث دیں گے۔ اس
وقت اس کے پاس گواہی دینے
والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی
عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ
لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا الببی نے الشیعۃ والرجعۃ جلد ا صفحہ ۱۴۵ - ۱۴۶ پر، دوحۃ الانوار تالیف شیخ محمد یزدی صفحہ ۱۴۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دوحۃ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔

○

خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال فی حدیث آخر ثم یقع التدبر والاختلاف بین آراء العرب والعجم فلا یزالون یختلفون الی ان یصیر الامر الی رجل من ولد ابی سفیان یخرج من وادی الیابس من دمشق فیھرب حاکمھا منہ یجتمع الیہ قبائل العرب ویخرج الربیعی والجرھمی والاصھب وغیرھم

امیر المومنینؑ نے ایک حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب وعجم رایوں میں اختلاف وافتراق ہوگا وہ بھی اختلافات میں الجھے ہوتے ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق کی وادی یابس سے خروج کرے گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعی، جرہمی اور اصہب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشغب
فيغلب السفياني على كل
من يحاربه منهم
فاذا قائم القائم (عج)
بخراسان الذى اتى من
الصين وملتان وجه السفياني
فى الجنود اليه فلم
يغلبوا عليه ثم يقوم
منا قائم بجيلان بعينه
المشرقى فى دفع شيعة
عثمان ويجيبه الابر والديلم
ويجدون منه النوال
والنعم وترفع لولدى
النود والرايات ويفرقها
فى الاقطار والحرمات و
ياتى الى البصرة و
ويخربها ويعمر
الكوفة ويوربها و
يعزم السفيانى على

گے۔ اور فتنہ وفساد پھیلائیں گے
پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
کرنے والے پر غالب آجائے
گا تو جب ایک قائم چین وملتان
سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
شیعیان عثمان کو دفع کرتے ہیں،
مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
ابر و دیلم کے لوگ اس کی موافقت
کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کردے
گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتاله ويهجم مع عساكره
باستيصاله فاذا جهزت
الالوف فصفت الصفوف
قتل الكبش المخروف
فيموت الثائر ويقوم
الاخر ثمّ ينهض اليماني
لمحاربة السفياني
ويقتل النصراني فاذا
هلك الكافر و
ابنه الفاجر ومات
الملك الصائب و
مضى لسبيله النائب
خرج الدّجال وبالغ
في الغواء والاضلال ثم
يظهر آمره وقاتل
الكفرة السلطان المامول
الّذي تحير في غيبة العقول
والتّاسع من ولدك يا
حسينؑ يظهر بين الرّكنين

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
گا تو جب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
تو خون کا انتقام لینے والا مر جائے
اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
کھڑا ہوگا اور نصرانی قتل ہو جائے
گا، تو جب کافر اور اس کا فاجر
بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
رائے رکھنے والا بادشاہ مر جائے
اور اس کا نائب بھی اسی راستے
پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
کافروں کا قاتل اور مرکز امید بادشاہ
ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
متحیر ہوں گی، اور اے حسینؑ! وہ تیری

يظهر على الثقلين ولا يترك في الارض الا دنين طوبى للمؤمنين الذين ادركو زمانه والحقوا اوانه و شهدوا ايامه ولاقوا قوامه۔ ؎

نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر پلیت افراد کو ختم کردے گا۔ مبارک ہو ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے اور اس کی قوموں سے ملاقات کریں گے۔

○

خروج

۱

مسندا عن الصادق عليه السلام خروج الثلثه الخراسانى والسفيانى واليمانى فى سنة واحدة فى شهر واحد فى يوم واحد وليس فيها راية باهدى من

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان تینوں کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

؎

راية اليماني يهدي الى الحق۔ [1]

کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

— ۲ —

مسند عن الصادق عليه السلام خمس قبل قيام القائم عليه السلام اليماني والسفياني و المنادي ينادي من السماء وخسف بالبيداء و قتل نفس الزكية۔ [2]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آلِ محمد کے قیام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) آسمان سے ایک منادی کی آواز (۴) بیدار میں زمین کا دھنس جانا (۵) قتل نفس زکیہ۔

— ۳ —

عن كميل ابن زياده عن امير لمومنين عليه السلام قيل ومن علائم الظهور خروج ابن الحسن من مكة وقتل رجل فاطمي بالكوفة وتخريب

کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج، کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل، قبور

---

[1]

[2]

قبور الائمة وسلطنت رجل	ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
طبری وتبدیل البسة الاسلامیه	طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
وتیر سنن النبویة و	تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیّر
وتمایل النّاس الی	ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیّت
مذهب المزدکیة؎	کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کسی شخص نے ۱۳۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔ لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا"

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۳۹۵ کے بالائی حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره
احکام الکتاب فانظروا انزول البلاء
کالغیب من السحاب وقیام قطب

؎

القتل فی الدنیا فعند
ذالك یجتمع اهل المکّة
الی السفیانی ویخوفونه
عقوبة الله عز وجل
فیامر بقتلهم وقتل
العلما والزهاد فی جمیع
الافاق فعند ذالك یجتمعون
الی رجل من قریش له
اتصال الی رسول الله (وهو
الامام المهدی) بهلاك
السفیانی۔ ؎

کریں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
ہو جائے گی، اس وقت اہل مکّہ
جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب
کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
علاقوں میں علماو زہاد کو قتل کرائے
گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
آلِ رسولؐ سے ہوگا (وہ امام مہدیؑ
ہوں گے) اور سفیانی کی ہلاکت
کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)

○

خروج مغربی

عن کعب الاخبار
قال خروج المهدی الویة

کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

؎

تخرج من قبل المغرب عليها رجل من كندة اعرج فاذا ظهر اهل المغرب على اهل مصر فبطن الارض يومئذ خير لاهل الشام۔

جو مغرب کی طرف سے خروج کریں گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہلِ مغرب اہلِ مصر پر حملہ آور ہوں تو اس وقت شام والوں کے لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر ہوں گی۔

○

بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جده عمر ابن سعد قال، قال امیر المومنین علیه السلام لا یقوم القائم حتی تفقاعین الدنیا وتظهر الحمرة فی السمآء وتلك دموع حملة العرش علی اهل الارض وحتی یظهر فیهم قوم لا خلاق

عمر ابن سعد نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائمؑ اس وقت تک قیام نہیں کرے گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو اور یہ سرخی عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو اہلِ زمین کے لیے جاری ہوں گے یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدي و
هم براء من ولدي
تلك عصابة رديئة
لا خلاق لهم على الاشرار
مسلطة و للجبابره
مفتنة و للملوك مبيرة
يظهر في سوادا لكوفة
يقدمهم رجل اسود
اللون و القلب رث الدّين
لا خلاق له مهجن
زنيم عتل تدا ولته
ايدي العواهر من
الامهات من شر نسل
لا سقاها الله المطر
في سنة اظهار
غيبة المتغيب من
ولدي صاحب الراية
الحمرا والعلم
الاخضري يوم

ہوں گے جو توفیقاتِ الٰہی سے دور ہوں
گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
سے بیزار رہوں گے۔ وہ لوگ
پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
عیب دار بخیل اور پرغرور ہوگا۔ وہ
بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
کے سال اللہ اسے بارش سے
سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
وهيت، ذلك يوم فيه
صيلم الاكراد والشراة
وخراب دار الفراعنه
ومسكن الجبابرة
مساوى الولاة الظلمة
وام البلاء واخت العار
تلك ورب علي يا عمر
ابن سعد بغداد الا لعنة
الله على العصاة
من بني اُمية وبني
فلان الخونه الذين
يقتلون الطيبين من
ولدي ولا يراقبون فيهم
ذمتي ولا يخافون
الله فيما يفعلونه
بحرمتي ان لبني

ان نا اُمید لوگوں کے لیے عجیب
دن ہوگا، جو انبار[1] اور ہیت
کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
صیلم اکراد اور پست طینت لوگ
ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
جباروں کا مسکن، ظالم حکمرانوں
کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
کا مرکز تباہ ہوگا۔ اے عمر ابن سعد!
ربّ علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
نہیں کریں گے۔ ایک دن

لہ

العباس يوما كيوم الطموح
ولهم فيه صرخة كصرخة
الحبلى الويل لشيعة ولد
العباس من الحرب التى
سنح بين نهاوند والدينور
تلك حرب صعاليك شيعة
على يقدمهم رجل من همدان
اسمته على اسم النبى منعوت
موصوف باعتدال الخلق
وحسن الخلق ونضارة
اللون له فى صوته
ضحك وفى اشفارة
وطف وفى عنقه سطع فرق
الشعر مفلج الثنايا على
فرسه كبدر تجلى عنه الغمام
تسير بعصابة خير عصابة آوت
وتقربت ودانت لله بدين
تلك الابطال من العرب الذين
يلحقون حرب الكريهة والدبرة

بنی عباس تباہ و برباد ہو جائیں گے
اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چیخیں
گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
متبعین پر اس جنگ سے جو
نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک
شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
رنگ میں تازگی اور آواز میں ہنسی
کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
بادل سے ظاہر ہوگا، وہ اللہ
کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداء ان للعدو یوم ذالك الصیلم وا لا ستصال ۔[1] میں شریک ہوں گے۔ اس دن ان کے دشمنوں کی تباہی ہو گی۔

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلہ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد لعنہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دوست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔

۲۔ آلِ محمدؐ علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے ردّعمل کے طور پر آسمان پر ایک سُرخی ظاہر ہو گی، جسے امیر المومنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا لشکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سوادِ کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

---

[1] لے

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ سے دُشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رُو سے پست ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بدنسب اور بُرے لوگ ہوں گے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جبابرہ اور اشرار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب و اکراد کے درمیان انبار اور ہیت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام امادی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیرالمومنینؑ کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ نہاوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ نہاوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔

توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ظہور مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابُو محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا، خروجِ سفیانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور زمینِ بیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابُومحمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سُرخ ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تیئسویں رمضان کی شب میں جو جمعہ کی شب ہو گی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

مہزم نے امام صادق علیہ السّلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے مہزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصول کافی کلینی (۳۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۴۲ھ) اور غیبتِ طوسی (۴۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التمحیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی وطوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلا ہے اور بلا کے بعد آسائش ہے ہے۔ حالانکہ ۷۰ھ گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ۷۰ھ معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو و اثبات اور مسئلہ بداء پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمدؐ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں، جس سے حقیقت منتظر کے عہدِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و مسلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے۔ سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دواپر یگ کا آغاز ہوا اور دواپر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریکی اور شر کا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ جو طوفان نوحؑ کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں [۱] یہ گفتگو کلجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جا سکے۔ منو اسمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ ــــــ ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیئے جون ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیئس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

---

[۱]

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابلِ غور ہے" اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے۔ جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے۔[1]

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجگ کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلنکی اوتار ظہور کریں گے۔ کلجگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) عیسوی سے سن بیس سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اوتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (مکہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کاربند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے۔ شاید اس سے رجعت کا دور مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

---

[1] شریمد بھاگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲۔

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتۃً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آلِ محمدؐ میں تحریر کیا ہے[۱]

شریمد بھاگوت، اسکندھ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عُمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکرورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور بناؤ چھوڑ کر جو ان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دُشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی۔ براہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہو گی۔ بیاپار میں بہت چھل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گے۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ لحاظ نہ کریں گے۔ استری

---

[۱] ظہور قائم آلِ محمد از مذاہب عالم مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶۔

اور پرش کا چیت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پہ بال رکھیں گے۔پرلوک (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے۔دس برس کی لڑکی کے بچّہ پیدا ہوگا۔درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھاویں گے۔راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سُسر کے ہو جاویں گے۔

کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کا بدہ کریں گے کام کو ودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانۂ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مُسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے۔پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج یعنی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اوّل

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پیڑی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی مگر اُس نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714 -	1727
3 GEORGE II	"	1727.	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV	"	1820	1830
6 WILLIAM IV	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA	"	1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE. V		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition this rule came to an end but after some time.

سوم

اہیراور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے، جوکہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری وتعلقہ داری وجاگیر داری کا خلافِ انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سُورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہوجائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ ادے پور ہے۔ کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندرجی کے اولاد اکبر جن کا نام لَو تھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیراگراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیراگراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۴۳) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر امیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست یگ زمانۂ رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ء عیسوی سے ۲۰۰۰ء عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور ادر علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفۂ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن رہیں گے

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دَور اور نیم دور۔ اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیراگراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانۂ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سربہ مہر پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہٰذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دائمی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۶۰۱ق م میں ہوا جب بیت المقدس، بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ۔۲ اور سلاطین۔۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوّے (۱۲۹۰) سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہو گئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزولِ مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابلِ غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرۂ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفا اور منجمین اور اصحاب علم و جفر و رمل و اعداد نے ظہورِ مہدی کے سن تعیّن کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدّین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابو ریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طُوسی وغیرہ نے نثر و نظم میں اشارات تحریر کیے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ینابیع المودۃ میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ینابیع المودۃ میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فعند فنا خاء الزمان وذالها

علیٰ فاء مدلُول الکرور یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ ؁ سے ۱۳۸۹ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرۃ الابرار و محاصرۃ الاغیار تالیف محی الدین عربی جزء اوّل صفحہ ۱۴۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قران اعظم جس کی مدّت ۹۶۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قران اعظم سے آٹھ سو تئیس سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قران کے ۱۵۷ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے ربع چہارم میں سے ۸۸ سال گزرے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قران کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سیّد محمد صالح حسینی نے برہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلاء و محدثین اور عرفاء و منجمین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک و دہشت ناک اور عظیم ہوں گے جنھیں خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۴ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۰ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبانِ تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصّل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آلِ محمدؐ میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک تحریر ہے۔ جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل اس کی صورتِ حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحارالانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبدالرحمن کے واسطے سے ابُو بعید سے نقل کیا ہے عیاشی کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس اعتبار سے عیاشی سے ابو بعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیئے جب کہ صرف خثیمہ کا نام ملتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبدالرحمن ایک مجہُول الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابو بعید کی بابت کتب رجال میں نہ مدح ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے جعل کرنے کا کوئی داعی موجُود نہیں تھا اور بظاہر اس کے جعل سے نہ جلب منفعت کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفع ضرر کا لہٰذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو۔ جس کے سبب اس روایت میں بعض قابلِ گرفت پہلو نظر آ رہے ہیں۔ علماء نے اس روایت کو مشکل اور متشابہ قرار دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے آلِ محمدؐ کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے " ویقوم قائمنا

عند انقضاء ھا باکٓر ۔ ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الٓر میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الٓر مراد ہوں ۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں سہو کتابت کا احتمال دے کر اسے المٓر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الٓر کے ساتھ ایک المٓر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ ۱۲۵۵+۲۷۱ = ۱۴۲۶ ۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اوّل سے نقل ہوئی ہے ۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ المٓ اور طٰہٰ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں ۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۵۷ صفحہ ۳۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے "درۃ الباہرۃ من اصداف الطاہرۃ" (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے ۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحتضر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے "ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوّت وولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مردی اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین ومعرفت کے شیر اور علم وعمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف و قلم ہم ہیں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا لوا ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفاء ہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلّہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا روح القدس نے آسمانِ سوم کی جنت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا

سینفجر لھم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران لتمام الطوادیہ والطواسین من السنین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طوادیہ اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۲۱ پر المحتضر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سارے الٓمٓ مراد ہوں اور وہ سارے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آلمٓ ہے۔ جیسے المصٓ اس لیے یہ سارے مل کر طٰہٰ اور طواسین کے ساتھ ۱۵۹
تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو توجیہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ توجیہ ان
میں کی بہترین توجیہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت معین کرنے
والی روایتیں اگر ہم ان کی صحّت کو فرض بھی کرلیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں
ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے
منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں
حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بدار کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی
ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس
سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز[1] و اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی
نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں مجلسی نے بحار (جلد ۵۲)
میں آلمٓ اور طٰہٰ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۵) میں طواویہ اور طواسین
نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے بعض محققین نے اسے الروضۃ
والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الرٓ و طٰہٰ والطواسین
بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر الرٓ ہے۔ جس کے
اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طٰہٰ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن
کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہٰذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

---

[1] غالباً عرفاء ومنجمین وغیرہ نے اسی بات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سالِ ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنین ہمارے سوئے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔